مسیح کی معموری سے زندگی بسر کرنا

(مسیح میں تبدیل شُدہ زندگی بسر کریں)

سلسلہ وار کتب کی چوتھی کتاب

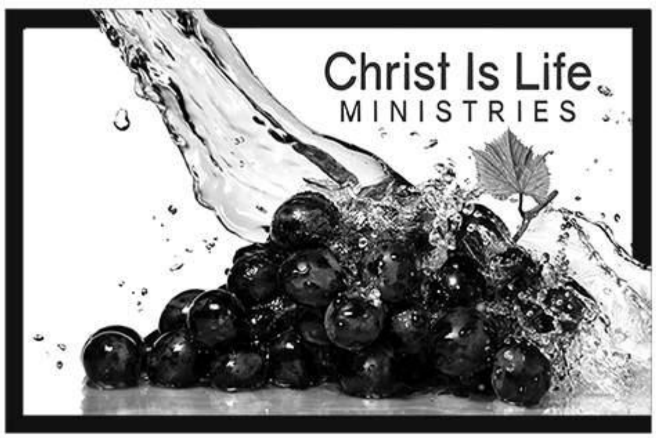

مصنف: بِل۔لوَّ۔لِیس

(کرائسٹ اِزلائف منسٹریز)

مترجم: ارنسٹ حنّان رفیق

(اباؤنڈنگ گریس منسٹریز آف پاکستان)

جملہ حقوق بہ حق مترجم محفوظ ہیں۔

کتاب ———— مسیح کی معموری سے زندگی بسر کرنا

مصنف ———— بِل۔لوّ۔لِیس

مترجم ———— اَرنَسٹ حنّان رفیق

اشاعت ———— 2025

بار ———— اوّل

ٹائٹل ڈیزائن ———— اَرنَسٹ حنّان رفیق

(یہ کتاب مفت تقسیم کے لیے شائع کی گئی)

agministries5@gmail.com

Abounding Grace Ministries of Pakistan

فہرست

سبق نمبر 1 ایک نیا انسان، زندگی کو دیکھنے کا ایک نیا نقطہ نظر۔یسوع کی آنکھوں سے دوسروں کو دیکھنا، حِصّہ اوّل

سبق نمبر 2 یسوع کی آنکھوں سے دوسروں کو دیکھنا، حِصّہ دوّم

سبق نمبر 3 معموری اور خدمت

سبق نمبر 4 معموری اور آپ کے ذریعے مسیح کا اپنی کلیسیا کو تعمیر کرنا

سبق نمبر 5 خُدا کے ساتھ چلنا ۔ اُس کے آرام میں داخل ہونا

سبق نمبر 6 معموری اور خُدا کے ساتھ گہری قُربت میں ترقی

ضمیمہ

سبق نمبر 1

ایک نیا انسان، زندگی کو دیکھنے کا ایک نیا نقطہ نظر۔ یسوع کی آنکھوں سے دوسروں کو دیکھنا، حِصّہ اوّل

پہلا دِن

تعارف

پہلی تین کتابوں میں ہم نے بنیادی سچائی پر غور کیا کہ مسیح ہم میں اپنی زندگی بسر کرتا ہے، مسیح میں ہماری حقیقی پہچان کیا ہے اور ہماری جان (ذہن) کی تبدیلی کس طرح ہوتی ہے۔ یہ تینوں مطالعے بنیادی طور پر اس بات پر مرکوز رہے کہ خُدا ہمارے اندر کیا کام کرتا ہے۔ جب وہ ہمارے ذہن کو نیا کرتا ہے، ہمارے ٹُوٹے پُھوٹے اور جھوٹے جذبات کو شفا دیتا ہے اور ہمارے ارادوں کو اپنی مرضی کے مطابق ڈھالتا ہے۔ اس عمل کے نتیجے میں ہمیں ذاتی طور پر فائدہ ہوتا ہے کیونکہ ہم خُدا کی اِلٰہی فطرت میں شریک ہوتے ہیں اور مسیح جیسے رویے ہمارے اندر بنتے ہیں۔

پہلی تین کتابوں کے لیے ہماری کلیدی آیت تھی:

مسیح جو جلال کی اُمّید ہے تُم میں رہتا ہے۔ کُلسِیوں 27:1

لیکن جیسا کہ میں نے کئی بار کہا، خُدا پہلے ہمارے اندر کام کرتا ہے تاکہ پھر ہمارے ذریعے کام کر سکے۔ حقیقی کثرت کی زندگی تب ہی مکمل طور پر تجربہ کی جاسکتی ہے جب ہم اِس حد تک تبدیل ہو جائیں کہ جو خُدا نے ہمیں دیا ہے، ہم اُسے دُوسروں کی خدمت اور محبت میں بانٹیں۔ دُوسروں کے لیے جینا کثرت کی زندگی کا دُوسرا اہم پہلو ہے۔ میں اس مافوق الفطرت کام کو جسے روح القدس ہمارے اندر کرتا ہے **"معموری یا پیالہ لبریز ہونا"** کہتا ہوں۔

اسی "**معموری**" پر ہم اس کتاب میں غور کریں گے۔ آئیں دو آیات پر غور کریں جو اس مطالعہ کے دوران ہماری بات چیت کا حصہ رہیں گی:

پس ہم مسیح کے ایلچی ہیں۔ گویا ہمارے وسیلہ سے خُدا اِلتماس کرتا ہے۔ ہم مسیح کی طرف سے مِنّت کرتے ہیں کہ خُدا سے میل مِلاپ کر لو۔ 2-کُرِنتھِیوں 20:5

مگر خُدا کا شُکر ہے جو مسیح میں ہم کو ہمیشہ اسیروں کی طرح گشت کراتا ہے اور اپنے عِلم کی خُوشبُو ہمارے وسیلہ سے ہر جگہ پھَیلاتا ہے۔ 2-کُرِنتھِیوں 14:2

اس کتاب میں ہم مندرجہ ذیل پہلوؤں میں "مسیح کی معموری سے جینے" کو سمجھنے کی کوشش کریں گے:

- مسیح میں "**متوازن زندگی**" (یعنی زندگی کے ہر پہلو میں مسیح کا اثر) کیسی ہوتی ہے؟
- مسیح جیسے رویوں سے بھرپور زندگی دُوسروں پر کیسے اثر انداز ہوتی ہے؟
- دُوسروں کو مسیح کی نظر سے دیکھنا کیسا ہوتا ہے؟
- حقیقی خدمت (Ministry) کیسی ہوتی ہے؟ بالخصوص، جب اُس کی بنیاد مسیح کی زندگی کی معموری ہو؟
- اِس معموری کے ذریعے خُدا کے ساتھ گہری قربت کا تجربہ کیسے ہوتا ہے؟

آئیں، مسیح میں "**متوازن زندگی**" کے بارے میں جاننے سے آغاز کرتے ہیں۔

مسیح میں متوازن زندگی۔

میری دُعاہے کہ آپ خُدا سے اپنے ذہن کو مسلسل نئے سرے سے تبدیل کرنے کا تجربہ کریں اور آپ کے لیے یہ حقیقت زیادہ سے زیادہ واضح ہوتی جائے کہ مسیح کی زندگی آپ کی زندگی کے ہر پہلو میں سرایت کر رہی ہے۔ میں اسے **"متوازن زندگی"** کہتا ہوں۔ آیئے اس کی ایک مکمل تعریف دیکھتے ہیں:

متوازن زندگی ایسی زندگی ہے جس میں مسیح کی زندگی نہ صرف آپ کی ذاتی زندگی کو متاثر کرتی ہے بلکہ آپ کے ذریعے آپ کی ازدواجی زندگی، بچوں، دوستوں، کام کی جگہ اور زندگی کے تمام حصوں کو متاثر کرتی ہے۔

افسوس کہ بہت سے مسیحی **"خانوں میں تقسیم شُدہ زندگی"** گزارتے ہیں۔ وہ یا تو "مسیح زندگی ہے" کے سچ کو جانتے نہیں یا یہ نہیں جانتے کہ اس سچائی کا اپنی زندگی کے تمام حصوں پر اطلاق کیسے کیا جائے۔ میری دُعا ہے کہ آپ اس مکمل متوازن زندگی میں چلیں۔ ایک بنیادی آیت جو متوازن زندگی کی طرف رہنمائی کرتی ہے:

کیونکہ اُسی میں ہم جیتے اور چلتے پھرتے اور مَوجُود ہیں۔ اَعمال28:17

اس آیت کا مطلب ہے کہ مسیح چاہتا ہے کہ وہ ہماری زندگی کے ہر حصے کو متاثر کرے اور ہمارے ارد گرد کے ہر شخص پر اثر انداز ہو۔ بائبل میں لفظ **"جو کچھ بھی"** (whatever) کا مطلب ہے "ہر چیز میں"۔ درج ذیل تین آیات ہمیں بتاتی ہیں کہ ہماری تمام روزمرہ کی سرگرمیوں کو مسیح کے تابع ہونا چاہیے اور ہم جو کچھ بھی کریں ہمیں خُدا کے جلال کے لیے کرنا چاہیے:

پس تُم کھاؤ یا پیو یا جو کُچھ کرو سب خُدا کے جلال کے لئے کرو۔ 2- کُرِنتھیوں31:10
اور کلام یا کام جو کُچھ کرتے ہو وہ سب خُداوند یِسُوع کے نام سے کرو اور اُسی کے وسِیلہ سے خُدا باپ کا شُکر بجا لاؤ۔ کُلسِیوں17:3
جو کام کرو جی سے کرو۔ یہ جان کر کہ خُداوند کے لِئے کرتے ہو نہ کہ آدمیوں کے لِئے۔ کُلسِیوں23:3

"بلی گراہم" نے ایک مرتبہ کہا:

اگر مسیحیت اہم ہے تو پھر یہ سب کچھ ہے۔ اگر یہ کچھ ہو سکتی ہے تو "کچھ" نہیں بلکہ "سب کچھ" ہو سکتی ہے اور ہے۔ اگر یہ زندگی میں سب سے اہم چیز نہیں ہے تو پھر اِس کی کوئی وقعت نہیں۔

یہ بات ہر اس پیشے یا کردار پر لاگو ہوتی ہے جس میں ہم خود کو پاتے ہیں، خواہ ہم خادم ہوں، تاجر، کھلاڑی، محنت کش، گھریلو خواتین، طالب علم، سرکاری اہلکار یا فوجی ہوں۔ ہمیں اپنی زندگی ایسے جینی چاہیے جیسے ہم صرف خُدا کے حضور جی رہے ہیں اور حقیقت میں ایسا ہی ہے۔

Kenneth Boa(کنیتھ بوا) اپنی کتاب "Conformed to His Image" میں لکھتے ہیں:

"جب مسیح ہماری زندگی کا مرکز بن جائے تو زندگی کے عام معمولات بھی خدمت بن جاتے ہیں۔ روزمرہ کے کام بھی روحانی ہو جاتے ہیں۔ روحانی زندگی صرف ذاتی عبادات، روحانی مشقوں، چرچ کی سرگرمیوں اور بائبل کے مطالعے تک محدود نہیں رہتی بلکہ یہ ہر لمحے اور ہر دن کے ہر حصے میں ظاہر ہوتی ہے۔"

سوال: آپ کی زندگی کے کون سے ایسے حصے ہیں جہاں آپ اب بھی خانوں میں بٹی ہوئی زندگی گزار رہے ہیں بجائے اس کے کہ ایک متوازن زندگی گزاریں؟

خُدا سے بات چیت کریں: خُدا سے دُعا کریں کہ وہ آپ کو یہ ہمت دے کہ آپ اپنی زندگی کے ان حصوں کو بھی اُس کے سُپرد کریں اور وہ یہ ظاہر کرے کہ وہ ان حصوں میں اپنی زندگی کو کیسے ظاہر کرنا چاہتا ہے۔

دُوسرا دِن

خود پر توجہ مرکُوز کرنے سے دُوسروں پر توجہ مرکُوز کرنا۔

میری دُعا ہے کہ جب خُدا آپ کے ذہن کو سچائی کے ذریعے نیا بنائے تو آپ کے ہر کام میں ارادہ اور مقصد بھی تبدیل ہو۔ مگر جدوجہد یہ ہے کہ ہمارے دشمن؛ جسم / جسمانیت، گناہ کی طاقت، شیطان اور دُنیا، ہمیشہ ہمیں اپنی ذات پر توجہ مرکوز رکھنے کی طرف کھینچتے ہیں۔ مسیح میں نئی مخلوق بننے سے پہلے بائبل ہمیں بتاتی ہے کہ ہم دنیا کی چیزوں پر توجہ مرکوز رکھتے تھے:

کیونکہ جو کُچھ دُنیا میں ہے یعنی جِسم کی خواہش اور آنکھوں کی خواہش اور زِندگی کی شیخی وہ باپ کی طرف سے نہیں بلکہ دُنیا کی طرف سے ہے۔ 1-یُوحنّا 2:16

Max Lucado اپنی کتاب (It's Not About Me) میں لکھتے ہیں: "میرا یقین ہے کہ شیطان اپنی بدروحوں کی پوری فوج کو اس بات کی تربیت دیتا ہے کہ وہ ہمارے کانوں میں یہ سرگوشی کریں کہ: **"لوگ تمھارے بارے میں کیا سوچ رہے ہیں؟"** کیا یہ بات ہماری ثقافت اور ہمارے پرانے **"میں مرکز"** طرزِ زندگی پر صادق نہیں آتی؟ ہم خود پر توجہ مرکوز رکھتے ہوئے زندگی گزارتے تھے۔ ہم سمجھتے تھے کہ دنیا ہمارے گرد گھومتی ہے اور دُوسرے ہماری ضروریات پوری کرنے کے لیے ہیں۔ ہم نے اپنے آپ کو خُدا کے جلال کے لیے جینے کے بجائے اپنی خودی کی تشہیر میں لگا لیا۔

اکثر ہماری ترجیحات دنیاوی کامیابی کی تعریف کے مطابق ہوتی تھیں۔ جیسے؛ زیادہ سے زیادہ دولت کمانا، شہرت حاصل کرنا، خوبصورتی کو برقرار رکھنا، یا کھیلوں میں سب سے آگے ہونا۔

"ہم پر منفی چیزوں کا اثر بھی ہو سکتا ہے، جیسے دوسروں کی منظوری پانے کی خواہش یا ناکامی کا ڈر یا ہمارا مقصد ایسے غلط کام بھی بن سکتے ہیں، جیسے زیادہ سے زیادہ لوگوں کے ساتھ ناجائز تعلقات بنانا یا کسی نشے یا بری عادت کو پورا کرنا۔" جب خُدا ہمارا ذہن نیا کرتا ہے تو وہ ہمیں ایک نیا مرکز دیتا ہے یعنی، "مسیح" تاکہ ہم ایک دِن اُس کی یہ آواز سن سکیں:

اُس کے مالِک نے اُس سے کہا اَے اچھّے اور دِیانتدار نوکر شاباش!

تُو تھوڑے میں دِیانتدار رہا۔ مَیں تجھے بُہت چِیزوں کا مُختار بناؤں گا۔ اپنے مالِک کی خُوشی میں شریک ہو۔ متّی 23:25

جیسے جیسے ہماری نئی زندگی مسیح میں ہمارے دِل و دماغ میں پختہ ہوتی جاتی ہے، ہمارا مقصد، توجہ اور محرکات کئی نئے انداز میں ظاہر ہوں گے:

- ہم دُوسروں کی ضروریات پر اپنی ضروریات سے زیادہ توجہ دیں گے۔
- ہم لوگوں کے بجائے خُدا کو خوش کرنے پر زیادہ توجہ دیں گے۔
- ہم دُوسروں کی خدمت کرنے میں خوشی محسوس کریں گے بجائے اس کے کہ دُوسروں سے اپنی خدمت کرائیں۔

جیسے جیسے ہم روحانی بلوغت کی طرف بڑھتے ہیں، ہم مکمل طور پر متوازن زندگی جینے لگتے ہیں جیسی کہ خُدا نے اِبتدا میں انسان کے لیے بنائی تھی۔ یہی وہ مقام ہے جہاں سے خُدا کی زندگی ہم میں سے بہنے لگتی ہے اور دُوسروں تک پہنچتی ہے۔ ہمیں یہ کبھی نہیں بھولنا چاہیے کہ دُوسروں کی خدمت کرنے کی طاقت اور تیاری صرف "ہر لمحہ مسیح کی زندگی پر انحصار" کرنے سے آتی ہے۔ 2 پطرس 4:1 میں لکھا ہے:

تُم اُس خرابی سے چُھوٹ کر جو دُنیا میں بُری خواہش کے سبب سے ہے ذاتِ اِلٰہی میں شریک ہو جاؤ۔

جب خُدا ہمارے ذہن کو ہماری روحانی حقیقت کے مطابق ڈھالتا ہے اور نئے مسیحی رویے بناتا ہے تو اس کی معموری اِن مقاصد کے لیے استعمال ہو گی:

- دُوسروں کے لیے گواہی بننا۔
- دُوسروں کو نجات کی طرف یا "مسیح زندگی ہے" کے سچ کی طرف کھینچنا۔

اب ہم عملی مثالوں کے ذریعے دیکھیں گے کہ مسیح جیسے رویے جب ہم میں سے بہتے ہیں تو دُوسروں پر کیسے اثر ڈالتے ہیں۔

"مسیح جیسے رویوں کی معموری، دُوسروں پر کس طرح اثر انداز ہوتی ہے؟"

اب ہم عملی مثالوں کے ذریعے دیکھیں گے کہ مسیح جیسے رویے جب ہم میں سے بہتے ہیں تو دُوسروں پر کیسے اثر ڈالتے ہیں۔

1۔ دُوسروں کے لیے شخصی گواہی۔

مسیح جیسا اطمینان (Peace):

میں سمجھتا ہوں کہ مسیح کے رویوں میں سے ایک عظیم ترین خوبی جس کا ہم تجربہ کر سکتے ہیں وہ اُس کا اطمینان ہے۔ جب ہم پریشان کُن حالات میں بھی مسیح کا اطمینان رکھتے ہیں تو دُوسروں کے لیے یہ بڑی کشش پیدا کرتا ہے۔

مثال: فرض کریں آپ کو ایک سنگین بیماری کی تشخیص ہوتی ہے۔ اگر آپ مسیح کے اطمینان سے بھرپور رویے کے ساتھ جئیں تو آپ کے ارد گرد کے لوگ آپ میں خُدا کا اطمینان دیکھیں گے۔

مسیح جیسا اعتماد(Confidence):

جب آپ میں روح القدس کا تبدیلی لانے والا کام بڑھتا ہے، تو آپ کا "مسیح پر اعتماد" بھی بڑھتا ہے۔ یاد رکھیں کہ مسیح پر اعتماد وہ یقین ہے جو اِس بات پر بھروسا کرنے سے آتا ہے کہ **خُدا وہی ہے جو وہ کہتا ہے اور وہ وہی کرے گا جس کا اُس نے وعدہ کیا ہے۔** جیسے جیسے یہ اعتماد بڑھے گا، لوگ آپ کے ذریعے اُس اعتماد کو محسوس کرتے ہوئے مسیح کی طرف مائل ہوں گے۔

اگر کوئی شخص آپ کے پاس آکر اس بات پر شک کرے کہ کیا خُدا واقعی اُسے اُس کی بے چینی (anxiety) سے آزاد کر سکتا ہے؟ فرض کریں کہ آپ خود اپنی بے چینی سے نجات پا چکے ہیں۔ جب آپ اپنی گواہی کے ذریعے اُسے حوصلہ دیتے ہیں تو یہ حوصلہ **مسیح پر اعتماد** (Christ-confidence) سے آتا ہے، جو اسے ایمان کی راہ پر چلتے رہنے کی ترغیب دیتا ہے تاکہ وہ بھی آزادی کا تجربہ کر سکے۔ مزید کون سے ایسے طریقے ہو سکتے ہیں جن کے ذریعے **مسیح پر اعتماد** آپ کے ارد گرد موجود لوگوں پر مثبت اثر ڈال سکتا ہے؟

مسیح جیسی معافی(Forgiveness):

معاف کرنے کا رویہ دُوسروں پر گہرا اثر ڈالتا ہے کیونکہ آپ دُوسروں کے گناہ اور رویے کو خود پر اختیار رکھنے نہیں دیتے۔
مثال: فرض کریں آپ اپنے چند دوستوں کے ساتھ کھڑے ہیں اور ان میں سے ایک کوئی نامناسب یا توہین آمیز بات کہہ دیتا ہے۔ اگر آپ کے اندر **معافی دینے والا رویہ** ہو، تو آپ اس کی بات کو ذاتی حملہ نہیں سمجھیں گے اور نہ ہی بدلہ لینے کی کوشش کریں گے۔ **آپ کے خیال میں، جو لوگ آپ کے اس ردِ عمل کو دیکھ رہے ہیں، آپ کے دوست کی بے رخی کے جواب میں، ان پر اس کا کیا روحانی یا اخلاقی اثر پڑے گا؟**

2۔ ازدواجی زندگی پر اثر۔

مسیح جیسی غیر مشروط محبت(Unconditional Love):

ازدواجی زندگی میں مسیح جیسی محبت یہ ہے کہ آپ اپنے شریک حیات سے ہر حال میں محبت رکھیں، خواہ وہ آپ سے کیسا ہی رویہ رکھے۔

مثال:
فرض کریں آپ کا شریکِ حیات کسی بات پر ناراض ہے کیونکہ آپ شادی کے کسی پہلو سے متعلق اُس کی توقعات پوری نہیں کر پا رہے۔ اگر آپ غصے کے بجائے **بے لوث محبت** سے جواب دیتے ہیں، تو یہ رویہ اس صورتحال کو بہتر بنانے میں کس طرح مددگار ثابت ہو سکتا ہے؟

تیسرا دِن

مسیح جیسی قبولیت(Acceptance):

اگر آپ کا شریکِ حیات بھی آپ کو مسترد کر دے، آپ اپنے کو غیر مشروط طور پر مقبول تسلیم کرسکتے ہیں، کیونکہ آپ مسیح کی قبولیت سے جیتے ہیں۔یاد رکھیں، مسیح کی قبولیت میں جینے کا مطلب ہے کہ آپ اپنے شریکِ حیات کے رَدّ کرنے والے رویے کو خود پر اختیار رکھنے نہیں دیتے ہیں۔اس لیے آپ اُسے مسترد کرنے کے بجائے قبول کرتے ہیں۔

مثال: آپ کا شریکِ حیات آپ کے بارے میں کوئی تلخ یا توہین آمیز بات کہتا/کہتی ہے۔اگر آپ **جواب میں رَدّ عمل دینے کے بجائے قبولیت کا رویہ** اختیار کرتے ہیں، تو اِس کا آپ کے شریکِ حیات پر کیا مثبت اثر ہو سکتا ہے؟

مسیح جیسی بے غرضی(Selflessness):

یہ مسیحی رویہ ازدواجی زندگی پر بہت بڑا اثر رکھتا ہے اور اگر آپ اس میں جیتے ہیں تو یہ دُوسروں کو صاف نظر آئے گا۔معموری یہ ہوگی کہ آپ اپنے شریکِ حیات اور اس کی ضروریات و خواہشات کو اپنی ضروریات سے زیادہ اہم سمجھیں گے۔

مثال: اگر آپ کے مسیح جیسے **بے غرض رویے** کی بدولت آپ اپنے شریکِ حیات کے لیے محبت اور مہربانی کے مزید کام انجام دینے لگیں، تو آپ کے خیال میں اس رویے کی معموری آپ کی ازدواجی زندگی پر کس طرح مثبت اثر ڈال سکتی ہے؟

3۔بچوں کی پرورش

مسیح جیسا صبر (Patience):

اگر آپ کچھ عرصے سے والدین ہیں تو مجھے یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ یہ رویہ بچوں کی پرورش میں کس قدر ضروری ہے۔ **مسیح کے صبر** کے ساتھ جینا بہت اہم ہے کیونکہ یہ آپ کے بچوں پر غصہ کم کرے گا اور آپ کو یہ سمجھنے کی بہتر صلاحیت دے گا کہ مختلف حالات سے کیسے نمٹا جائے۔ **آپ کے خیال میں، مسیح کے صبر کے ساتھ زندگی گزارنے کا آپ کے بچوں پر کیا مثبت اثر ہو سکتا ہے؟**

مسیح جیسی قدر و اہمیت(Value/Worth):

مسیح جیسے "قدر و قیمت" والے رویے کے ساتھ جینا آپ کو اپنے بچوں کی ایسی پرورش کرنے میں مدد دیتا ہے کہ وہ جان سکیں کہ آپ ان کی قدر کرتے ہیں۔**اگر آپ کے بچے یہ دیکھیں کہ آپ مسیح کی قدر و منزلت کے تصور سے زندگی گزار رہے ہیں، تو اُن کے لیے اس کے اور کیا فوائد ہو سکتے ہیں؟**

4۔ملازمت کی جگہ پر

مسیح جیسا تحفظ(Security):

ملازمت کی جگہ پر مسیح کے تحفظ میں جینے کا مطلب ہے کہ آپ کی پہچان اور تحفظ کام میں کامیابی یا ناکامی سے وابستہ نہیں ہے۔

مثال: ایک دن آپ دفتر آتے ہیں اور آپ کو بتایا جاتا ہے کہ آپ کی نوکری ختم کی جارہی ہے۔ لیکن گھبرانے کے بجائے آپ **مسیح کے تحفظ** میں جیتے ہیں، یہ جانتے ہوئے کہ وہ آپ کی ضروریات پوری کرے گا۔ آپ کے خیال میں، **آپ کے اندر مسیح کے اطمینان سے ظاہر ہونے والا یہ تحفظ** آپ کے ساتھی کارکنوں پر کس طرح مثبت، روحانی اثر ڈال سکتا ہے؟

مسیح جیسا آرام(Rest):

مسیح جیسے آرام کے ساتھ جینا یہ مطلب رکھتا ہے کہ آپ کو اپنی نوکری کے دباؤ کو اپنے اُوپر مسلط کرنے کی ضرورت نہیں۔ آپ کسی بھی چیز یا کسی بھی شخص کو اپنی ملازمت میں یہ اجازت نہیں دیں گے کہ وہ آپ سے **مسیح سے ملنے والا آرام** چھین لے۔

مثال: فرض کریں آپ کے پاس کچھ اہم کام ہیں جنھیں مقررہ وقت پر مکمل کرنا ضروری ہے۔ لیکن اُس دباؤ کو اپنے اوپر لینے کے بجائے، آپ **مسیح کے آرام** میں جی رہے ہیں۔ آپ کے خیال میں، وہی ڈیڈ لائنز جن پر آپ کے ساتھی سخت دباؤ محسوس کر رہے ہیں۔ ان کے لیے آپ کے اس رویے کا کیا روحانی یا عملی اثر ہو سکتا ہے؟

مسیح جیسی محبت(Love):

آپ اپنے ساتھی کارکنوں، ماتحتوں، اور افسران سے بے لوث محبت کر سکتے ہیں، چاہے وہ آپ کے ساتھ کیسا ہی سلوک کریں۔ آپ اپنی ملازمت کی جگہ پر کسی کے خلاف غصہ، مایوسی یا ناراضگی دل میں رکھنے کے بجائے، **مسیح کو اپنے ذریعے ان سے محبت کرنے دیں گے۔**

مثال: ہم جانتے ہیں کہ ملازمت کی جگہ پر ہمیشہ کوئی نہ کوئی ایسا ساتھی، افسر یا ملازم ضرور ہو گا جو پریشان کن ہو گا۔ لیکن اُس کو ٹھکرانے یا بدلہ لینے کے بجائے، آپ اُس سے **بے لوث محبت** کر سکتے ہیں۔ **آپ کے خیال میں، ملازمت کی جگہ پر ایسے لوگوں پر آپ کی مسلسل اور غیر مشروط محبت کا کیا اثر ہو سکتا ہے؟**

5۔ حالات

مسیح جیسا تحفظ:

اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ جانتے ہیں کہ خُدا ہر چیز پر مکمل اختیار رکھتا ہے۔ جب حالات آپ کو غیر محفوظ محسوس کرواتے ہیں، تب بھی آپ **مسیح کے تحفظ** میں جی سکتے ہیں۔ **مثال:** فرض کریں آپ کا گھر آگ لگنے کی وجہ سے تباہ ہو جاتا ہے اور آپ کے پاس مکمل انشورنس بھی نہیں ہے۔ اگر آپ اس صورتحال کا سامنا **مسیح جیسے تحفظ والے رویے** کے ساتھ کرتے ہیں، تو اس کا نتیجہ **مسیح پر مبنی اعتماد** کی صورت میں ظاہر ہو گا۔ یہ اعتماد کہ خُدا واقعی ہر چیز پر قابو رکھتا ہے اور آپ کی ضروریات پوری کرے گا۔ **اگر آپ کا شریکِ حیات یا بچے آپ میں مسیح کا یہی تحفظ اور اعتماد دیکھیں، تو اس کا ان پر کیا مثبت اثر ہو سکتا ہے؟**

مسیح جیسا آرام:

اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ہر طرح کی مشکل یا آزمائش کے باوجود پُرسکون رہ سکتے ہیں۔ جب حالات آپ کو بے چینی یا پریشانی کا شکار بنائیں، تو آپ یہ انتخاب کر سکتے ہیں کہ آپ **مسیح کے آرام** میں جئیں۔ **آپ کے خیال میں، جب آپ ان مشکلات کے بیچ بھی مسیح کے آرام میں جینے کا مظاہرہ کرتے ہیں، تو اس کا آپ کے اردگرد موجود لوگوں پر کیا روحانی یا عملی اثر ہو سکتا ہے؟**

خلاصہ

آخرکار، ایک مسیح پر مرکوز زندگی وہ زندگی ہے جو ہم اپنے لیے نہیں بلکہ دوسروں کے لیے جیتے ہیں۔ یسوع مسیح جب زمین پر تھا، تو اُس کی زندگی کبھی بھی اپنے بارے میں نہیں تھی۔ وہ ہمیشہ دوسروں کے بارے میں فکر مند رہتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ بے شمار لوگ اُس کی طرف کھنچے چلے آتے تھے۔ اسی طرح، جب آپ **مسیح جیسے رویوں کو اپنے ذریعے دوسروں تک منتقل ہونے دیتے ہیں،** تو بہت سے لوگ اُسے دیکھیں گے اور یہ اُمید کی جا سکتی ہے کہ وہ **نجات اور حقیقی زندگی** کے لیے مسیح کی طرف مائل ہوں گے۔ **کیا ہی خوبصورت بات ہے !**

چوتھا دِن

یسوع کی آنکھوں سے دُوسروں کو دیکھنا، حصہ اوّل

تعارف:

میرا ایمان ہے کہ روحانی تبدیلی کے نتیجے میں پیدا ہونے والے مسیح جیسے رویوں میں سے ایک اہم رویہ "بے غرضی" (Selflessness) ہے۔ یہ میرے لیے ذاتی طور پر بہت اہم ہے کیونکہ ماضی میں، میں اپنی ذات میں گم اور "اپنی ذات پر مرکوز" زندگی گزار رہا تھا۔ اگر روح القدس نے میری توجہ اپنی ذات سے ہٹا کر دوسروں کی طرف منتقل نہ کی ہوتی تو یہ تبدیلی کبھی نہ آتی۔ جتنا میں اپنی ذات سے آزاد ہوتا جا رہا ہوں، اتنا ہی دوسروں پر توجہ دینے کے قابل ہو رہا ہوں۔ میرے خیال میں یہی سب سے بڑی آزادی ہے یعنی، اپنی ذات پر مرکوز ہونے سے آزادی اور دوسروں کو مسیح کی آنکھوں سے دیکھنے کی آزادی ہی سب سے بڑی آزادی ہے۔ چونکہ بے غرضی ہماری روحانی زندگی میں نہایت اہم ہے اور یہ مسیح کی معموری کا بڑا حصہ ہے، اس لیے میں چاہتا ہوں کہ اس سبق اور اگلے سبق میں ہم تفصیل سے دیکھیں کہ دوسروں کو یسوع کی آنکھوں سے دیکھنے کا کیا مطلب ہے۔

حال ہی میں میں نے "Mike Mason" کی کتاب "Practicing The Presence of People" پڑھی (اور میں دوسروں سے بھی سفارش کرتا ہُوں کہ یہ کتاب پڑھیں)۔ اس میں لکھا ہے کہ ہم عام طور پر لوگوں کو تین طریقوں سے دیکھتے ہیں:

1. ہم انہیں نظر انداز کرتے ہیں۔
2. ہم انہیں دیکھتے ہیں مگر ظاہری چیزوں سے آگے نہیں دیکھ پاتے۔
3. ہم انہیں یسوع کی آنکھوں سے دیکھتے ہیں اور ان کے دل تک دیکھتے ہیں۔

میں نے خود سے سوال کیا: "میں ان لوگوں کو جن کی میں خدمت کرتا ہوں، کیسے دیکھتا ہوں؟ کیا میں صرف انہیں دیکھ رہا ہوں یا یسوع کی آنکھوں سے ان کے دل دیکھ رہا ہوں؟" آپ کا اپنے بارے میں کیا خیال ہے؟ آپ دوسروں کو کیسے دیکھتے ہیں؟

ہم دوسروں کو "ڈبوں" میں رکھ دیتے ہیں۔

ایک چیز جو میں نے خود میں اور دوسروں میں دیکھی ہے وہ یہ ہے کہ ہم لوگوں کو **"ڈبوں"** میں رکھتے ہیں۔ یہ ڈبے ہم ان خصوصیات کی بنیاد پر بناتے ہیں جو ہم دوسروں میں دیکھتے ہیں۔ آیئے اس کی خصوصیات کی چند ایک مثالیں دیکھتے ہیں۔

شکل و صورت
شخصیت
ذہانت
دلچسپیاں اور مشغلے
بائبلی علم
پسند اور ناپسند
قابلِ بھروسا ہونے کی حد

مشق: اپنے شریکِ حیات، دوست یا کسی ساتھی کے بارے میں سوچیں۔ آپ اس کے بارے میں کن خصوصیات کو اس **"ڈبے"** میں شامل کریں گے؟

____

____

____

ان خصوصیات کی بنیاد پر، ہم لوگوں کے بارے میں نتائج اخذ کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ یہ نتائج اُس ڈبے کی دیواریں بناتے ہیں۔ میں اگلے صفحے پر اس کی وضاحت کرتا ہوں۔

یہ ڈبے ہمیں نتائج اخذ کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔

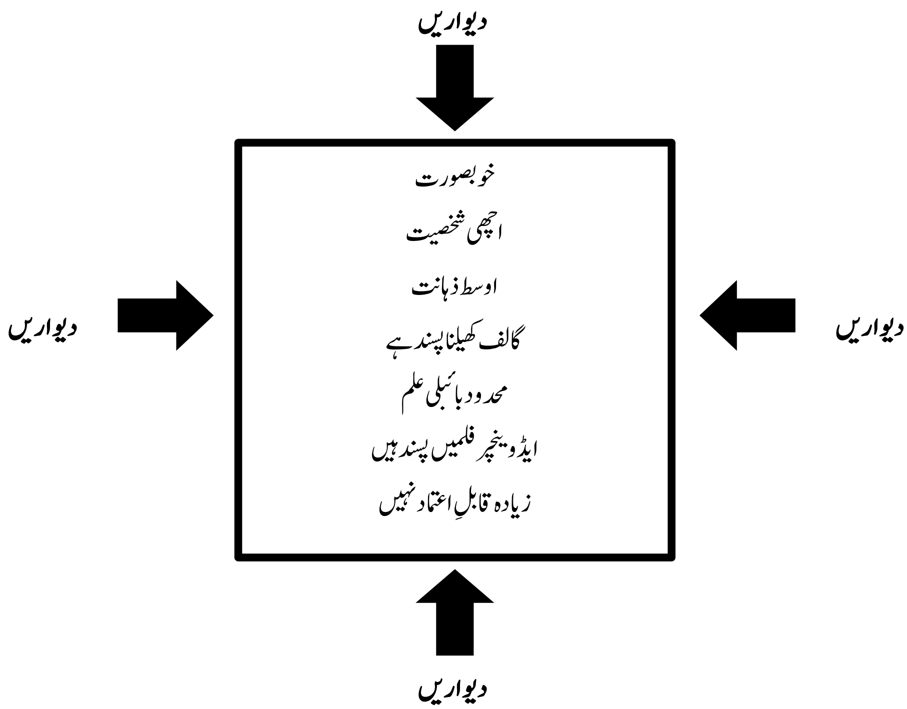

اس تصویر میں، میں نے پچھلے ڈبے کی ہر خصوصیت لی اور اس میں اپنے نتائج شامل کیے۔ جب ہم ڈبے کی دیواریں بناتے ہیں، تو ہم اُس شخص سے تعلق قائم کرنے کے انداز تیار کرتے ہیں جو ہمارے ان کے بارے میں کیے گئے نتائج پر مبنی ہوتے ہیں۔ **مشق:** کچھ ایسے لوگوں کے بارے میں سوچیں جنہیں آپ اچھی طرح جانتے ہیں۔ آپ نے ان کے بارے میں کیا نتائج اخذ کیے ہیں؟

ایک شخص سے متعلق نتائج اخذ کرنے کے نقصانات:

1. اگر آپ کے نتائج غلط ہوں؟

اگر آپ نے کسی کے بارے میں غلط نتائج اخذ کیے ہیں یا آپ اُس شخص کو درست طریقے سے نہیں سمجھ رہے، تو آپ کا اُس سے تعلق غیر حقیقی بنیادوں پر قائم ہو گا۔ جب آپ یہ تعلق بناتے ہیں، تو آپ کے غلط نتائج آخر کار غلط فہمی، تنازع اور ممکنہ طور پر آپ کے تعلق کی گہرائی میں رکاوٹ پیدا کر سکتے ہیں۔ کیا آپ نے کبھی کسی کے بارے میں غلط نتائج اخذ کرنے کے منفی اثرات کا تجربہ کیا ہے؟

2. اگر آپ نہیں جانتے یا نہیں سمجھتے کہ کسی شخص کے ماضی کے مسائل اُن کی زندگی پر منفی اثر ڈال رہے ہیں تو کیا ہو گا؟

- **ماضی کے زخم:** مسترد کیا جانا، زیادتی یا صدمات کی وجہ سے محبت اور اعتماد میں دشواری۔
- **خاندانی پس منظر:** غیر صحت مند خاندان کا اثر دوسرے لوگوں سے تعلقات میں رکاوٹ ڈال سکتا ہے۔
- **مشکل حالات:** طلاق، بیماری، تنہائی جیسے حالات حساسیت بڑھا دیتے ہیں۔
- **نشے کی لت:** فحاشی، شراب یا منشیات تعلقات پر منفی اثر ڈال سکتے ہیں۔
- **تعلقات کی مشکلات:** ماضی کے جھگڑے یا معاف نہ کرنے کی کیفیت اعتماد کو متاثر کرتی ہے۔

کیا آپ کسی شخص کے ماضی کے مسائل کو جانتے ہیں؟

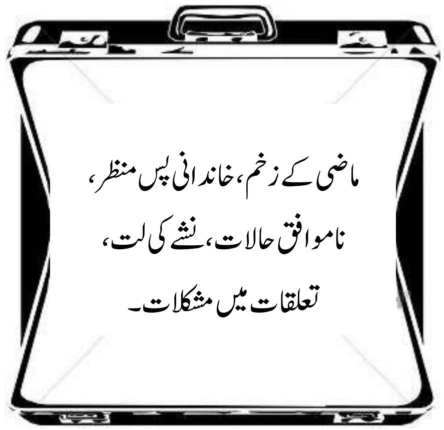

ہم سب کسی نہ کسی قسم کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہیں۔ یہ ماضی کا بوجھ بد قسمتی سے ہمارے دلوں، موجودہ حالات اور تعلقات پر اثر انداز ہوتا ہے۔ لہٰذا، یہ سمجھنا ضروری ہے کہ اگر آپ کسی شخص کے ماضی کے زخم، خاندانی پس منظر وغیرہ کو نہیں سمجھتے، تو ہو سکتا ہے کہ آپ کے کچھ نتائج اُس کے بارے میں درست نہ ہوں۔

مشق: کسی ایسے تعلق کے بارے میں سوچیں جو "ماضی کے بوجھ" میں سے کسی ایک میں آتا ہو۔ ان کے ماضی کے مسائل نے آپ کے تعلق پر کیسے اثر ڈالا ہے؟

جانچنے اور پرکھنے میں فرق۔

ہم جن خانوں میں لوگوں کو رکھتے ہیں، ان کے فائدے بھی ہیں اور نقصانات بھی۔ ان خانوں کو بنانے کے فائدے کو میں "**جانچنا**" کہتا ہوں، جبکہ اس کا نقصان یہ ہوتا ہے کہ ہم دوسروں کی "عدالت" کرنے لگتے ہیں۔ آیئے اس موضوع کو تھوڑا اور تفصیل سے دیکھتے ہیں۔

1. **جانچنا۔**

پہلے میں یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ کسی کو جانچنے سے میری کیا مراد ہے۔

کسی کو جانچنے کا مطلب ہے کہ آپ اُس شخص کے بارے میں نتائج اخذ کریں، لیکن بغیر اُس پر فیصلہ سنائے۔

کسی کو جانچنا ایک مثبت اور روحانی طور پر مفید مقصد بھی پورا کر سکتا ہے۔ مثال کے طور پر، کسی کی شخصیت، ان کے بائبل کے علم یا ان کی پسند و ناپسند کو جاننا آپ کو اُن کے دوست بننے، اُنہیں سمجھنے، اُن کی مدد کرنے اور یسوع کی نظر سے انہیں دیکھنے کا ایک فریم ورک دے سکتا ہے۔ اس بات پر ایک لمحے کے لیے غور کریں۔

"ایک شخص کا جائزہ لینا اُس کی **قدر** کرنے کا سبب بننا چاہیے۔"

2. عدالت کرنا۔

عدالت کرنے سے مراد ہے:

لوگوں کے بارے میں منفی نتائج پر پہنچنا جس سے اُن کی عدالت ہو، اُن پر تنقید ہو یا اُنھیں ملامت کیا جاسکے۔

بدقسمتی سے، ہم سب کسی نہ کسی حد تک دوسروں کی عدالت کرنے کے مرتکب ہوتے ہیں۔ ہم دوسروں کی عدالت کرنے کی طرف کیوں مائل ہوتے ہیں؟ یہاں چند وجوہات ہیں جو میں نے دریافت کی ہیں:

- تاکہ ہم اپنے آپ کو بلند تر یا زیادہ بہتر سمجھیں (یعنی، غرور)۔
- تاکہ ہم اپنے بارے میں زیادہ محفوظ محسوس کریں۔
- تاکہ ہم اپنی کمیوں کو کم کر سکیں۔
- تاکہ ہم یہ محسوس کریں کہ سب کچھ ہمارے کنٹرول میں ہے۔

عدالت کرنے کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ یہ نہ صرف گناہ ہے بلکہ یہ شخص کے ساتھ جسمانی رَدِّعمل پیدا کرتا ہے جیسے کہ تنقید کرنا، اس شخص سے الگ ہونا، یا اسے معاف نہ کرنا۔ اس کے علاوہ، جیسے دوسرے لوگوں کا جائزہ لینا انہیں قدردانی کی طرف لے جاتا ہے، ویسے ہی ان کا فیصلہ کرنا انہیں بے قدر کرتا ہے اور آپ کو کبھی بھی ان کو یسوع کی نظر سے دیکھنے کا موقع نہیں دیتا۔ دوسروں کو مسیح کی نظر سے نہ دیکھنے کی وجہ سے، آپ یہ نہیں کر پائیں گے کہ:

1. روح القدس کس طرح اور کہاں کسی شخص کی زندگی میں کام کر رہا ہے۔
2. کسی میں روحانی تبدیلی پیدا ہو رہی ہے یا نہیں۔
3. روح القدس آپ کے ذریعے اس شخص کی خدمت کے لیے کیا کرنا چاہتا ہے۔

دوسروں کا جائزہ لینے سے عدالت کرنے کی لائن عبور کرنا:

ایک اور آزمائش جس سے ہم لڑ سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ جب ہم دوسروں کا جائزہ لینے سے ان کی عدالت کرنے لگتے ہیں۔ مثال کے طور پر، جب میں کسی کو جاننا شروع کرتا ہوں تو میں صرف اس کا جائزہ لے رہا ہوں۔ تاہم، وہ کچھ ایسا کر سکتا ہے یا کہہ سکتا ہے جو مجھے جائزہ لینے سے عدالت کرنے کی لکیر عبور کرنے کی ترغیب دے سکتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ روح القدس پر لمحہ بہ لمحہ انحصار کرنا بہت ضروری ہے کیونکہ صرف روح القدس جانتا ہے کہ جائزہ لینے اور عدالت کرنے کے درمیان "لکیر" کہاں ہے۔ وہ ہمیں خبردار کرے گا جب ہم اس لکیر کے قریب پہنچ رہے ہوں یا اسے عبور کر چکے ہوں، اگر صرف ہم اس کی بات سن رہے ہوں۔ میں نے اس خیال کو مزید واضح کیا ہے۔

لائن عبور نہ کریں۔ عدالت کرنا = گناہ (بے قدر کرنا)	HOLY SPIRIT	ہمیں احتیاط برتنی چاہیے! جائزہ لینا (قدردانی کرنا)

پانچواں دِن

کسی کی عدالت کرنا ذہنی موتیے کا باعث بن سکتا ہے۔

ان لوگوں کے لیے جو ابھی تک موتیا کے بارے میں فکر کرنے کے لیے بہت کم عمر ہیں، یہ ایک طبی حالت ہے جس میں آنکھوں کا قدرتی عدسہ ایک یا دونوں آنکھوں میں بتدریج دھندلا ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے نظر دھندلی ہو جاتی ہے۔

جیسے جسمانی موتیا ہوتا ہے، ویسے ہی "روحانی" موتیا بھی اس وقت بننا شروع ہو سکتا ہے جب ہم کسی کی عدالت کرتے رہتے ہیں۔ اس سے کسی کے بارے میں ہماری عدالت کی بنیاد پر بنائی ہوئی رائے کی وجہ سے اس کا دھندلا یا بگڑا ہوا منظر سامنے آتا ہے۔ یہ مسئلہ اس لیے ہے کیونکہ:

دوسروں کو اپنے روحانی موتیا کے ذریعے دیکھنا آپ کو لوگوں کو مسیح کی نظر سے دیکھنے سے روکتا ہے۔

روحانی موتیا کے ذریعے کسی کو دیکھنا آپ کو یہ کرنے سے روکتا ہے:

1. یہ دیکھنے سے کہ روح القدس کسی شخص کی زندگی میں کہاں اور کیسے کام کر رہا ہے۔
2. یہ دیکھنے سے کہ کسی میں روحانی تبدیلی ہو رہی ہے یا نہیں۔
3. یہ دیکھنے سے کہ روح القدس آپ کے ذریعے اس شخص کی خدمت کے لیے کیا کرنا چاہتا ہے۔

جیسے گاڑی کے سامنے کے شیشے پر نمی جم جانے سے نظر دُھندلا جاتی ہے، ویسے ہی روحانی موتیا آپ کو لوگوں کو مسیح کی نظر سے دیکھنے سے روکتے ہیں۔

یسوع کی آنکھوں سے دوسروں کو دیکھنے کا مطلب کیا ہے؟

1. **بائبل میں لفظ "دیکھنے" کا مطلب کیا ہے؟**

اور دیکھو لوگ ایک مفلُوج کو چارپائی پر پڑا ہُؤا اُس کے پاس لائے۔ یِسُوع نے اُن کا اِیمان دیکھ کر مفلُوج سے کہا بیٹا خاطر جمع رکھ تیرے گُناہ مُعاف ہُوئے۔
متّی 2:9

بائبل میں "دیکھنے" کے لفظ کے مختلف معنی درج ذیل ہیں:

1. دریافت کرنا
2. سمجھنا
3. توجہ دینا
4. جانچنا
5. کسی سے واقف ہونا
6. پہچاننا یا محسوس کرنا
7. کسی چیز پر توجہ مرکوز کرنا

دوبارہ "**دیکھنے**" کی تعریفوں کی فہرست کو پڑھیں اور اسے ذاتی بنائیں، یعنی ہر تعریف کے ساتھ "لوگوں" کا لفظ شامل کریں۔ (آہستہ سے سوچ کر غور کریں۔) مجھے نہیں معلوم آپ کے ساتھ ایسا ہے یا نہیں، لیکن جب میں ان تعریفوں میں "لوگوں" کا اضافہ کرتا ہوں تو "دیکھنے" کا مطلب بہت گہرا ہو جاتا ہے۔ ذرا سوچیں، اگر آپ ان تعریفوں کو اپنے رشتوں میں لاگو کریں تو یہ آپ کا دوسروں کو دیکھنے کا انداز کس طرح بدل سکتا ہے؟

1. لوگوں کو دریافت کرنا
2. لوگوں کو سمجھنا
3. لوگوں پر توجہ دینا
4. لوگوں کا جائزہ لینا
5. لوگوں سے واقف ہونا
6. لوگوں کو پہچاننا یا ان کا احساس کرنا
7. لوگوں پر دھیان مرکوز کرنا

اگر ہم واقعی ان معنوں میں لوگوں کو "**دیکھنے**" لگیں تو ہمارا رویہ، ہمارے رشتے اور ہماری محبت کا اظہار بہت بدل سکتا ہے۔

خُدا سے بات چیت کریں: ان تمام تعریفوں کو اپنے تمام رشتوں پر لاگو کرنا شروع کریں۔

2. یہ مافوق الفطرت طور پر دیکھنا ہے۔

اگرچہ "**دیکھنے**" کا تعلق انسان سے ہے، لیکن جس قسم کے "**دیکھنے**" کی ہم بات کر رہے ہیں وہ مافوق الفطرت اور روحانی دیکھنا ہے۔ اسے بہتر طور پر سمجھنے کے لیے آئیں ایوب 42:5 کو دیکھتے ہیں۔ ایوب یہ کہتا ہے:

مَیں نے تیری خبر کان سے سُنی تھی پر اب میری آنکھ تجھے دیکھتی ہے۔

اس آیت سے پہلے، ایوب جسمانی اور جذباتی تکلیفوں سے گزر چکا تھا(باب 1 سے 37 تک)۔ تاہم، میرے خیال میں اس کی آزمائش کا سب سے مشکل حصہ یہ تھا کہ اُس نے خُدا اسے سنا کہ وہ کون ہے، اور ایوب کون نہیں ہے۔ خُدا نے ایوب سے براہ راست تین ابواب (38-41) تک بات کی، تاکہ ایوب "دیکھ" سکے کہ خُدا اسے کیا سمجھانا چاہتا ہے۔ اس آیت کے پہلے حصے میں "سننا" اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ ایوب کو ذہنی طور پر خُدا کی باتوں کی سمجھ تھی، لیکن اب اس کی آنکھیں "دیکھنے" لگیں تھیں، یعنی ایوب کو وہ بات دل سے سمجھ آگئی تھی جو خُدا اسے سمجھانا چاہتا تھا۔ یہ ایک مافوق الفطرت طور پر دیکھنا یا سمجھنا تھا۔

جیسا کہ یہ ہمارے مطالعے پر لاگو ہوتا ہے، میں مافوق الفطرت دیکھنے کو اس طرح بیان کرتا ہوں۔

روحانی نظر، پاک روح کے ذریعے مافوق الفطرت طور پر پیدا ہوتی ہے تاکہ آپ دوسروں کو یسوع کی نظر سے دیکھ سکیں۔

جب ہم تبدیل ہو رہے ہوتے ہیں تب ہمارے لیے مافوق الفطرت طور پر دیکھنا ایک تجرباتی حقیقت بن جاتا ہے۔ یہ کوئی ایسی چیز نہیں جو ہم خود پیدا کر سکیں، بلکہ یہ وہ چیز ہے جو پاک روح ہم میں مافوق الفطرت طور پر پیدا کرتا ہے جب ہم مسیح میں چلتے ہیں۔

آپ کے خیال میں اگر آپ مافوق الفطرت طور پر لوگوں کا جائزہ لے رہے ہوں، ان پر توجہ مرکوز کر رہے ہوں، انہیں سمجھ رہے ہوں یا پرکھ رہے ہوں، تو یہ آپ کے "**لوگوں کو دیکھنے**" کے انداز کو کس طرح بدل سکتا ہے؟

<u>خُدا سے بات چیت کریں:</u> خُداوند سے دُعا کرنا شروع کریں کہ وہ آپ کو دوسروں کو دیکھنے کے لیے "روحانی" آنکھیں عطا کرے۔

میرا یقین ہے کہ روحانی نظر کو سمجھنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہم دیکھیں یسوع نے اُن لوگوں میں کیا دیکھا جن سے وہ ملا۔

جب یسوع نے لوگوں کی طرف دیکھا تو اُس نے کیا دیکھا؟ ہم اس کا جواب 1 سموئیل 7:16 میں دیکھتے ہیں۔

خُداوند اِنسان کی مانِند نظر نہیں کرتا اِس لئے کہ اِنسان ظاہِری صُورت کو دیکھتا ہے پر خُداوند دِل پر نظر کرتا ہے۔

یہ وہ بات ہے جو خُدا نے سموئیل کو اُس وقت فرمائی جب اُس نے نوجوان داؤد کو اپنا اگلا بادشاہ چُنا۔ یہ بات ہم پر اس لیے لاگو ہوتی ہے کیونکہ:

خُدا ہمیشہ انسان کی ظاہری شکل سے آگے دیکھتا ہے اور اس کے دل کو دیکھتا ہے۔

جب یسوع لوگوں کی ظاہری شکلوں کے پار دیکھ کر ان کے دل دیکھتا تھا، تو وہ کن چیزوں کو دیکھتا تھا؟

(الف)۔ لوگوں کی ضروریات

(ب)۔ لوگوں کے زخم

(ج)۔ لوگوں کا درد

(د)۔ لوگوں کے خوف

چونکہ مسیح ہم میں ہے اور ہمارے پاس اس کی پہچان ہے، کیا ہمارے پاس بھی یہ صلاحیت نہیں ہے کہ ہم دوسروں کے دل اس کی طرح دیکھ سکیں؟ آیئے اس خیال کی تصدیق 1 کرنتھیوں باب 2 آیات 15 اور 16 سے کرتے ہیں۔

۔۔۔کیوں کہ وہ روحانی طور پر پرکھی جاتی ہیں۔ لیکن روحانی شخص سب باتوں کو پرکھ لیتا ہے مگر خود کسی سے پرکھا نہیں جاتا۔ خُداوند کی عقل کو کس نے جانا کہ اُس کو تعلیم دے سکے؟ مگر ہم میں مسیح کی عقل ہے۔

یاد رکھیں کہ اپنی حقیقی پہچان کے مطالعے سے معلوم ہوا کہ آپ کی حقیقی پہچان کا حصہ یہ ہے کہ آپ کے پاس مسیح کا ذہن / عقل ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ مسیح میں وہی سمجھ بوجھ رکھتے ہیں جو یسوع کے پاس ہے۔ ہماری مشکل یہ ہے کہ ہم لوگوں کی ظاہری باتوں (جیسے شکل، شخصیت، عقل وغیرہ) پر دھیان دیتے ہیں بجائے اس کے کہ ان کے دل کو دیکھیں۔

میں آپ کو ایک ذاتی مثال دیتا ہوں۔ میرے محلے میں ایک ہم جنس پرست آدمی ہے جو ورزش کے لیے چلتا ہے۔ ہم کبھی کبھی ایک ساتھ چلتے ہیں اور راستے کراس ہوتے ہیں۔ جب تک میں نے وہ سچائیاں نہیں سمجھیں جو میں آپ کے ساتھ شیئر کر رہا ہوں، میں اُس کے پاس سے گزرتا تو صرف اِس بات پر دھیان دیتا کہ وہ ہم جنس پرست ہے۔ یہ خیال مجھے محبت کی طرف نہیں بلکہ عدالت کرنے اور خود کو حق بجانب سمجھنے کی طرف لے جاتا۔ یہ بہت باریک سی حقیقت تھی۔

خُداوند نے مجھ سے کہا کہ میں اِس آدمی کے دل کو خُداوند کی آنکھوں سے دیکھنا شروع کروں۔ جب میں نے پاک روح سے دُعا کی کہ وہ مجھے اُس کا دل دیکھنے کی آنکھیں دے، تو میں نے ایک ایسا انسان دیکھا جسے عدالت اور تنقید کی نہیں بلکہ محبت اور فضل کی ضرورت تھی۔ جب میں نے اُس کے ظاہری انسان سے اُس کے اندر کے انسان کی طرف توجہ دی، تو میں محبت کرنے اور اُس کے لیے ہمدردی رکھنے کے لیے آزاد ہو گیا۔

Mike Mason اپنی کتاب میں دل کے بارے میں کہتے ہیں،

"لوگوں کی موجودگی کا عملی تجربہ دل کی سننے سے ہوتا ہے۔ ہم لوگوں سے دل سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہمیں ایک دوسرے سے جوڑنے والا ہمارا ذہن نہیں بلکہ ہمارا دل ہوتا ہے۔

خُدا سے بات چیت کریں:

اپنے کسی ایسے دوست یار شتہ دار کے بارے میں سوچیں جس سے آپ کو تعلق بنانے میں مشکلات ہوں۔ پاک روح سے دُعا کریں کہ وہ آپ کو ایسی آنکھیں دے جو ان کے جسمانی ظاہری حالات، ان کی پریشان کن عادات وغیرہ سے آگے دیکھ سکیں اور آپ انہیں مسیح کی نظر سے دیکھنا شروع کریں۔

جو کچھ ہم دیکھ سکتے ہیں اُس کے ساتھ ہم کیا کرتے ہیں؟

خُدا ہمیں دوسروں کی ضروریات، درد، خود کی حفاظت اور خوف دیکھنے کی آنکھیں کیوں دے گا؟ یقیناً یہ ان کی عدالت کرنے کے لیے نہیں بلکہ خُدا ہمیں دوسروں کے دل دیکھنے کی آنکھیں اس لیے دیتا ہے تاکہ ہم اُن کی خدمت کر سکیں۔

خُداوند کا رُوح مُجھ پر ہے۔ اِس لئے کہ اُس نے مُجھے غریبوں کو خُوشخبری دینے کے لئے مَسح کیا۔ اُس نے مُجھے بھیجا ہے کہ قَیدِیوں کو رِہائی اور اندھوں کو بِینائی پانے کی خبر سُناؤں۔ کُچلے ہُوؤں کو آزاد کرُوں۔ لُوقا 18:4

یسوع نے اس آیت میں اعلان کیا کہ یہی اس کی دعوت ہے۔ سوچیں۔ اب جب یسوع آپ میں بستا ہے، کیا وہ یہ کام آپ کے ذریعے کر سکتا ہے؟ میں پختہ یقین رکھتا ہوں کہ جب میں اُس پر انحصار کرتا ہوں، تو وہ زخمیوں کو شفا دے گا، قیدیوں کو آزادی دے گا، اور اُن لوگوں کو "**روحانی**" نظر دے گا جو جھوٹے عقائد، بے ایمانی، یا سچ کو سمجھنے کی کمی کی وجہ سے اندھے ہیں۔

غور و فکر کریں: اس پچھلے پیراگراف پر غور کریں اور خُدا سے دُعا کریں کہ وہ یہ کام آپ کے ذریعے انجام دے۔

جب آپ مسیح میں بڑھیں گے اور روح آپ کی روحانی آنکھوں کو کھولے گا تاکہ آپ لوگوں کی ضروریات، درد، زخم وغیرہ دیکھ سکیں، تو آپ دریافت کریں گے کہ خُدا کا مقصد یہ ہے کہ آپ لوگوں کے دلوں کی خدمت کرنا سیکھیں، ان سے کلام کی سچائی کے ذریعے بات کریں، ان کی حوصلہ افزائی کریں، اور ان کے ساتھ چلیں۔ کیا یہی یسوع نے نہیں کیا؟ مسیح میں ہماری ترقی کا ایک حصہ یہ ہو گا کہ ہم اپنے بارے میں کم اور دوسروں کے بارے میں زیادہ فکر مند ہوں گے۔ یہی وجہ ہے کہ روحانی ترقی اور روحانی نظر کا بڑھنا ایک ساتھ چلتا ہے۔ میں اس حصے کو درج ذیل سچائی کے ساتھ ختم کرتا ہوں۔

خُدا صرف ہمیں لوگوں کی ضروریات، درد وغیرہ سے آگاہ نہیں کرنا چاہتا،
وہ چاہتا ہے کہ وہ ہمارے ذریعے کام کرے تاکہ ہم انہیں حوصلہ دیں، شفا دیں، اور تبدیل کریں۔

خُدا سے بات چیت کریں: اگر آپ کو اس حقیقت میں مشکل پیش آتی ہے، تو خُداوند سے دُعا کریں کہ وہ آپ کو اس بات پر قائل کرے اور آپ کے اِرد گرد کے لوگوں کی خدمت کرنے میں آپ کی مدد کرے۔

سبق نمبر 2

یسوع کی آنکھوں سے دوسروں کو دیکھنا، حصہ دوّم

پہلا دِن

مسیح کی نظر سے دوسروں کو دیکھنے کا حتمی مقصد:

میرا یقین ہے کہ مسیح کی نظر سے دوسروں کو دیکھنے کا حتمی مقصد دو عظیم ترین احکام میں سے دوسرے حکم میں خلاصہ ہے۔

اُس نے اُس سے کہا کہ خُداوند اپنے خُدا سے اپنے سارے دِل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل سے مُحبّت رکھ۔، بڑا اور پہلا حکم یہی ہے۔، اور دُوسرا اِس کی مانِند یہ ہے کہ اپنے پڑوسی سے اپنے برابر مُحبّت رکھ۔، اِنہی دو حکموں پر تمام تورَیت اور انبیا کے صحیفوں کا مدار ہے۔ متّی باب 22 آیات 37 تا 40

آخر کار، مسیح کی آنکھوں سے دوسروں کو دیکھنے کا مطلب ہے کہ اُن سے مسیح کی محبت کے ساتھ محبت کرنا۔

اِس کا واقعی کیا مطلب ہے کہ ہم دوسروں سے یسوع کی محبت کے ساتھ محبت کریں۔ آئیں پہلے محبت کی اُن 3 اقسام کو دیکھتے ہیں جو ہم دوسروں کے لیے رکھ سکتے ہیں۔ ان سوالات کے جواب کے لیے ہم محبت کے لیے مستعمل تین بائبلی الفاظ دیکھتے ہیں۔

دُوسرا دِن

بائبل میں محبت کے 3 الفاظ:

بائبل میں لفظ "**محبت**" کے لیے کئی الفاظ اور اُن کے معنی استعمال ہوئے ہیں۔ پہلا لفظ عبرانی زبان کا ہے، اور باقی دو نئے عہد نامے کے یونانی الفاظ ہیں۔

- **اَحاب (AHAB)** یہ عبرانی زبان کا لفظ ہے جو خاندان کے لیے محبت کو ظاہر کرتا ہے۔
- **فیلیا (PHILIA)** یہ یونانی لفظ ہے جو بائبل میں سب سے عام قسم کی محبت کو ظاہر کرتا ہے، یعنی انسانوں کے درمیان ایک دوسرے کے لیے محبت، خیال رکھنا، احترام اور ضرورت مندوں کے لیے ہمدردی۔

"**فیلیا**" محبت کو بہتر طور پر سمجھنے کے لیے متی 37:10 کو دیکھیں۔

جو کوئی باپ یا ماں کو مُجھ سے زیادہ عزیز رکھتا ہے وہ میرے لائق نہیں اور جو کوئی بیٹے یا بیٹی کو مُجھ سے زیادہ عزیز رکھتا ہے وہ میرے لائق نہیں۔

آئیں ان دو مختلف اقسام کی محبت کو ہمارے تعلقات کے مختلف درجوں پر لاگو کریں۔

ہم مختلف درجوں کے تعلقات کا تجربہ کرتے ہیں۔

ہم سب کے تعلقات مختلف سطحوں پر ہوتے ہیں۔ نیچے دیے گئے خاکے کو دیکھیں جو اس کی وضاحت کرتا ہے۔ سب سے اندرونی دائرے میں، اگر آپ شادی شدہ ہیں، تو آپ کا سب سے ذاتی تعلق آپ کے شریکِ حیات سے ہوتا ہے۔ جیسے جیسے آپ اس دائرے سے باہر آتے ہیں، تعلقات کم ذاتی ہوتے جاتے ہیں۔ آئیں ان تین اقسام کی محبت کو اس خاکے پر لاگو کریں جن پر ہم نے پہلے بات کی تھی۔ **"اَحاب "** محبت، شریکِ حیات اور خاندان کے لیے محبت ہے۔

"فیلیا " محبت، وہ انسانی محبت ہے جو ہم ہر دوسرے تعلق کے لیے رکھتے ہیں۔

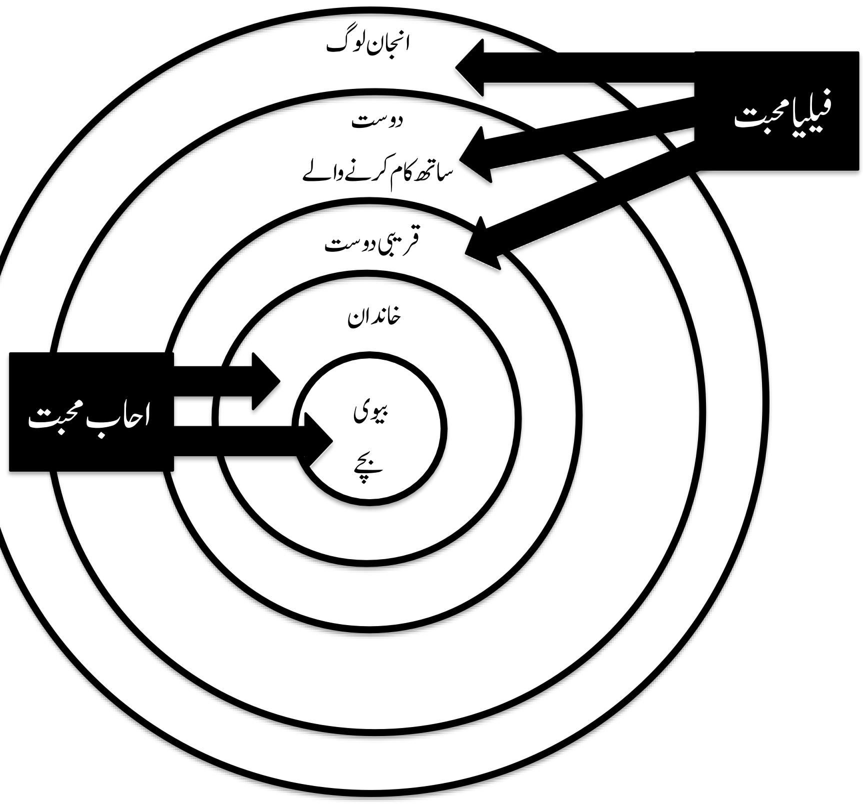

اَحاب اور فیلیا محبت دونوں **موضوعی** اور **مشروط** ہوتی ہیں۔

ان دو اقسام کی محبت کے بارے میں جو بنیادی سچائی ہمیں سمجھنے کی ضرورت ہے وہ یہ ہے:

دوسرے الفاظ میں، محبت کی یہ اقسام آپ کے تعلقات کی گہرائی کے مطابق مختلف ہوں گی، اور انسان ہونے کے ناطے، آپ دوسروں سے محبت کرنے کے لیے ان پر کچھ شرائط عائد کریں گے۔ ان دو اقسام کی محبت کی روشنی میں اپنے تعلقات پر نظر ڈالیں۔ آپ دیکھیں گے کہ آپ ان محبتوں کا اظہار مختلف درجوں میں کرتے ہیں، جو ہر تعلق کی گہرائی پر مبنی ہوتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں، آپ کا دوسروں سے تعلق بناتے وقت اعتماد، قربت، اور وابستگی کے مختلف درجے ہوتے ہیں۔

مثال کے طور پر، آپ اپنے بچوں کے لیے جو محبت محسوس کرتے ہیں وہ آپ کے دوستوں کے لیے محسوس کی جانے والی محبت سے زیادہ گہری ہوتی ہے۔ ہم یہ یسوع کے شاگردوں کے ساتھ اس کے تعلقات میں بھی دیکھتے ہیں۔ اگرچہ شاگرد بارہ تھے، یسوع نے ان سب سے مختلف انداز میں فیلیا محبت کی۔ یسوع کا پطرس، یعقوب اور یوحنا کے ساتھ تعلق زیادہ قریبی تھا، اور یوحنا شاید یسوع کا سب سے قریبی دوست تھا، جیسا کہ ہم یوحنا 23:13 میں دیکھتے ہیں۔

اُس کے شاگردوں میں سے ایک شخص جِس سے یِسُوع محبّت رکھتا تھا یِسُوع کے سِینہ کی طرف جُھکا ہُؤا کھانا کھانے بیٹھا تھا۔ یُوحنّا 23:13

ایک اور قسم کی محبت ہے: **اگاپے (AGAPE) محبت:**

اور دُوسرا اِس کی مانِند یہ ہے کہ اپنے پڑوسی سے اپنے برابر مُحبّت رکھ۔ اِنہی دو حُکموں پر تمام تَورَیت اور انبِیا کے صحِیفوں کا مدار ہے۔ متّی باب 22 آیات 39 تا 40

جس محبت کی یہاں بات کی جا رہی ہے، وہ **اگاپے** محبت ہے۔ یہ محبت کی تیسری قسم ہے، اور بائبل میں موجود تینوں اقسام میں سب سے اعلیٰ قسم کی محبت ہے۔

اگاپے محبت وہ **الٰہی محبت** ہے جو صرف خُدا کی طرف سے آتی ہے، جو اُس کی انسانوں کے لیے بے حد اور بے مثال محبت ہے۔ اگاپے محبت **کامل، غیر مشروط، قربانی دینے والی،** اور **بے غرض** ہوتی ہے۔

اگاپے محبت کے ساتھ دوسروں سے محبت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ **تعلق کی گہرائی سے قطع نظر**، آپ **سب سے برابر محبت** کرتے ہیں۔

جب ہم **اَحاب** یا **فیلیا** محبت کا اظہار کرتے ہیں تو ہم لوگوں سے مختلف انداز میں محبت کرتے ہیں، لیکن اگاپے محبت کے ساتھ ایسا نہیں ہوتا۔

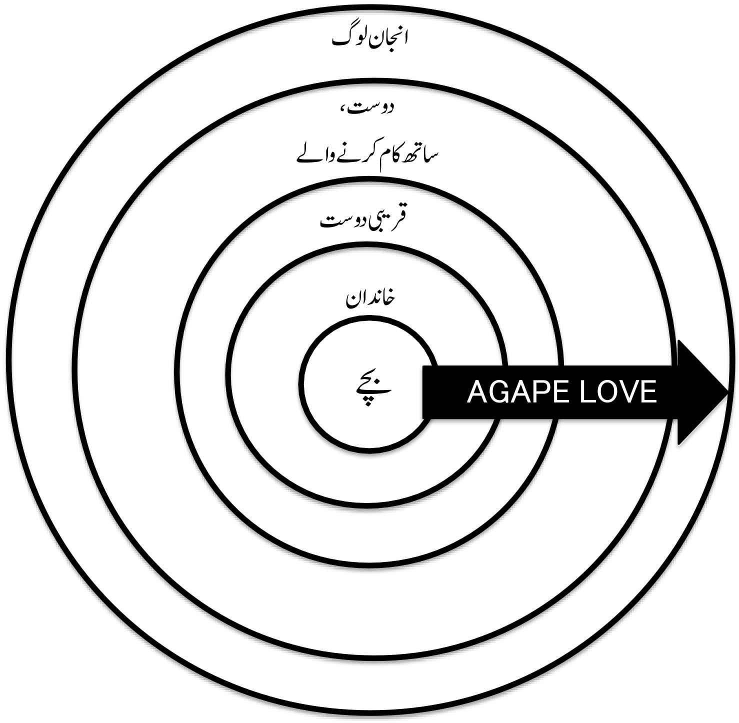

سوچیں ذرا۔ جب بات اگاپے محبت کی آئی، تو کیا یسوع نے شاگردوں یا چھوٹے بچوں سے خود کو راستباز سمجھنے والے فریسیوں سے زیادہ محبت کی؟ جواب ہے "**نہیں**"، کیونکہ اگاپے محبت کامل، غیر مشروط ہوتی ہے اور کسی کی طرفداری نہیں کرتی۔ اگاپے محبت کے لحاظ سے، یسوع نے فریسیوں، چھوٹے بچوں، اور اپنے شاگردوں سے **برابر محبت** کی۔

کیا ہمارے پاس (اگاپے) محبت نہ کرنے کا کوئی عذر ہے؟

مجھے نہیں معلوم آپ کے ساتھ کیسا ہے، لیکن جب بات دوسروں سے اگاپے محبت کرنے کی آتی ہے، تو میری فطرت بہت سے بہانے گھڑ لیتی ہے کہ محبت نہ کی جائے، خاص طور پر اُن لوگوں کے لیے جو ہماری زندگی میں "محبت کے لائق نہیں" سمجھے جاتے ہیں۔ دیکھیں، کیا درج ذیل میں سے کوئی شخص آپ کی "محبت کے لائق نہیں" جیسے لوگوں کی فہرست میں آتا ہے:

- وہ لوگ جنہوں نے ماضی میں آپ کو زخمی کیا ہو یا اب بھی کر رہے ہوں۔
- وہ لوگ جو مسلسل آپ کو ٹھکراتے یا بدنام کرتے ہوں۔
- وہ لوگ جنہیں آپ کی زندگی میں کوئی دلچسپی نہ ہو۔
- کوئی دور ہو چکا خاندانی رکن۔
- کوئی سابق شریکِ حیات۔
- وہ لوگ جو ہمیشہ کسی نہ کسی چیز کی ضرورت میں ہوتے ہیں اور بار بار کچھ مانگتے ہیں۔

میں آپ سے اپنے ایک رشتہ دار کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جو میرے نزدیک ایک ایسا شخص تھا جس سے محبت کرنا مشکل تھا۔Jim (فرضی نام) نے میرے خلاف میرے ماضی کے تمام گناہوں کو سنبھال کر رکھا تھا (پچاس سال سے زیادہ کا حساب)۔

وہ مجھے ناپسند کرتا تھا اور ہر موقع پر مجھے ٹھکرانے اور بے کار محسوس کروانے کی کوشش کرتا تھا۔ میں مزید تفصیل میں جا سکتا ہوں، لیکن آپ سمجھ گئے ہوں گے۔Jim میرے لیے ایک ایسا شخص تھا جس سے محبت کرنا بہت مشکل تھا۔ سوال یہ ہے: کیا میرے پاس یہ عذر تھا کہ میں اس سے (آگاپے) محبت نہ کروں؟

میری جسمانی فطرت چیخ چیخ کر کہہ رہی تھی کہ "ہاں، میرے پاس پورا حق ہے کہ میں Jim سے محبت نہ کروں۔" میں بس یہ چاہتا تھا کہ وہ میری زندگی سے نکل جائے۔ پھر ایک دن خُداوند میرے پاس آیا اور اُس نے کہا، "Jim کے بارے میں کیا خیال ہے؟" میں نے تھوڑے طنزیہ انداز میں جواب دیا، "Jim؟ اُس کا کیا؟" خُداوند نے کہا، "میں چاہتا ہوں کہ تم اس سے (آگاپے) محبت کرنا شروع کرو۔" میں نے جواب دیا، "کیوں؟ وہ میری محبت کے لائق نہیں ہے۔" خُداوند نے نرمی سے لیکن گہرائی سے کہا، "واقعی؟ کب سے تمہیں یہ اختیار مل گیا ہے کہ تم فیصلہ کرو کہ کس سے محبت کرنی ہے اور کس سے نہیں؟ تو پھر کیا تم خوش نہیں کہ میں تمہارے ساتھ ایسا نہیں کرتا؟"

میں جان گیا کہ خُداوند مجھے کیا کہنا چاہتا ہے، اس لیے اب میں آپ سے شیئر کرنا چاہتا ہوں کہ پاک روح نے مجھے کس طرح قائل کیا کہ مجھے Jim سے (آگاپے) محبت کرنی چاہیے، اور کس طرح اُس نے میرا دل بدل دیا۔

نوٹ:

میں نے خُدا کی کوئی سنائی دینے والی آواز نہیں سنی۔ یہ وہ خیالات تھے جو اُس نے میرے ذہن میں ڈالے۔

کس طرح روح نے میرا دل Jim کے لیے بدلا:

خُداوند نے مجھے ایک عمل سے گزارا تا کہ وہ میرا دل Jim کے لیے بدل سکے۔ ہو سکتا ہے آپ کے لیے یہ عمل مختلف ہو، لیکن کچھ بنیادی سچائیاں ایسی ہیں جو میرے یقین کے مطابق ہم سب پر لاگو ہوتی ہیں، خاص طور پر جب ہمیں اُن لوگوں سے محبت کرنی ہو جو ہمیں محبت کے لائق نہیں لگتے۔ شروع میں، پاک روح نے مجھے یاد دلایا کہ میرے اندر مسیح کی معموری ہے، اور اس کا مطلب یہ ہے کہ میرے اندر اُس کی پوری اگاپے محبت بھی موجود ہے۔

ہم اس حقیقت کو چار مقامات میں دیکھتے ہیں۔

کیونکہ خُدا (اگاپے) مُحبّت ہے۔ 1-یُوحنّا 4:8

کیونکہ الوہیت کی ساری معمُوری اُسی میں مجسّم ہو کر سکُونت کرتی ہے۔ اور تُم اُسی میں معمُور ہو گئے ہو جو ساری حکُومت اور اِختیار کا سر ہے۔ کُلسّیوں باب 2 آیات 9 تا 10

اور اُمّید سے شرمِندگی حاصِل نہیں ہوتی کیونکہ روح القدس جو ہم کو بخشا گیا ہے اُس کے وسِیلہ سے خُدا کی مُحبّت ہمارے دِلوں میں ڈالی گئی ہے۔ رُومیوں 5:5

میرا خُدا اپنی دَولت کے مُوافِق جلال سے مسیح یِسُوع میں تمہاری ہر ایک اِحتیاج رَفع کرے گا۔ فلپّیوں 19:4

سب سے پہلے، خُداوند نے مجھ پر یہ حقیقت ظاہر کی، کہ وہ خود محبت ہے اور ہم مسیح میں اُس کی محبت کی معموری رکھتے ہیں، تو مسیح کی اگاپے محبت ہمارے دلوں میں انڈیلی جا چکی ہے۔ اس کے علاوہ، جب بات دوسروں سے محبت کرنے کی ہو، تو وہ ہمیں وہ تمام اگاپے محبت فراہم کرے گا جس کی ہمیں ضرورت ہے۔

دوسرا، پاک روح نے مجھے یاد دلایا کہ خُدا اُن لوگوں سے بھی اگاپے محبت کرتا ہے جو ہمارے لیے محبت کے لائق نہیں، تو پھر مجھے کیا حق ہے کہ میں اُن سے اگاپے محبت سے محبت نہ کروں؟

تیسرا، پاک روح نے مجھے یاد دلایا کہ متی 39:22 دوسرا بڑا "مشورہ" نہیں بلکہ ایک **حکم** ہے۔ دوسرے الفاظ میں، میرے پاس کوئی دوسرا راستہ نہیں تھا۔ مجھے اُس سے محبت کرنی ہی تھی۔ اُس نے مجھے لوقا 27:6 کی بھی یاد دہانی کروائی۔

لیکن مَیں تُم سُننے والوں سے کہتا ہُوں کہ (اگاپے) اپنے دُشمنوں سے مُحبّت رکھّو۔ جو تُم سے عداوت رکھّیں اُن کا بھلا کرو۔

"دشمن" کا لفظ سخت محسوس ہو سکتا ہے، اس لیے آپ اس کی جگہ "محبت کے لائق نہ ہونے والے لوگ" رکھ لیں۔ چوتھی بات یہ کہ، میں اس شخص سے محبت کرنے کے لیے تیار نہیں تھا، میں نے خُداوند سے دُعا کی کہ وہ مجھے اُس سے محبت کرنے کی آمادگی عطا کرے۔

نوٹ: یہ ایک واقعی مشکل مرحلہ ہو سکتا ہے کیونکہ آپ کی جسمانی مرضی "**نہیں**" کہہ سکتی ہے۔ اگر ایسا ہو، تو پاک روح سے بار بار دُعا کرتے رہیں کہ وہ آپ کو اُس شخص سے محبت کرنے کی آمادگی دے۔ تک کہ آپ خود کو آمادہ پائیں۔

لہٰذا، اگلے چھ مہینوں تک میں Jim کی ہر فون کال اور ای میل کے لیے دُعا کرتا رہا کہ خُداوند اُس سے میرے ذریعے محبت کرے، اور یہ کہ خُداوند اُس کا دل میرے لیے اور میرا دل اُس کے لیے بدل دے۔ تبدیلی اُس وقت شروع ہوئی جب مجھے Jim کی طرف سے ایک ای۔ میل موصول ہوئی جس میں اُس نے مجھے کسی کام میں مدد دینے پر شکریہ ادا کیا۔ چونکہ میں نے اُس سے کبھی **"شکریہ"** نہیں سنا تھا، اُس کی طرف سے بھی اور میری طرف سے بھی یہ ہمارے دلوں میں تبدیلی کی شروعات تھی۔

جب یہ بات لکھی جارہی ہے، اُس ای میل کو ایک سال گزر چکا ہے اور خُدا نے ہمارے تعلق کو مافوق الفطرت طور پر بدل دیا ہے۔ یہ واقعی ایک "بحرِ قلزم کے پھٹنے" جیسا واقعہ ہے، کیونکہ Jim نے دہائیوں تک مجھ سے شدید نفرت کی، اور میں بھی اُسے ناپسند کرتا تھا۔ تو میں نے اس سے کیا سیکھا؟

خُدا کی محبت آپ کو آپ کی زندگی کے **سب سے زیادہ محبت کے لائق نہ ہونے والے لوگوں** سے محبت کرنے کے لیے **متاثر** کر سکتی ہے۔

یہ **مافوق الفطرت** ہے۔ یہ ایک **معجزہ** ہے۔ اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ یہ **ممکن** ہے۔ اس مثال کو اپنی زندگی پر لاگو کرتے ہوئے، اپنی زندگی میں کسی ایسے شخص کے بارے میں سوچیں جو آپ کے لیے محبت کے لائق نہیں۔ پاک روح سے دُعا مانگنا شروع کریں کہ وہ آپ کو اُس شخص سے محبت کرنے کی آمادگی دے۔ جیسے جیسے آپ یہ کرتے جائیں گے، وقت کے ساتھ ساتھ خُداوند آپ کا دل اُس شخص کے لیے بدل دے گا۔

تیسرا دِن

دوسروں سے محبت کرنے میں سب سے بڑی رکاوٹیں کون سی ہیں؟

دوسروں سے محبت کرنے میں سب سے بڑی رکاوٹ ہماری **خودی کی زندگی** ہے۔

رکاوٹ نمبر 1:   خودی کی زندگی (Self-Life)

ہم "خودی کی زندگی" کو پہلے بیان کر چکے ہیں کہ یہ ہماری **جسمانی فطرت، خود غرضی،** اور **دوسروں پر توجہ نہ دینے** کا دوسرا نام ہے۔ دوسرے الفاظ میں، خودی کی زندگی یہ کہتی ہے کہ دنیا میرے گرد گھومتی ہے، اور یہ میری ذمہ داری ہے کہ میں اپنی ضروریات پوری کروں، محبت حاصل کروں، اور دوسروں کی نظر میں اچھا سمجھا جاؤں۔

رکاوٹ نمبر 2:   ذاتی تحفظ (Self-Protection)

خودی کی زندگی سے جینے کی ایک اور وجہ جو ہمیں دوسروں سے محبت کرنے سے روکتی ہے، وہ ہے **اپنے آپ کا تحفظ**۔ Mason نے اپنی کتاب میں ایک نہایت گہری بات کہی ہے **": دوسروں سے محبت کرنا اور ذاتی تحفظ کرنا، دونوں ایک ساتھ ممکن نہیں۔"** جب میں نے یہ بات پڑھی تو مجھے شک ہوا کہ شاید وہ غلط ہے، لیکن جتنا میں نے اس معاملے پر پاک روح سے رجوع کیا، اتنا ہی وہ مجھے قائل کرتا گیا کہ Mason بالکل درست ہے۔ آگے بڑھنے سے پہلے، میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ **ذاتی تحفظ** (self-protection) سے میری کیا مراد ہے۔

ذاتی تحفظ (Self-Protection) کا مطلب ہے کہ ہم اپنی جان (ذہن) میں کئی دیواریں تعمیر کر لیتے ہیں تاکہ دوسروں کو **دوبارہ ہمیں تکلیف دینے یا ہمیں ٹھکرانے سے روک سکیں۔**

کوئی بھی "ذاتی محافظ (self-protector) " بننے سے نہیں بچ سکا، کیونکہ یہ آدم کے گناہ میں گرنے کا ایک نتیجہ ہے۔ ہم سب **آدم میں پیدا ہوئے**، اس لیے ہم سب **فطری طور پر خود کا تحفظ کرنے والے** بنے۔ یہ آدم کی فطرت (DNA) کا حصہ تھا جو ہمیں وراثت میں ملا۔ جیسے آدم اور حوا نے گناہ کے بعد **شرمندگی چھپانے کے لیے انجیر کے پتے پہنے**، ویسے ہی ہم اپنی زندگیوں میں **ذاتی تحفظ کی دیواریں** کھڑی کر لیتے ہیں تا کہ دوسرے لوگ ہمارے بہت قریب نہ آ سکیں۔

ہم اپنے آپ کا تحفظ کیوں کرتے ہیں؟

1. خود کا تحفظ کرنے کا سبب کیا ہوتا ہے؟

میری رائے میں **خوف** خود کے تحفظ کی اصل وجہ ہے۔ **خوف** اور **خود کا تحفظ** ایک ہی سِکے کے دو رُخ ہیں۔ آیئے خوف کی کچھ مثالیں دیکھتے ہیں تا کہ ہم اسے بہتر طور پر سمجھ سکیں:

- ٹھکرائے جانے کا خوف
- دوبارہ تکلیف پہنچنے کا خوف
- ناکام ہونے کا خوف
- بے نقاب ہونے یا اصل حالت سامنے آنے کا خوف
- قابو کھونے کا خوف

جب آپ اس فہرست پر نظر ڈالتے ہیں، تو کیا ان میں سے کوئی خوف آپ پر لاگو ہوتا ہے؟ اور آپ کون سے دیگر خوف اس فہرست میں شامل کریں گے؟ اگر آپ نے ان میں سے کسی بھی خوف کا تجربہ کیا ہے، تو کیا آپ اس بات سے اتفاق کریں گے کہ آپ خود کو اس لیے محفوظ رکھنے کی کوشش کرتے ہیں تا کہ آپ کو **ٹھکرایا نہ جائے، دوبارہ تکلیف نہ پہنچے، آپ بے نقاب نہ ہوں، یا آپ قابو نہ کھو بیٹھیں؟** تکلیف سے بچنے کی حکمتِ عملی کے طور پر، ہم سمجھتے ہیں کہ ہمیں اپنے اردگرد **تحفظ کی دیواریں** تعمیر کرنی چاہییں۔ **ہمارے خوف وہ اینٹیں ہیں جن سے ہم یہ دیواریں بناتے ہیں۔** اور یہی دیواریں جن کے بارے میں ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ہمیں محفوظ رکھیں گی۔ **درحقیقت یہی ہمیں قید کر دیتی ہیں۔**

یہ دیواریں ہمیں **قید** کر دیتی ہیں کیونکہ یہ ہمیں **دوسروں سے محبت کرنے سے روک دیتی ہیں۔**

میں آپ سے ایک ذاتی واقعہ شیئر کرنا چاہتا ہوں تا کہ یہ بات واضح ہو سکے۔ مجھے یاد ہے جب میں کچھ پادریوں کے ساتھ ایک ریٹریٹ پر گیا ہوا تھا۔ ایک رات میں وہاں بیٹھا لیکچر سن رہا تھا، جب میرے ذہن میں ایک خیال آیا": **اگر ان لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ میں اصل میں کون ہوں؟**" اس کے فوراً بعد دوسرا خیال آیا" : **میں بے نقاب ہو جاؤں گا۔**" اور آخر میں یہ سوچ آئی" : **اگر ان کو پتا چل گیا کہ میں واقعی کون ہوں، تو وہ مجھے ٹھکرا دیں گے۔**"

بے نقاب ہونے اور **ٹھکرائے جانے کا خوف** اچانک ابھرا اور مجھے پوری طرح اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ میرے **ذاتی تحفظ کی دیواریں** فوراً کھڑی ہو گئیں، اور میرا منصوبہ یہ بن گیا کہ ریٹریٹ کے باقی دنوں میں کچھ بھی ہو، میں خود کو ظاہر نہ ہونے دوں۔ کیا آپ کو لگتا ہے کہ میرے ان خود میں الجھے خیالات کے دوران، میں کسی اور کے لیے فکر مند تھا؟ نہیں، مجھ میں دوسروں سے محبت کرنے کی بالکل بھی صلاحیت نہیں رہی تھی، کیونکہ میں پوری طرح مصروف تھا کہ **اپنے آپ کو کیسے بچاؤں۔**

خوف دوسروں کے لیے جوابدہی کو روک دیتا ہے۔

ڈیوڈ بینر اپنی کتاب Surrender To Love میں لکھتے ہیں": **خوف محبت کی فطری تحریک میں مداخلت کرتا ہے۔ تحفظ اور آرام قائم رکھنے میں جو توانائی خرچ ہوتی ہے، وہ دوسروں سے محبت کرنے کے لیے دستیاب توانائی کو کم کر دیتی ہے۔**

2. ذاتی تحفظ شعوری یالاشعوری ہو سکتی ہے۔

زیادہ تر لوگوں کے لیے ذاتی تحفظ اتنا گہرا ہوتا ہے کہ وہ اسے لاشعوری طور پر کرتے ہیں۔ بالکل سانس لینے کی طرح، ہمیں بھی شعوری طور پر احساس نہیں ہوتا کہ ہم یہ کر رہے ہیں۔ لیکن ذاتی تحفظ کا ایک شعوری پہلو بھی ہوتا ہے جہاں ہمیں پوری طرح معلوم ہوتا ہے کہ ہم لوگوں یا حالات سے اپنے آپ کا دفاع کر رہے ہیں۔

3. ذاتی تحفظ کے طریقے۔

❖ اجتناب کرنا۔

ہم ایسے لوگوں یا حالات سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں جو ہماری ذاتی تحفظ کی دیواروں کو توڑ سکتے ہیں۔ اگر ہم اپنے شریک حیات یا ساتھی کارکنوں جیسے لوگوں سے بچ نہیں سکتے، تو ہم ان کے ساتھ بات چیت یا ایسے حالات سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں جہاں ہمیں تکلیف پہنچ سکتی ہے یا ہماری حقیقت سامنے آسکتی ہے۔
مثال کے طور پر، میں ایک شادی شدہ جوڑے کو جانتا ہوں جو اپنے پہلے بچے کے بارے میں بات کرنے سے بچتے تھے جو پیدائش کے وقت فوت ہو گیا تھا۔ اس نقصان کے درد سے نمٹنے کے بجائے، یہ بات ان کے درمیان ایک ایسا مسئلہ بن گئی جس پر کبھی بات نہیں ہوئی اور آخر کار اس نے ان کی شادی کو تباہ کر دیا۔
کیا آپ بھی تکلیف، انکار، بے نقاب ہونے سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں؟ اگر ہاں، تو آپ اسے بچنے کے لیے کیا کرتے ہیں؟

❖ لوگوں سے دُور رہنا۔

اجتناب کے بعد پسپائی آتی ہے۔ ہم اس بات کو یقینی بنانے کے لیے پیچھے ہٹ جاتے ہیں کہ کوئی ہمارے قریب اتنا نہ آسکے کہ ہمیں تکلیف دے سکے۔ ہم جذباتی طور پر پسپائی کر سکتے ہیں، یعنی اپنے جذبات کو بند کر دینا۔ یہ ایسے ہے جیسے بجلی کے بریکروں کو بند کر دینا تاکہ ہم کچھ محسوس نہ کریں۔
ہم جسمانی طور پر بھی پسپائی کر سکتے ہیں۔ میں ایک شوہر سے ملا جس نے بتایا کہ جب بھی اسے محسوس ہوتا کہ اس کی بیوی کے ساتھ جھگڑا ہونے والا ہے، وہ تکلیف اور انکار سے بچنے کے لیے کمرے سے باہر چلا جاتا ہے۔
میں آپ کو اس ریٹریٹ پر لے جانا چاہتا ہوں جس کا میں نے پہلے ذکر کیا تھا۔ جب بے نقاب ہونے اور انکار کے خیالات آئے تو میرا اگلا خیال تھا، "مجھے یہاں سے نکلنا ہو گا ورنہ وہ میری حقیقت جان لیں گے۔" میں نے سوچا میرا واحد حل فرار یا اس صورتحال سے پسپائی کرنا ہے تاکہ خود کو بچا سکوں۔
کیا آپ جذباتی یا جسمانی طور پر پسپائی کرنا چاہتے ہیں تاکہ خود کو بچا سکیں؟ کیا آپ کو اس میں مشکل پیش آتی ہے؟

❖ تنقیدی اور عدالتی رویہ اپنانا۔

آپ نے کہاوت سنی ہو گی کہ "بہترین دفاع، ایک اچھا حملہ ہوتا ہے۔" میری ایک پسندیدہ دفاعی (اور واقعی حملہ آور) عادت دوسروں پر تنقید کرنا اور ان کی عدالت کرنا تھی۔ میں اپنے ذہن میں ایسے طریقے تلاش کرتا تھا جن سے میں دوسروں پر تنقید کر سکوں تاکہ خود کو بلند کر سکوں یا یہ یقین دلا سکوں کہ میں ٹھیک ہوں۔ اگر میں خود کو یہ قائل کر لیتا کہ کوئی شخص مجھ سے "کم تر" ہے، تو میں خود کو دھوکہ دے سکتا تھا کہ یہ شخص میرے لیے کوئی خطرہ نہیں۔

میرا دوسروں پر تنقید کرنا ایک طریقہ تھا جس سے میں لوگوں کو دُور رکھنے کی کوشش کرتا تھا تاکہ وہ مجھے زخمی یا مسترد نہ کر سکیں۔ یہ ایک قسم کی سوچ تھی کہ "دوسروں کے ساتھ پہلے ہی وہ کر دو جو بعد میں انھوں نے تمھارے ساتھ کرنا ہے۔" کیا آپ میں بھی خود کو بچانے کے لیے تنقیدی یا عدالتی رویہ اپنانے کی عادت ہے؟

❖ چالاکی (Manipulation) ۔

ہم سب کسی نہ کسی حد تک چالاکی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ ہم دوسروں کو اس لیے قابو میں لانے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ کوئی ہمارے قریب آ کر ہمیں زخمی یا بے نقاب نہ کر سکے۔ چالاکی شطرنج کی طرح ہوتی ہے، جہاں ہم لوگوں کو مختلف جگہوں پر رکھ کر اپنی حفاظت کرتے ہیں۔ کبھی کبھار ہم خاموشی، الزام تراشی، یا خوشامد کے ذریعے بھی دوسروں کو قابو میں کرتے ہیں۔ آپ کس طرح دوسروں کو قابو میں لانے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ خود کو بچا سکیں؟

❖ کنٹرول کرنا (Being In Control) ۔

ہماری آدمی کی وراثت میں شامل ایک اور چیز ہے دوسروں اور حالات پر کنٹرول رکھنے کی خواہش۔ شیطان نے آدم اور حوا کو یہ بات اس لیے کہی کہ وہ خُدا کی مانند ہو سکتے ہیں (پیدائش 3:4)۔ جب ہم کنٹرول کی خواہش کرتے ہیں، تو ہم در حقیقت خُدا کو اپنی زندگی سے پیچھے ہٹنے کو کہہ رہے ہوتے ہیں تاکہ ہم خود اپنی مرضی چلائیں۔ خود کو بچانے کے لیے ہم سمجھتے ہیں کہ اگر ہم خود، دوسروں، اور حالات پر کنٹرول رکھ سکیں، تو ہمیں زخمی یا مسترد ہونے سے بچایا جا سکتا ہے۔ کیا آپ بھی کنٹرول میں رہنے کی خواہش رکھتے ہیں تاکہ اپنے آپ کو نقصان سے بچا سکیں؟

❖ دوسروں کو قابو میں رکھنا (Controlling Others)

ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اگر ہم اپنے ارد گرد کے لوگوں کو قابو میں رکھ سکیں تو وہ ہمیں زخمی، مسترد، یا بے نقاب نہیں کر سکیں گے۔ اس کی ایک مثال یہ ہے کہ ہم "محفوظ" گفتگو کرتے ہیں، جیسے موسم، کھیل، یا مشاغل پر بات کرنا، تاکہ بات چیت کرنے والے شخص کو ذاتی بات کرنے سے روک سکیں جو ہمیں نقصان پہنچا سکتی ہے یا بے نقاب کر سکتی ہے۔

ہم دوسروں کو قابو میں رکھنے کے لیے انہیں اپنی حدود میں رکھنا بھی پسند کرتے ہیں۔ میرے لیے ایک طریقہ لوگوں کو خوش کرنا تھا۔ اگر میں انہیں خوش کر پاتا تو اُن کے پاس مجھے مسترد کرنے کے امکانات کم اور قبول کرنے کے امکانات زیادہ ہوتے۔ آپ کس طرح دوسروں کو قابو میں رکھنے کی کوشش کرتے ہیں؟ کیا آپ بھی کبھی "محفوظ" بات چیت کرتے ہیں یا دوسروں کو اپنی حدود میں رکھنے کی کوشش کرتے ہیں؟

❖ اپنے حالات اور صورتِ حال کو قابو میں رکھنا (Controlling Our Circumstances/Situations)

میں نے حالات کو قابو میں رکھنے کی ایک مثال یہ دی کہ میں چھوٹے گروپوں میں بائبل اسٹڈی سے بچتا تھا۔ یہ میرے لیے خطرناک ہو سکتا تھا کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ کسی نہ کسی وقت مجھ سے کہا جائے گا کہ میں نے جو بائبل کی تعلیم یا کتاب پڑھی ہے، وہ میرے لیے کیسے معنی رکھتی ہے۔ یہی بات مردوں کی ریٹریٹس یا شادی شدہ جوڑوں کی ریٹریٹس پر بھی لاگو ہوتی تھی۔ ایسے مواقع پر چھپنا مشکل ہوتا تھا کیونکہ دیر یا سویر آپ کی اصلیت سامنے آ جاتی تھی۔

❖ **خود پر قابو رکھنا(Self-control)**

آپ نے خود کو قابو میں رکھنے کے بارے میں بہت اہم باتیں کی ہیں۔ واقعی، خود پر کنٹرول کرنا ایک ایسا طریقہ ہے جسے ہم سمجھتے ہیں کہ دوسروں یا حالات کو قابو میں رکھنے سے زیادہ قابلِ انتظام اور محفوظ ہے۔

ظاہر شدہ (Overt) خود کنٹرول کرنے والے وہ ہوتے ہیں جنہیں پہچاننا آسان ہوتا ہے کیونکہ وہ اپنی حفاظت کے لیے واضح طور پر اپنی باتوں کا خیال رکھتے ہیں۔ جیسے کہ کامل پسندی (Perfectionism) کا رجحان، جو اس خوف کی وجہ سے ہوتا ہے کہ کہیں انہیں ناقص یا ناپسندیدہ نہ سمجھ لیا جائے۔

مخفی (Covert) خود کنٹرول کرنے والے کو پہچاننا زیادہ مشکل ہوتا ہے کیونکہ انہوں نے اپنی ماسکنگ (چھپانے کی) مہارت بہت اچھی طرح سے حاصل کر لی ہوتی ہے۔ وہ اتنے اچھے طریقے سے اپنے جذبات چھپاتے ہیں کہ لوگ ان کی اصلیت کو نہیں دیکھ پاتے۔ وہ حساس اور خیال رکھنے والے لگ سکتے ہیں، مگر یہ سب اس لیے ہوتا ہے تاکہ کوئی ان کے دل کی اصل کیفیت کو نہ دیکھ سکے۔

آپ اپنی زندگی میں کن طریقوں سے خود کو قابو میں رکھنے کی کوشش کرتے ہیں؟

<u>نوٹ</u>: آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ خود پر قابو رکھنا گلتیوں 5:23 کے مطابق روح کا پھل ہے۔ تاہم، چونکہ خود اپنی ذات پر قابو نہیں رکھ سکتی، اس لیے میں ان دونوں میں فرق کرتے ہوئے گلتیوں والے پھل کو "مسیح کا قبضہ" کہتا ہوں۔

چوتھا دِن

آپ کی "روحانی" شریان پر جما ہُوا میل۔

روحانی شریان

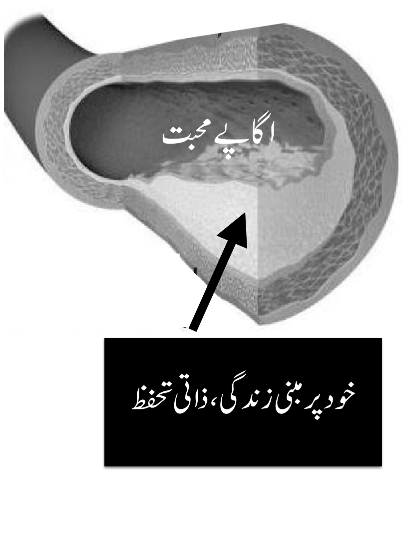

ذرا جسمانی شریان میں جما ہُوا میل کا تصور کریں۔ یہ میل کیا کرتا ہے؟ یہ خون کے بہاؤ کو محدود کرتا ہے۔ جیسے جسمانی شریان میں جما ہُوا میل خون کے بہاؤ کو روکتا ہے، بالکل ویسے ہی آپ کی خود پر مبنی زندگی اور خود کا تحفظ آپ کی "**روحانی**" شریان پر جما ہُوا میل ہے جو آپ کے ذریعے دوسروں تک آگاپے محبت کے بہاؤ کو روکتا ہے۔

ہم جانتے ہیں کہ اگر جسمانی میل کا علاج نہ کیا جائے تو یہ بڑھتا جاتا ہے، خون کے بہاؤ کو مزید محدود کر دیتا ہے، جو بالآخر فالج یا دل کے دورے کے ذریعے ہمیں مار سکتا ہے۔ اسی طرح، اگر ہماری روحانی شریان پر جما ہُوئے میل کو صاف نہ کیا جائے، تو یہ بڑھتا جاتا ہے، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہمارا دل سخت ہو جاتا ہے اور دوسروں کے لیے ہماری محبت کو دبانا جاری رکھتا ہے۔ یہ میل ایک سست موت کی مانند ہے جو بالآخر ہماری محبت کرنے کی صلاحیت کو ختم کر دیتا ہے۔

آپ کی روحانی شریان سے خود پر مبنی زندگی اور ذاتی تحفظ کا میل نہ ہٹانے کے کچھ اور منفی اثرات کیا ہو سکتے ہیں جن کا میں نے ذکر نہیں کیا؟

ذاتی تحفظ کی وجہ سے یہ جھوٹ کیوں ہے؟

آئیں حقیقی پہچان کے مطالعے کے بارے میں سوچیں اور ان دو اہم سچائیوں کو یاد رکھیں جو یہ ثابت کرتی ہیں کہ اب ہمیں خود کو بچانے کی کوشش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

سچائی نمبر 1- جس پرانی انسانیت کی آپ حفاظت کر رہے ہیں وہ مردہ ہے۔ ذاتی تحفظ کا مسئلہ یہ ہے کہ یہ ایک جھوٹ ہے۔ کیوں؟

وہ پرانی انسانیت (جسمانیت) جس کی آپ حفاظت کر رہے ہیں، مسیح کے ساتھ صلیب پر مصلوب ہو چکی ہے۔

رومیوں 6:6 میں آپ نے جو سچائی سیکھی ہے اسے یاد رکھیں۔

چُنانچہ ہم جانتے ہیں کہ ہماری پُرانی اِنسانِیّت اُس کے ساتھ اِس لِئے مصلُوب کی گئی کہ گُناہ کا بدن بے کار ہو جائے تا کہ ہم آگے کو گُناہ کی غُلامی میں نہ رہیں۔ رومیوں 6:6

یہ آیت ہمیں یہ بتا رہی ہے کہ پرانی انسانیت، جسے آپ بچانے کی کوشش کر رہے ہیں وہ مسیح کے ساتھ صلیب پر مصلوب ہو چکی ہے۔ ہم یہ بات گلتیوں 20:2 میں بھی دیکھتے ہیں جہاں کہا گیا ہے، "میں [میری جسمانیت] مسیح کے ساتھ مصلوب ہُوا ہُوں۔۔۔"

ان دونوں آیات کی روشنی میں اپنے آپ سے یہ دو سوالات کریں: (1) میں اس چیز کی حفاظت کیوں کر رہا ہوں جو "مردہ" ہے؟ اور (2) کیا مردہ انسان کو اپنی حفاظت کرنے کی ضرورت ہوتی ہے؟

یہ ذاتی تحفظ کی زندگی کے بارے میں خوشخبری ہے۔ آپ کو اپنی مردہ جسمانیت کی حفاظت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ لہٰذا، آپ خود حفاظتی زندگی کی ضرورت سے آزاد ہیں۔ تاہم، یہ صرف خوشخبری کا ایک حصہ ہے۔

سچائی نمبر 2- آپ کے پاس ایک نئی پہچان ہے جسے حفاظت کی ضرورت نہیں۔

کیا آپ کو یاد ہے کہ مسیح میں اپنی حقیقی پہچان جاننے کا دوسرا حصہ کیا تھا؟ اپنی پرانی ذات (پہچان) کو صلیب پر مصلوب کرنے کے علاوہ، خُدا نے آپ کو ایک نئی ذات (پہچان) دی ہے جیسا کہ 2 کرنتھیوں 17:5 میں بتایا گیا ہے۔

اِس لِئے اگر کوئی مسیح میں ہے تو وہ نیا مخلُوق ہے۔ پُرانی چِیزیں جاتی رہیں۔ دیکھو وہ نئی ہو گئیں۔ 2- کُرِنتھِیوں 17:5

یہ بات ذاتی تحفظ کے حوالے سے اتنی اہم کیوں ہے؟

چونکہ آپ کی پرانی انسانیت مصلوب ہو چکی ہے اور اب آپ کی ایک نئی پہچان (نیا مخلوق) ہے، اس لیے اب آپ کو اپنی حفاظت کرنے کی ضرورت نہیں رہی۔

اپنی نئی پہچان کی کچھ خصوصیات کو یاد کریں: راستباز (2-کرنتھیوں 21:5)، اہل (زبور 14:139)، مقبول (رومیوں 7:15)، بغیر شرط کے محبت کیا گیا (2- تیمتھیس 7:1)۔ اس کے علاوہ، افسیوں 10:2 میں، آپ کو "خُدا کی کاریگری" کہا گیا ہے۔ اب میں آپ سے ایک سوال پوچھتا ہوں: اگر آپ خود کو خُدا کا شاہکار یا اس کی کاریگری سمجھتے ہیں تو کیا آپ کو اپنی حفاظت کرنے کی ضرورت ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ آپ کی نئی پہچان کو دوسروں کے سامنے چھپانے یا بچانے کی نہیں بلکہ ظاہر کرنے کی ضرورت ہے۔

سچائی نمبر3: جیسے جیسے آپ اس ایمان میں بڑھتے ہیں کہ آپ کو ایک نئی پہچان ملی ہے، ویسے ویسے آپ خود سے اور دوسروں سے محبت کرنے کے لیے آزاد ہوتے جاتے ہیں۔

اَے بھائیو! تُم آزادی کے لِئے بُلائے تو گئے ہو مگر اَیسا نہ ہو کہ وہ آزادی جِسمانی باتوں کا مَوقع بنے بلکہ مُحبّت کی راہ سے ایک دُوسرے کی خِدمت کرو۔ گلتیوں 13:5

ایک لمحے کے لیے غور کریں۔ چونکہ آپ کو ایک نئی پہچان ملی ہے جسے کسی حفاظت کی ضرورت نہیں، تو کیا یہ حقیقت آپ کو دوسروں سے محبت کرنے کے لیے آزاد نہیں کر دیتی؟ اس کا جواب واضح طور پر "ہاں" ہے! جیسے جیسے پاک روح آپ کی روحانی شریان سے ذاتی تحفظ کی رکاوٹ کو ہٹاتا ہے، ویسے ویسے مسیح کی محبت قدرتی طور پر آپ کے ذریعے زیادہ روانی سے بہنے لگتی ہے۔ دوسروں سے محبت کرنا ایک مشقت نہیں بلکہ ایک قدرتی عمل بن جاتا ہے۔

آیئے واپس دوسرے عظیم حکم کی طرف چلتے ہیں جو یہ کہتا ہے کہ، "اپنے پڑوسی سے اپنی مانند محبت رکھ۔" اگر اس بات کی غلط تشریح کی جائے تو اپنے آپ سے محبت کرنا دو وجوہات کی بنا پر مسئلہ بن سکتا ہے۔ ایک وجہ یہ ہے کہ کچھ لوگ خود سے نفرت کرتے ہیں، اور دوسری طرف کچھ لوگ غرور یا خود پسندی کی وجہ سے اپنے آپ سے محبت کرتے ہیں۔ (خود پسند افراد اسی زمرے میں آتے ہیں۔) تو اپنے آپ سے محبت کرنے کی حقیقت کیا ہے؟

چونکہ خُدا نے آپ کو ایک نئی پہچان بخشی ہے جو مقدس، راستباز اور خُدا کو پسند ہے، اس لیے آپ اپنی نئی پہچان کے ذریعے دوسروں سے اُسی طرح محبت کر سکتے ہیں جیسے خُدا آپ سے کرتا ہے۔

کیا آپ نے کبھی اس انداز میں اپنے آپ سے محبت کرنے کے بارے میں سوچا ہے؟ یہ حقیقت ہے۔ آپ کو اپنی نئی پہچان سے محبت کرنے کی اجازت ہے۔ اپنی نئی پہچان کو قبول کریں۔۔ جیسے مسیحی زندگی کے دیگر پہلوؤں میں ہوتا ہے، ویسے ہی اپنی نئی پہچان سے محبت کرنا بھی ایک تدریجی عمل ہے۔ میں ذاتی طور پر گواہی دے سکتا ہوں کہ جتنا میں اپنی نئی پہچان کو قبول کرتا اور اس سے محبت کرتا ہوں، اتنی ہی آزادی مجھے دوسروں سے محبت کرنے میں ملتی ہے۔ یہاں بھی میں دوسروں سے محبت کرنے کی کوشش نہیں کر رہا بلکہ میں مسلسل اپنی نئی پہچان سے واقف ہو رہا ہوں اور اسے قبول کر رہا ہوں، جس سے دوسروں کے لیے خُدا کی محبت کو جاری کرنے کا دروازہ کھل جاتا ہے۔

خُدا سے بات چیت کریں: خُداوند سے مسلسل دُعا کرتے رہیں کہ وہ آپ پر آپ کی نئی پہچان ظاہر کرے اور آپ کو نئی پہچان سے محبت کرنے کا جذبہ عطا کرے۔ جب آپ ایسا کریں، تو رُوح القدس سے یہ ظاہر کرنے کو کہیں کہ یہ "خود سے محبت" کس طرح دوسروں سے محبت میں تبدیل ہوتی ہے۔

صحت مند حدود بمقابلہ ذاتی تحفظ:

آگے بڑھنے سے پہلے، میرے خیال میں یہ ضروری ہے کہ ہم خود کو محفوظ رکھنے اور حدود مقرر کرنے کے فرق کو سمجھیں۔ صحت مند حدود مقرر کرنا ذاتی تحفظ کے مترادف نہیں ہے۔ صحت مند حدود ہمیں خطرناک یا نقصان دہ تعلقات سے بچانے کے لیے ضروری ہیں۔ اسی طرح، صحت مند حدود ان لوگوں کے ساتھ بھی ضروری ہیں جو ضرورت سے زیادہ محتاج ہوتے ہیں اور جن کے ساتھ رہ کر آپ کو یوں لگتا ہے جیسے وہ آپ کی جذباتی توانائی کو چوس رہے ہوں۔

اب جب کہ ہم نے مسیح کی نظر سے دوسروں کو دیکھنے کی بنیاد رکھ دی ہے، تو آیئے ان سچائیوں کے کچھ عملی اطلاقات پر نظر ڈالتے ہیں۔

خُدا سے تعلق قائم کرنا تاکہ دوسروں کو یسوع کی نظر سے دیکھا جاسکے۔

اب جب کہ ہمارے پاس دوسروں کو مسیح کی نظر سے دیکھنے کی بنیاد موجود ہے، آیئے کچھ عملی مثالوں پر غور کریں جن کے ذریعے آپ ان سچائیوں کو دیکھیں اور سمجھیں جو میں بیان کر رہا ہوں۔ یاد رکھیں کہ یہ اقدامات کوئی رسمی یا شریعت پر مبنی طریقہ کار نہیں ہیں، بلکہ صرف سچائی کو عملی طور پر جینے کی چند مثالیں ہیں۔

1۔ جب آپ اپنے آس پاس کے لوگوں کو دیکھیں، تو رُوح القدس سے دُعا کریں کہ وہ آپ پر وہ خانے ظاہر کرے یا بے نقاب کرے جو آپ نے ان کے گرد بنا رکھے ہیں۔

اَے خُدا! تُو مُجھے جانچ اور میرے دِل کو پہچان۔ مُجھے آزما اور میرے خیالوں کو جان لے، اور دیکھ کہ مُجھ میں کوئی بُری روِش تو نہیں اور مُجھ کو ابدی راہ میں لے چل۔

زبور باب 139 آیات 23 تا 24

اَے خُداوند! مُجھے جانچ اور آزما۔ میرے دِل و دِماغ کو پرکھ۔ زبور 26:2

اپنے تمام تعلقات پر غور کرنا شروع کریں اور جاننے کی کوشش کریں کہ آپ نے کن لوگوں کو کن خانوں میں محدود کر رکھا ہے۔ اگرچہ ان میں سے بہت سے معاملات آپ کو آسان لگیں گے، پھر بھی آپ کو رُوح القدس سے دُعا کرنی ہوگی کہ وہ آپ پر اُن لوگوں کو ظاہر کرے جن کے بارے میں آپ نادانستہ طور پر فیصلہ کر رہے ہوں۔

ایمان کا ایک قدم اٹھانے کی مثال: "خُداوند، میں تجھ سے دُعا کرتا ہوں کہ تُو مجھ پر اُن لوگوں کو ظاہر کرے جنہیں میں نے انجانے میں خانوں میں محدود کر رکھا ہے، جس کے نتیجے میں میں اُن کی عدالت کر رہا ہوں۔"

2۔ رُوح القدس سے دُعا کریں کہ وہ آپ کی سوچ کو اس سچائی کے مطابق تازہ کرے کہ وہ لوگوں کو کیسے دیکھتا ہے، اور ان خانوں کو گرانا شروع کریں جن میں آپ نے لوگوں کو محدود کر رکھا ہے۔

اور اِس جہان کے ہم شکل نہ بنو بلکہ عقل نئی ہو جانے سے اپنی صُورت بدلتے جاؤ تاکہ خُدا کی نیک اور پسندیدہ اور کامِل مرضی تجربہ سے معلُوم کرتے رہو۔ رُومیوں 12:2

ان لوگوں کے بارے میں جنہیں آپ نے خانوں میں محدود کر رکھا ہے، خاص طور پر وہ جو آپ کے قریب ترین ہیں، آپ کو رُوح القدس کی قدرت پر انحصار کرنا ہوگا تاکہ وہ: (1) آپ کی سوچ کو اس سچائی کے مطابق تازہ کرے کہ خُدا اُنہیں عدالت کے لائق نہیں محبت کے لائق سمجھتا ہے، اور (2) آپ نے جو دیواریں ان خانوں کے اردگرد بنائی ہیں، اُنہیں گرانا شروع کریں۔

ایمان کا قدم اُٹھانے کی مثال:

"خُداوند، میں تجھ سے دُعا کرتا ہوں کہ تُو میری سوچ کو اس سچائی کے مطابق تازہ کر دے کہ تُو لوگوں کی قدر کو کیسے دیکھتا ہے، اور مجھے یہ آمادگی دے کہ میں وہ خانے ختم کر سکوں جو میں نے بنائے ہوئے ہیں۔"

3۔ خُداوند سے دُعا کریں کہ وہ آپ کی ذہنی آنکھوں کی دُھند کو دُور کرنا شروع کرے تاکہ آپ لوگوں کو اُس کی نظر سے دیکھنا شروع کر سکیں۔

اور الیشع نے دُعا کی اور کہا اَے خُداوند اُس کی آنکھیں کھول دے تاکہ وہ دیکھ سکے۔ تب خُداوند نے اُس جوان کی آنکھیں کھول دِیں اور اُس نے جو نِگاہ کی تو دیکھا کہ الیشع کے گِرداگرد کا پہاڑ آتشی گھوڑوں اور رتھوں سے بھرا ہے۔ 2۔ سلاطین 6:17

اگر آپ خُدا سے تعلق قائم کیے بغیر اپنی جسمانی آنکھوں کی دھند کو دور کرنے کی دُعا نہیں کریں گے، تو آپ مسلسل اس آزمائش میں رہیں گے کہ دوسروں کا موازنہ اور عدالت کرنے کی بگڑی ہوئی نظر سے دیکھیں۔ اس لیے خُدا سے دُعا کریں کہ وہ آپ کو اپنی آنکھوں سے دوسروں کو دیکھنے کی توفیق دے۔

ایمان کا قدم اُٹھانے کی مثال:

"خُداوند، الیشع کی مانند میری آنکھیں کھول دے تاکہ میں لوگوں کو تیری نظر سے دیکھ سکوں۔"

4۔ لوگوں کی موجودگی میں رہنے کی مشق کریں۔

اور یہ دُعا کرتا ہُوں کہ تمھاری مُحبّت علم اور ہر طرح کی تمیز کے ساتھ اَور بھی زِیادہ ہوتی جائے۔ فلپّیوں 9:1

ہر شخصی ملاقات ایک موقع ہے کہ آپ کسی کی موجودگی میں رہنے کی مشق کریں۔ ہر اُس شخص کے ساتھ جس سے آپ کا رابطہ ہو:

- ظاہری باتوں سے آگے دیکھیں۔
- رُوح القدس سے دُعا کریں کہ وہ آپ کو اُن کے دل کو دیکھنے والی آنکھیں عطا کرے۔
- خُداوند سے دُعا کریں کہ وہی کو امتیاز کرنے کی توفیق دے۔
- خُداوند سے دریافت کریں کہ آپ ان کے لیے کس طرح حوصلہ افزائی کا سبب بن سکتے ہیں۔
- خُداوند سے پوچھیں کہ وہ آپ کے ذریعے اُن سے کیا کہنا چاہتا ہے۔
- مسلسل مسیح پر انحصار کریں کہ وہ آپ کے وسیلہ سے اُس شخص سے "اگاپے" محبت کرے۔

5۔ خُداوند سے دُعا کریں کہ وہی آپ کی آمادگی اور پختہ ارادہ بن جائے تاکہ آپ:

1. فیصلہ کرنا چھوڑ دیں،
2. خود کا دوسروں سے موازنہ کرنا چھوڑ دیں،
3. خود کو بچانے کی کوشش چھوڑ دیں،
4. دوسروں کو ویسا دیکھیں جیسا وہ اُنہیں دیکھتا ہے، اور
5. دوسروں سے "اگاپے" محبت کے ساتھ محبت کریں۔

کیونکہ مَیں نے یہ اِرادہ کر لیا تھا کہ تُمہارے درمِیان یِسُوع مسِیح بلکہ مسِیح مصلُوب کے سِوا اَور کُچھ نہ جانُوں گا۔ 1۔کُرِنتھِیوں 2:2

اس آیت میں پولس روحانی عزم کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ اسی طرح، ہمیں بھی وہی عزم رکھنا ہے جب بات دوسروں کو مسیح کی نظر سے دیکھنے کی ہو۔ اس لیے جب آپ خُداوند سے اپنے دل کو تبدیل کرنے کی دُعا کرتے ہیں، تو آپ کو اُس کی آمادگی اور اُس کے عزم پر انحصار کرنا ہو گا تاکہ وہ آپ کو لوگوں کی عدالت کرنے، ذاتی تحفظ وغیرہ جیسے رویوں سے دُور لے جائے۔ اسے یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ آپ کو ارادے کے ساتھ چلنا ہو گا۔

ارادے کے ساتھ چلنا ایک شعوری اور پختہ فیصلہ ہوتا ہے کہ ہم خُدا کی قربت تلاش کریں اور اُس پر انحصار کریں تاکہ وہ ہمارے دلوں کو تبدیل کرے۔

ہم اپنی روحانی تبدیلی کے کسی بھی پہلو میں بے پرواہ نہیں رہ سکتے۔ ہمارا کام یہ ہے کہ ہم ارادے کے ساتھ خُدا کی تلاش کریں تاکہ ہم تبدیل ہو سکیں۔

ایمان کا قدم اُٹھانے کی مثال:

"خُداوند، میں ارادے کے ساتھ تجھے تلاش کر رہا ہوں کہ تُو ہی میری آمادگی اور میرا عزم بن تاکہ میں دوسروں کو ویسا دیکھ سکوں جیسے تُو دیکھتا ہے، ذاتی تحفظ کی کوشش چھوڑ دوں، اور دوسروں سے اگاپے محبت کے ساتھ محبت کر سکوں۔"

پانچواں دِن

1۔ جب آپ خود کو کسی کے بارے میں عدالت کرتے ہوئے پائیں، تو فوراً رُوح القدس سے دُعا کریں تا کہ وہ اُس خیال کو قید کرلے اور آپ کو سچائی یاد دلائے۔

چُنانچہ ہم تصوّرات اور ہر ایک اُونچی چیز کو جو خُدا کی پہچان کے برخلاف سر اُٹھائے ہُوئے ہے ڈھا دیتے ہیں اور ہر ایک خیال کو قید کر کے مسیح کا فرمانبردار بنا دیتے ہیں۔ 2-کُرِنتھیوں باب 10 آیات 4 تا 5

ہر وہ خانہ جو آپ نے کسی شخص کے گرد بنایا ہے، ایک خیال سے شروع ہوا۔ جب وہ خیالات آپس میں جُڑتے گئے اور مضبوط ہوتے گئے تو آپ نے لوگوں کے بارے میں نتیجے اخذ کیے، چاہے وہ درست تھے یا نہیں۔ کسی شخص کے بارے میں بنایا گیا خانہ ختم کرنا اگلے خیال سے شروع ہوتا ہے۔ اس خیال کو قبول کرنے کے بجائے جو آپ کے منفی فیصلے کو مزید مضبوط کرتا ہے، رُوح القدس سے دُعا کریں کہ وہ اُس خیال کو قید کرلے۔

نوٹ: جب پولس اوپر دی گئی عبارت میں "ہم" کہتا ہے، تو اُس کا مطلب ہے کہ آپ ہر خیال کو قید کرنے کے لیے رُوح القدس کی قدرت پر انحصار کریں۔

ایمان کا قدم اٹھانے کی مثال:

"خُداوند مجھے اس شخص کے بارے میں عدالت کرنے کی آزمائش ہو رہی ہے۔ میں تجھ سے دُعا کرتا ہوں کہ تُو اُس خیال کو قید کرلے۔ مجھے یاد دلا کہ صرف تجھ ہی کو عدالت کرنے کا حق ہے۔"

2۔ رُوح القدس سے مسلسل دُعا کرتے رہیں کہ وہ آپ کو قائل کرے کہ آپ ایک نئی مخلوق ہیں، تا کہ آپ خود کو بچانے والی دیواروں کو گرا سکیں۔

اور نئی اِنسانیّت کو پہن لیا ہے جو معرفت حاصِل کرنے کے لئے اپنے خالِق کی صُورت پر نئی بنتی جاتی ہے۔ کُلسِیوں 3:10

جیسے جیسے آپ کا یہ ایمان بڑھتا جائے گا کہ آپ ایک نئی مخلوق ہیں، آپ کو ذاتی تحفظ کی ضرورت کم ہوتی جائے گی۔ (یاد رکھیں کہ جس "جسمانیت" کی آپ حفاظت کر رہے ہیں، وہ مر چکی ہے۔) خُداوند سے مسلسل دُعا کریں کہ وہ آپ کو قائل کرتا رہے کہ آپ مقدس، راستباز، محبت کیے گئے اور مقبول ہیں۔

ایمان کا قدم اُٹھانے کی مثال:

"خُداوند، میں جانتا ہوں کہ میں تیری نظر میں ایک نئی مخلوق ہوں، لیکن مجھے تیری ضرورت ہے کہ تُو مزید مجھے قائل کرے کہ میں وہی ہوں جو تُو کہتا ہے، اور تُو نے مجھے اپنی نظر عطا کی ہے تا کہ میں دیکھ سکوں کہ اُس جسمانیت کی حفاظت کی اب کوئی ضرورت نہیں جو مر چکی ہے۔"

3۔ خُداوند سے دُعا کریں کہ وہ آپ کے اندر موجود ہر اُس خوف کو بدل دے جو آپ کو ذاتی تحفظ پر مجبور کرتا ہے، تا کہ آپ دوسروں سے محبت کر سکیں۔

مُحبّت میں خَوف نہیں ہوتا بلکہ کامِل مُحبّت خَوف کو دُور کر دیتی ہے کیونکہ خَوف سے عذاب ہوتا ہے اور کوئی خَوف کرنے والا مُحبّت میں کامِل نہیں ہُؤا۔ 1-یُوحنّا 4:18

خُداوند کو تلاش کرنے میں ارادے کے ساتھ رہیں تا کہ وہ آپ کے ہر خوف کو اپنی محبت سے بدل دے۔ میں اِسے "مقدس تبدیلی" کہتا ہوں۔ ایک مثال سے وضاحت کرتا ہوں: اگر آپ ایک گلاس میں جو گندے پانی سے بھرا ہو، مسلسل صاف پانی ڈالتے رہیں، تو کیا ہو گا؟ آخرکار صاف پانی گندے پانی کو باہر نکال دے گا۔ بالکل اسی طرح، جب ہم مسیح کی اگاپے محبت سے مسلسل جُڑے رہتے ہیں، تو وہ آہستہ آہستہ ہمارے ہر خوف کو نکال کر اُس کی جگہ لے لیتی ہے۔

ایمان کا قدم اُٹھانے کی مثال:

"خُداوند، میں تجھ سے دُعا کرتا ہوں کہ تُو میرے ہر خوف کو اپنی اگاپے محبت سے بدل دے۔ مجھے خوف اور ذاتی تحفظ کے رویے سے نکال کر دوسروں سے محبت کرنے میں لے آ۔"

4۔رُوح القدس سے دُعا کریں کہ وہ آپ پر ظاہر کرے کہ وہ کہاں آپ کی سوچ، ایمان، رویے، اور دوسروں سے محبت کرنے کی آمادگی کو تبدیل کر رہا ہے۔

اَے خُدا! میرے اندر پاک دِل پَیدا کر اور میرے باطِن میں از سرِ نو مستقیم رُوح ڈال۔ زبور 10:51

جب ہم دوسروں کو مسیح کی نظر سے دیکھنے کے اس سفر پر گامزن ہوتے ہیں، تو میرا ایمان ہے کہ یہ بہت ضروری ہے کہ ہم رُوح القدس سے دُعا کریں کہ وہ ہمیں یہ ظاہر کرے کہ کب ہمارے خیالات محبت بھرے ہیں اور کب عدالت پر مبنی ہیں۔ کب ہم کسی سے محبت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور کب ہم اُس کی عدالت کر رہے ہیں۔ جب ہم اُس پر انحصار کرتے ہیں، تو وہ مسلسل ہماری سوچ کو نیا بناتا ہے، ہمارے دل کو تبدیل کرتا ہے، اور ہمیں ویسی محبت کرنا سکھاتا ہے جیسی وہ خود کرتا ہے۔ اس لیے اُس سے دُعا کریں کہ وہ آپ پر ظاہر کرے کہ وہ آپ میں کیسے تبدیلی لا رہا ہے۔

ایمان کا قدم اُٹھانے کی مثال:

"رُوح القدس، میں تجھ سے دُعا کرتا ہوں کہ تُو مجھے دکھا کہ تُو میرے دل میں کہاں کام کر رہا ہے۔ جب میرے اندر کسی شخص کے بارے میں کوئی بدلا ہوا خیال، ایمان، یا رویہ پیدا ہو رہا ہو، تو تُو مجھ پر ظاہر کر۔"

جب آپ لوگوں کو یسوع کی نظر سے دیکھنا شروع کریں گے تو اس کے کیا نتائج ہوں گے؟

1. آپ خود کو دوسروں کی عدالت کرتے ہوئے نہیں پائیں گے، کیونکہ آپ نے جو خانے ان کے لیے بنائے تھے، اُن کی بنیاد ختم ہو چکی ہو گی۔
2۔ خُداوند آپ کی ذہنی آنکھوں کی دھند کو دُور کر دے گا، اور آپ لوگوں کو ایسی محبت کے لائق دیکھیں گے جو اگاپے محبت کہلاتی ہے۔
3۔ رُوح القدس کے اشارے پر، آپ ان خیالات کو قید کرنے لگیں گے جو عدالت، ملامت یا خود ساختہ راستبازی پر مبنی ہوں گے۔
4۔ آپ ظاہری باتوں سے آگے دیکھ کر لوگوں کے دلوں کو دیکھنے لگیں گے۔
5۔ جیسے جیسے رُوح القدس آپ کو آپ کی نئی پہچان کا قائل کرے گا، آپ اپنے اندر زیادہ آسودہ محسوس کریں گے اور ذاتی تحفظ کی کوشش کم کرتے جائیں گے۔
6۔ آپ کی اندرونی تبدیلی کا نتیجہ دوسروں کے لیے بڑھتی ہوئی محبت، فضل اور ہمدردی کی صورت میں ظاہر ہو گا۔

آپ ہر شخص میں روحانی قابلیت کو دیکھنے لگیں گے۔

روحانی قابلیت سے میری مراد یہ ہے کہ دوسرے لوگ روحانی طور پر کہاں تک پہنچ سکتے ہیں، اگر وہ مسیح کو اپنی زندگی سمجھ کر اُس میں سمجھداری، ایمان اور فرمانبرداری سے چلیں۔

میرے لیے یہ آسان ہوتا ہے کہ میں کسی شخص کی قابلیت کو دیکھ سکوں اگر وہ سچائی کا طالب ہو اور خُدا کی تلاش میں ہو۔ لیکن مجھے مشکل اس وقت ہوتی ہے جب کوئی شخص اپنے جسمانی عقیدے کے مطابق زندگی گزار رہا ہو اور اپنی زندگی میں خُدا کے کام کو رد کر رہا ہو۔

تاہم، خُدا نہ صرف حال کو دیکھتا ہے بلکہ وہ ہر شخص میں روحانی قابلیت کو بھی دیکھتا ہے، چاہے وہ اُس کی تلاش میں ہو یا اُس کی مزاحمت کر رہا ہو۔ خُدا اپنی کامل علمیت (علمِ کامل) کی وجہ سے یہ دیکھ سکتا ہے کہ اگر کوئی شخص اُسے اپنی زندگی کا سرچشمہ مان کر اُس میں جینا چُن لے، تو اُس کی زندگی کہاں تک پہنچ سکتی ہے۔ اُس نے ہمیں اپنے کلام میں کئی لوگوں کی کہانیاں بطور مثال دی ہیں۔

ہم یہ خُدا کے اُس رویے میں دیکھتے ہیں جو اُس نے ہکلاتے ہوئے موسیٰ کے ساتھ رکھا، جو خود کو اپنی قوم کو مصر سے نکالنے کے لیے بالکل نااہل سمجھتا تھا۔ خُدا نے ابرہام کی روحانی قابلیت کو اُس کے شک کے درمیان بھی دیکھا، جب اُس نے ہاجرہ کے ساتھ ہمبستری کا فیصلہ کیا۔ حتیٰ کہ جدعون کے ساتھ بھی، جب وہ مدیانیوں کا سامنا کرتے وقت خوف سے مفلوج ہو گیا اور اُس نے بار بار نشانی مانگی، تب بھی خُدا نے اُس میں روحانی قابلیت دیکھی۔ پطرس کی بات ہو تو کیا آپ تصور کر سکتے ہیں کہ کتنی بار یسوع نے سر ہلایا ہو گا جب پطرس سب سے عجیب باتیں کہتا تھا یا جب وہ دوسرے شاگردوں کے سامنے پانی پر چل کر اپنی بڑائی دکھا رہا تھا؟ حتیٰ کہ ان لمحوں میں بھی یسوع نے پطرس میں وہ قابلیت دیکھی جو آج ہمیں اُس کے خطوط پڑھتے وقت نظر آتی ہے۔

میں خود اپنی زندگی کو دیکھتا ہوں جب میں مکمل مایوسی میں تھا اور خودکشی کے خیالات کا شکار تھا۔ مجھے کوئی اُمید نظر نہیں آ رہی تھی، کوئی مستقبل نہیں دکھائی دے رہا تھا۔ لیکن خُدا نے اُس وقت کیا دیکھا؟ **قابلیت**۔ خُدا بالکل بھی نہیں گھبرایا، کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ میں اپنی زندگی کے اختتام پر نہیں بلکہ ایک ایسے موڑ پر ہوں جو ابدیت کا رُخ بدل دے گا اور میری زندگی کو ہمیشہ کے لیے تبدیل کر دے گا۔ کیا آپ ایک لمحے کے لیے پیچھے دیکھ سکتے ہیں، ایسا وقت یاد کر سکتے ہیں جب آپ نے اپنے اندر بہت کم قابلیت یا اُمید دیکھی ہو، اور پھر آج آپ مسیح میں زندگی کا تجربہ کر رہے ہوں؟

خُداوند مجھے میری کہانی یاد دلاتا ہے تاکہ یہ بتا سکے کہ وہ چاہتا ہے کہ میں (اور آپ بھی) ہر شخص میں روحانی قابلیت کو دیکھیں، چاہے وہ ایمان لائے ہوں یا نہ لائے ہوں۔ ہو سکتا ہے وہ ابھی نجات یافتہ نہ ہوں، یا نجات پانے کے باوجود خُدا کی مزاحمت کر رہے ہوں۔ شاید وہ آپ کو رد کر رہے ہوں یا آپ سے منہ موڑ چکے ہوں۔ **لیکن کسی شخص کی روحانی حالت کچھ بھی ہو، جب تک وہ زندہ ہے، اُس میں قابلیت اور اُمید موجود ہے۔** اگر ہم کسی خاص شخص کے ساتھ اس بنیاد پر محبت نہ کریں یا خود کو محفوظ رکھنے کے رویے اختیار کریں کہ وہ روحانی طور پر کہاں کھڑا ہے، تو ہم خود کو اُس خدمت سے الگ کر دیتے ہیں جس کے ذریعے خُدا اُن کی زندگی میں تبدیلی لانا چاہتا ہے۔

دیکھیے، خُدا چاہتا ہے کہ ہم دوسروں کی روحانی قابلیت کے تجربے میں شریک ہوں۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم اُن کی تبدیلی کے عمل میں اُس کے ساتھ شامل ہوں۔ لیکن ہم یہ کام اُس وقت نہیں کر سکتے جب ہم اُن کی عدالت کر رہے ہوں، اُنہیں رد کر رہے ہوں، یا اُن کے پیچھے جانے سے انکار کر رہے ہوں۔ جیسے وہ باپ اپنے مسرف بیٹے کی طرف دوڑ کر گیا، ویسے ہی ہمارا آسمانی باپ ہماری طرف دوڑتا ہے۔ وہ ہماری مزاحمت یا انکار سے رکتا نہیں۔ وہ بار بار آتا ہے کیونکہ وہ ہم میں قابلیت دیکھتا ہے۔ **اور کیا ہم شکرگزار نہیں کہ وہ ایسا کرتا ہے؟** میری اُس روحانی قابلیت کو تجربہ کرنے کا ایک حصہ یہ تھا کہ خُدا نے میری زندگی میں ایسے ایمانداروں کو بھیجا جنہوں نے مجھ میں وہ روحانی قابلیت دیکھی۔ میں اُن کے لیے ہمیشہ شکرگزار رہوں گا، کیونکہ یہ سوچ کر بھی دل کانپ جاتا ہے کہ اگر وہ میری زندگی میں سرمایہ کاری کرنے کے لیے تیار نہ ہوتے تو آج میں کہاں ہوتا۔

لہٰذا، خُداوند سے دُعا کریں کہ وہ آپ کو ایسی آنکھیں دے جو ہر شخص میں روحانی قابلیت کو دیکھ سکیں، اور آپ کو آمادہ کرے کہ آپ اُس کے وسیلہ بنیں تاکہ وہ قابلیت ظاہر ہو سکے۔ سوچیں ذرا، خُدا آپ کو کسی اور کی زندگی میں ایک **ابدی سرمایہ کاری** کرنے کے لیے استعمال کر سکتا ہے، جو اُس شخص کی تقدیر کو ہمیشہ کے لیے بدل دے گی۔

آپ لوگوں کو روحانی "ہیروں" کے طور پر دیکھنے لگیں گے۔

مَیں تیرا شُکر کرُوں گا کیونکہ مَیں عجِیب و غرِیب طَور سے بنا ہُوں تیرے کام حَیرت انگیز ہیں۔ میرا دِل اِسے خُوب جانتا ہے۔ زبور 14:139

اس آیت میں "عجیب و غریب طور پر (fearfully)" کا مطلب ہے حیرت زدہ ہونا یا دنگ رہ جانا۔ تو کیا یہ ممکن ہے کہ خُدا آپ کو اور اُن سب کو جنہیں اُس نے پیدا کیا ہے، حیرت انگیز اور قابلِ تعظیم مخلوق کے طور پر دیکھتا ہے؟ جی ہاں، یہ ظاہر کرتا ہے کہ خُدا ہمیں حیرت اور عظمت کے ساتھ دیکھتا ہے۔ جیسے ہم اُس کے لیے قیمتی اور بیش قیمت روحانی "ہیرے" ہوں۔

جب آپ کسی ہیرے کو دیکھتے ہیں تو آپ کیا محسوس کرتے ہیں؟سب سے پہلے، آپ دیکھتے ہیں کہ وہ **کئی زاویوں** (multi-faceted) سے چمکتا ہے۔ اور ہر ہیرے کی ساخت ایک جیسی نہیں ہوتی۔ ہر ہیرے کا کٹ تھوڑا مختلف ہوتا ہے،

جو اُس کی چمک (سفید روشنی)، رنگین روشنی (fire) ، اور جھلک (sparkle) کو مکمل طور پر بدل دیتا ہے۔ جب آپ سورج کی روشنی میں ہیرے کو دیکھتے ہیں تو کیا آپ نے محسوس کیا کہ ہر زاویہ سے دیکھنے پر اُس کی چمک اور جھلک مختلف نظر آتی ہے؟

جب ہم لوگوں کو "روحانی" ہیرے کے طور پر دیکھنے لگتے ہیں، تو ہمیں یہ دکھائی دینے لگتا ہے کہ ہر شخص خُدا کے ہاتھ سے منفرد انداز میں تراشا گیا ہے تاکہ وہ اپنی انفرادی شخصیت کے ذریعے خُدا کے جلال کی جھلک دکھا سکے۔ خُدا مسلسل ہماری زندگیوں کو تراش رہا ہے، ڈھال رہا ہے تاکہ ہم دوسروں سے محبت کرنے والے بن سکیں۔ لہٰذا، یسوع کی آنکھوں سے دیکھنے کا مطلب یہ ہے کہ ہم لوگوں کو بھی ویسی ہی حیرت سے دیکھیں جیسے خُدا ہمیں دیکھتا ہے۔

لوگوں کی موجودگی میں رہنے کی مشق کرنا:

Mike Mason اس بارے میں یوں کہتے ہیں:

"اس بات کی علامت کہ ہم دوسروں کی موجودگی میں رہنے کی مشق کر رہے ہیں، یہ ہے کہ وہ ہمارے لیے بے حد قیمتی بننے لگتے ہیں۔ اُن کی آواز کی گونج، اُن کی آنکھوں کا انداز، اُن کے چہرے کے چھوٹے سے چھوٹے تاثرات اور عادات، جن سے محبت کرتے ہیں، اُن کے بارے میں ہر چھوٹی چیز عظیم ترین فن پاروں سے بھی زیادہ بامعنی اور پُرکشش ہو جاتی ہے۔"

جب ہم دوسروں کو مسیح کی محبت سے دیکھنے لگتے ہیں، تو خُدا چاہتا ہے کہ ہم اپنے دل کی وہ کہانیاں لکھنا شروع کریں جن میں اُس کی محبت ہمارے ذریعے دوسروں کے لیے ظاہر ہو، اور ہمارا عدالتی رویہ اُس محبت کے سامنے ہار مان لے۔ کیونکہ آخر کار یہ زندگی اُسی ناقابلِ فہم، غیر مشروط اور ابدی محبت کے بارے میں ہے جس سے خُدا ہمیں چاہتا ہے، جیسا کہ پولس رسول نے 1-کرنتھیوں 13 باب 1 سے 3 آیات میں بیان کیا ہے۔

اگر مَیں آدمیوں اور فرِشتوں کی زُبانیں بولُوں اور مُحبّت نہ رکھُوں تو مَیں ٹھنٹھناتا پِیتل یا جھنجھناتی جَھانجھ ہُوں۔۔ اور اگر مُجھے نبُوّت مِلے اور سب بھیدوں اور کُل عِلم کی واقفِیت ہو اور میرا اِیمان یہاں تک کامِل ہو کہ پہاڑوں کو ہٹا دُوں اور مُحبّت نہ رکھُوں تو مَیں کُچھ بھی نہیں۔۔ اور اگر اپنا سارا مال غرِیبوں کو کِھلا دُوں یا اپنا بدن جلانے کو دے دُوں اور مُحبّت نہ رکھُوں تو مُجھے کُچھ بھی فائِدہ نہیں۔ 1-کُرِنتھِیوں باب 13 آیات 1 تا 3

سبق نمبر 3

معموری اور خدمت

پہلا دِن

تعارف

مسیح کی معمور زندگی کا ایک بنیادی پہلو دوسروں کی خدمت کرنا ہے۔ تاہم، میری ذاتی زندگی کے تجربے اور اُن بہت سے مسیحیوں کے تجربات کے بعد جن سے میری بات ہوئی ہے، میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ خدمت کے بارے میں بہت سی غلط فہمیاں سکھائی گئی ہیں۔ اسی لیے میں سمجھتا ہوں کہ یہ نہایت ضروری ہے کہ ہم نہ صرف یہ دیکھیں کہ خدمت مسیح میں کیسی نظر آتی ہے بلکہ ان غلط فہمیوں کو بھی دور کریں جو خدمت سے متعلق پائی جاتی ہیں۔

ہمیں "کلام پر عمل کرنے والے" ہونا ہے۔

لیکن کلام پر عمل کرنے والے بنو نہ محض سُننے والے جو اپنے آپ کو دھوکا دیتے ہیں۔ یعقوب 22:1

جب آپ نے "مسیح میں تبدیل شدہ زندگی بسر کریں" سیریز کے پہلے تین حصے پڑھے ہوں گے، تو آپ نے یہ سوچا ہو گا کہ ہم نے مسیحی زندگی کے "عمل" کے بجائے "ہونے / ہم کون ہیں" پر کیوں زور دیا ہے۔ یاد رکھیں کہ "ہونے / ہم کون ہیں" اس بات کے بارے میں ہے کہ روح القدس میرے اندر کیا کر رہا ہے تاکہ مجھے مسیح کی مانند بنائے۔ مسئلہ جو میں نے زیادہ تر مسیحیوں میں پایا ہے وہ یہ ہے کہ اُنہیں مسیحی زندگی کے "عمل" کی تعلیم دی جاتی ہے بغیر اس حقیقت کو سمجھے کہ "ہونے / ہم کون ہیں" کیا ہے۔ یہاں "عمل" اور "مسیح میں ہونے" کے درمیان ایک اہم سچائی ہے۔

عمل کرنا" (یعنی خدمت) ہمیشہ "مسیح میں ہونا" سے نکلنا چاہیے۔"

اگر "عمل" "مسیح میں ہونے" سے نہیں نکلتا تو ہماری خدمت کرنے کی ترغیب غلط ہو گی۔ (میں "مسیح میں ہونا" کی سادہ تعریف یہ کرتا ہوں: ہر لمحہ مسیح پر انحصار کرتے ہوئے جینا)۔ فرض کی بنیاد پر جینا یہ مطلب رکھتا ہے کہ آپ مسلسل اپنی مسیحی زندگی ایک فہرست کے مطابق گزاریں گے جس میں وہ کام شامل ہوں گے جو آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کو خُدا کے لیے کرنے چاہییں۔ یہ وہ کچھ باتیں ہیں جو مجھے سکھائی گئیں کہ خدمت کرنے کے لیے مجھے لازماً کرنا ہے:

- کلیسیا کو دینا۔
- ایک راستباز مسیحی کے طور پر نیک نمونہ پیش کرنا۔
- گمشدہ لوگوں کو خوشخبری سنانا۔
- دوسروں کی شاگرد بنانا ہے۔

یہ سب باتیں بائبلی ہیں، لیکن ایک مسیحی کے طور پر تیس سالوں تک میں نے اوپر دی گئی تمام باتیں ایک "کلام پر عمل کرنے والے" کے طور پر محض فرض کی ادائیگی کے طور پر کیں۔ میں یہ سب کچھ اس لیے کرتا رہا کیونکہ مجھے لگتا تھا کہ اگر میں یہ کروں گا تو خُدا مجھ سے خوش ہو گا، اور میری زندگی قیمتی اور بامقصد ہو گی۔ سچ یہ ہے کہ اگر خدمت "مسیح میں ہونے" سے نہ نکلے تو وہ خدمت محض ایک فرض بن کر رہ جاتی ہے۔ لہٰذا، آیئے خدمت کے بارے میں سچائی کو دیکھتے ہیں۔

خدمت کیا ہے؟

خدمت کو سادہ الفاظ میں یوں بیان کیا جاسکتا ہے:

جو کچھ خُدا ہمارے اندر کر رہا ہے، اُس کے معموری کے نتیجے میں وہ ہمارے ذریعے جو کچھ انجام دے رہا ہے، وہی خدمت ہے۔

ہم نے پہلی کتاب میں یہ سیکھا تھا کہ ہماری زندگیوں کو بدلنے کا سرچشمہ خُدا ہی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ خدمت کرنے کے لیے بھی خُدا ہی ہمارا سرچشمہ ہے۔ یاد رکھیں کہ ہم نے یہ بات کی تھی کہ مسیحی زندگی وہ زندگی نہیں ہے جو ہم خُدا کے لیے گزارتے ہیں، بلکہ وہ زندگی ہے جو ہم خُدا کے وسیلہ سے گزارتے ہیں۔ خدمت کے ساتھ بھی یہی اصول لاگو ہوتا ہے۔ پولس اس کی تصدیق رومیوں 18:15 میں کرتا ہے:

کیونکہ مُجھے اَور کِسی بات کے ذِکر کرنے کی جُرأت نہیں سِوا اُن باتوں کے جو مسیح نے میری وساطت سے کِیں۔ رُومیوں 18:15

خدمت وہ نہیں جو ہم خُدا کے لیے کرتے ہیں۔ بلکہ یہ اس کا نتیجہ ہے جو وہ ہمارے ذریعے کرتا ہے جب ہم اُس سے حاصل شدہ زندگی گزار رہے ہوتے ہیں۔

لہٰذا، جس طرح ہم مسیحی زندگی خُدا سے حاصل کر کے گزارتے ہیں، اسی طرح ہم خدمت بھی اُسی سے حاصل کر کے کرتے ہیں۔ ایک اور انداز میں یوں کہا جاسکتا ہے کہ اصل "عمل" خُدا کرتا ہے جب وہ ہمارے ذریعے خدمت کرتا ہے۔ آیئے اب خدمت کے بارے میں کچھ اور غلط فہمیوں کو دیکھتے ہیں اور اُن سے متعلق سچائی کو جانتے ہیں۔

خدمت کے بارے میں دیگر غلط فہمیاں

ذیل میں خدمت کے بارے میں دیگر غلط فہمیاں دی گئی ہیں:

1. خدمت صرف کسی مخصوص خدمت میں شامل ہونے کو کہا جاتا ہے جیسے کہ انجیل کی منادی، غریبوں کو کھانا کھلانا، ہسپتال کی عیادت کرنا وغیرہ۔
2. خدمت صرف وہی ہے جو ہم کرتے ہیں۔ اگر ہم سرگرمی سے انجیل کی منادی، شاگردی یا کسی کی مدد نہیں کر رہے، تو گویا ہم خدمت نہیں کر رہے۔
3. خدمت صرف مخصوص اوقات میں کی جاتی ہے۔ مثال کے طور پر، ہم بدھ کی شام کو ہسپتال کی عیادت کریں گے، یا ہفتے کو شہر کے اندرونی علاقوں میں جا کر انجیل کی منادی کریں گے۔
4. خدمت صرف ہماری روحانی نعمتوں کے مطابق ہی کی جاسکتی ہے۔

جب ہم اس سبق کو آگے بڑھائیں گے تو ہمیں ان غلط فہمیوں کے بارے میں سچائی معلوم ہو گی۔

سوال: آپ کو خدمت (Ministry) کے بارے میں کیا سکھایا گیا ہے؟ کیا اوپر دی گئی غلط فہمیاں ان باتوں سے ملتی ہیں جو آپ نے خدمت کے بارے میں سیکھی ہیں؟

دُوسرا دِن

نیک اعمال کے بارے میں حقیقت:

ہم نئے عہد نامے میں "اچھے / نیک کاموں" کے بارے میں بارہا پڑھتے ہیں۔ آیئے سب سے پہلے ایک اچھے کام کی تعریف کریں:

نیک کام

کوئی بھی کام جو خُدا سے شروع ہو اور خُدا کی زندگی اور قدرت پر انحصار کرتے ہوئے آپ کے ذریعے انجام دیا جائے۔

اس تعریف کی بنیاد پر آیئے نیک کاموں کے بارے میں کچھ دیگر اہم حقائق پر نظر ڈالتے ہیں۔

1. **خُدا ہم میں سے ہر ایک کے ذریعے نیک کام کرنا چاہتا ہے۔**

اور نیکی کریں اور اچھّے کاموں میں دَولت مند بنیں اور سخاوت پر تیّار اور اِمداد پر مُستعِد ہوں۔ 1- تِیمُتھِیُس 18:6

ہمارے لیے نیک کام مقرر ہیں جنہیں خُدا ہمارے ذریعے پورا کرنا چاہتا ہے۔

2. **خُدا نے ازل سے ہمارے لیے نیک کام تیار کیے ہیں جو ہمیں کرنے ہیں۔**

افسیوں باب 2 آیت 10 میں لکھا ہے:

کیونکہ ہم اُسی کی کارِیگری ہیں اور مسِیح یِسُوع میں اُن نیک اَعمال کے واسطے مخلُوق ہُوئے جِن کو خُدا نے پہلے سے ہمارے کرنے کے لِئے تیّار کیا تھا۔

ذرا ایک لمحے کے لیے غور کریں۔ ہر وہ کام جو خُدا آپ کے ذریعے کرنا چاہتا ہے، وہ پہلے ہی سے تیار کیا جا چکا ہے۔ یہ وہ اعمال ہیں جو خُدا کی طرف سے شروع ہوتے ہیں اور جو وہ اپنے خود مختار منصوبے کے حصے کے طور پر پورے کرنا چاہتا ہے۔ چونکہ خُدا نے آپ کے اور میرے لیے اچھے اعمال کو ازل سے تیار کیا ہے، اس لیے ہمیں خود سے اچھے کاموں کو سوچنے یا ان کا سرچشمہ بننے کی ضرورت نہیں۔ ایک اور اہم بات یہ ہے کہ اگر آپ کے لیے تمام اعمال پہلے سے ہی تیار کیے جا چکے ہیں، تو آپ کو کوئی "نئے "کام تخلیق کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

آپ کو صرف اُن کاموں کو دریافت کرنا ہے جو پہلے سے تیار کیے گئے ہیں۔

جو مسئلہ میں بہت سی کلیسیاؤں اور انفرادی مسیحیوں میں دیکھتا ہوں وہ یہ ہے کہ وہ نئے اعمال تخلیق کر رہے ہیں بجائے اس کے کہ وہ اُن اعمال کو دریافت کریں جو خُدا نے پہلے سے ہی تیار کیے ہیں۔

آپ کے لیے خُدا کی طرف سے تیار کیے گئے اعمال کو آپ کیسے دریافت کرتے ہیں؟

1. **خُدا سے دُعا کریں کہ وہ آپ پر آپ کے اعمال ظاہر کرے۔**

خُدا عام طور پر آپ کے خیالات کے ذریعے آپ کے لیے اپنے اعمال کو ظاہر کرتا ہے۔ لہٰذا، خُداوند سے دُعا کریں کہ وہ آپ کے لیے مخصوص اعمال کو آپ کے خیالات کے ذریعے ظاہر کرے۔

2. **خُدا لوگوں کے ذریعے بھی بات کر سکتا ہے۔**

ذاتی طور پر، خُدا نے میرے ساتھ مخصوص افراد کے ذریعے بات کی تاکہ مجھے اُس کے تیار کردہ اعمال کی طرف رہنمائی دے اور میرے اپنے "بنائے گئے" اعمال سے ہٹائے۔ اہم بات یہ ہے کہ اگر خُدا کسی اور کے ذریعے بات کر رہا ہو تو اُس کی آواز کو سننے کے لیے تیار رہیں۔

3. **خُدا اپنے کلام کے ذریعے بھی بات کرتا ہے۔**

آپ کو بائبل میں اپنے لیے کوئی مخصوص عمل شاید نہ ملے، لیکن میں نے خود یہ تجربہ کیا ہے کہ خُداوند نے اپنے کلام کو استعمال کرتے ہوئے مجھے اپنے کاموں کی طرف رہنمائی دی ہے۔

4. **خُدا حالات کے ذریعے بھی بات کرتا ہے۔**

مثال کے طور پر، میں سمجھ رہا تھا کہ مجھے ایک مخصوص چرچ کے ساتھ کام کرنا چاہیے لیکن جب اُنہوں نے میرے ساتھ کام کرنے میں دلچسپی ظاہر نہ کی تو خُدا نے وہ دروازہ بند کر دیا۔ یاد رکھنے کی سب سے اہم بات یہ ہے:

نئے کام تخلیق کرنے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ آپ کے لیے تمام کام پہلے ہی تخلیق کیے جا چکے ہیں۔

1. **کیا یہ کام خُدا کا کام ہے یا صرف ایک اچھا خیال؟**

یِسُوع نے اُس سے کہا کہ راہ اور حق اور زِندگی مَیں ہُوں۔ کوئی میرے وسِیلہ کے بغَیر باپ کے پاس نہیں آتا۔ یُوحنّا 6:14

ہم اپنے نیک اعمال کے لیے خُدا کو ہی سرچشمہ مانتے ہیں۔ اگر یہ سچ ہے تو، میں آپ سے ایک سوال پوچھتا ہوں: آپ کو کتنے اعمال خود سے سوچنے کی ضرورت ہے؟

اس سوال کا جواب ہے: **بالکل بھی نہیں!** تاہم، آج کل بہت سی کلیسیاؤں میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ وہ نیک خیالات یا ایسے اعمال خود سے پیدا کرنے کی کوشش کرتی ہیں جنہیں وہ ضروری سمجھتی ہیں۔ مسئلہ یہ ہے کہ ان کے بہت سے خیالات اور پروگرام انسان مرکز اور انسان کے بنائے ہوئے ہوتے ہیں۔ یوں ہوتا ہے کہ ایک "اچھے خیال" کو "خُدا کا خیال" بنا دیا جاتا ہے حالانکہ خُدا اُس میں شامل نہیں ہوتا۔

میں اس بات کو واضح کرنے کے لیے اپنی ذاتی مثال پیش کرنا چاہتا ہوں۔ ہماری خدمت کا مرکز یہ ہے کہ مسیحیوں کو مکمل طور پر مسیح کی کفایت سے جینا سکھایا جائے۔ ہر دن جب میں جاگتا ہوں تو یہی سوچتا ہوں کہ اس مقصد کو کیسے حاصل کیا جائے۔ میرے پاس بہت سے اچھے خیالات ہوتے ہیں کہ کیا لکھوں، کیا بیان کروں، یا مسیحیوں کی تربیت کیسے کروں کہ وہ مسیح سے جینا سیکھیں۔ لیکن اگرچہ یہ تمام خیالات اچھے ہو سکتے ہیں، ضروری نہیں کہ یہ سب خُدا کی طرف سے ہوں۔

اس بات کو واضح کرنے کے لیے سب سے مؤثر واقعہ یہ ہے کہ مجھے لگا کہ "سان انتونیو" کے ایک چرچ میں ایک کانفرنس میں تعلیم دینا ایک "اچھا" خیال ہے۔ چرچ نے مجھے اپنی عمارت استعمال کرنے دی اور کانفرنس کی تشہیر میں بھی مدد کی۔ بظاہر سب کچھ ایسا لگ رہا تھا جیسے یہ سب خُدا کی طرف سے ہو۔ لیکن جب میں اُس صبح چرچ کی طرف جا رہا تھا، تقریباً دس منٹ کے فاصلے پر، خُداوند نے میرے ذہن میں ایک خیال ڈالا جیسے اُس نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھا ہو اور کہا: "یہ کانفرنس میرا خیال نہیں تھا۔" میں فوراً گاڑی سڑک کے کنارے روک کر بہت گہری ندامت محسوس کرنے لگا۔ میں نے خُداوند سے پوچھا کہ کیا وہ چاہتا ہے کہ میں کانفرنس منسوخ کر دوں؟ اُس نے کہا: "نہیں، لیکن صرف ریکارڈ کے لیے، یہ میرا خیال نہیں تھا۔" اپنے فضل میں، اُس نے مجھے کانفرنس کی تعلیم دینے کی اجازت دی، لیکن یہ ایک سنجیدہ یاددہانی تھی کہ ہر اچھا خیال خُدا کا خیال نہیں ہوتا۔

لہٰذا، میری جدوجہد برے خیالات اور اچھے خیالات کے درمیان نہیں ہے۔ اصل جدوجہد یہ ہے کہ مجھے سمجھ آسکے کہ کون سا خیال خُدا کی طرف سے ہے اور کون سا میرا اپنا ہے۔ تو پھر ہم کیسے جان سکتے ہیں کہ کوئی خیال ہمارا اپنا اچھا خیال ہے یا وہ خُدا کا خیال ہے؟

2. روح القدس ظاہر کرے گا کہ آیا یہ ایک اچھا خیال ہے یا خُدا کا خیال۔

ہم جانتے ہیں کہ روح القدس ہمارے ذہن میں آنے والے خیالات کے ذریعے ہمیں اُن نیک کاموں کا انکشاف کر سکتا ہے جنہیں وہ ہمارے ذریعے انجام دینا چاہتا ہے۔ ہم اس سچائی کو درج ذیل آیات میں دیکھتے ہیں۔

لیکن ہم پر خُدا نے اُن کو رُوح کے وسیلہ سے ظاہر کیا کیونکہ رُوح سب باتیں بلکہ خُدا کی تہہ کی باتیں بھی دریافت کر لیتا ہے۔ 1-کُرنتھیوں 10:2

مگر ہم نے نہ دُنیا کی رُوح بلکہ وہ رُوح پایا جو خُدا کی طرف سے ہے تاکہ اُن باتوں کو جانیں جو خُدا نے ہمیں عنایت کی ہیں۔ 1-کُرنتھیوں 12:2

لہٰذا، جب خدمت کے لیے کوئی خیال ذہن میں آئے تو ہمیں بس روح القدس سے یہ پوچھنا ہے کہ آیا یہ خیال ایک "اچھا" خیال ہے یا "خُدا کا" خیال ہے۔ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ جو غلطی میں نے اپنی کہانی میں کی وہ یہ تھی کہ میں نے یہ فرض کر لیا کہ یہ کانفرنس اُن "نیک کاموں" میں سے ایک ہے جو خُدا نے میرے لیے پہلے سے تیار کیے ہیں۔ یہ مسئلہ، یعنی کسی اچھے خیال کو خُدا کا خیال سمجھ لینا۔ میں نے بہت سے کلیسیائی عملے اور دیگر مسیحیوں میں دیکھا ہے۔ اس لیے اصل بات یہ ہے کہ:

روح القدس سے دُعا کریں کہ وہ آپ پر ظاہر کرے کہ آیا آپ کا کام یا خیال اُس کی طرف سے ہے۔

یہ مفروضہ نہ قائم کریں کہ ہر "اچھا" خیال لازماً خُدا کا خیال ہے۔

خُدا سے بات چیت کریں: ایک "مقدس عادت" اختیار کریں کہ آپ ہر بار روح القدس سے یہ پوچھیں کہ آیا آپ کے خیالات یا کام واقعی اُس کی طرف سے ہیں یا نہیں۔

3. نیک اعمال فطری نہیں بلکہ مافوق الفطرت (Supernatural) ہوتے ہیں۔

خدمت کے حوالے سے، ایک مافوق الفطرت کام وہ ہے جو صرف خُدا ہی سرانجام دے سکتا ہے اور جس کی کوئی انسانی وضاحت نہیں ہو سکتی۔ ہم نے اپنی ذاتی تبدیلی کے حوالے سے مافوق الفطرت کام پر بات کی ہے، لیکن مافوق الفطرت کام اُس خدمت کو بھی ظاہر کرتا ہے جو خُدا آپ کے ذریعے کرتا ہے۔ جب آپ اُس پر انحصار کرتے ہیں کہ وہ آپ کے ذریعے کام کرے تو اُس کی مافوق الفطرت زندگی اور قدرت آپ کے وسیلہ سے دوسرے شخص کو تبدیل کرنے کے لیے جاری ہوتی ہے۔ اگر وہ خُدا کا مافوق الفطرت کام نہیں ہے، تو وہ انسان کا "مُردہ عمل" بن جاتا ہے۔ آیئے اب مُردہ عمل کا مطلب دیکھتے ہیں۔

4۔نیک اعمال کی ایک کلید ہے:

عمل (ACT) بمقابلہ رویہ (ATTITUDE) جب میں "عمل" کہتاہوں تو میرا مطلب ہے وہ نیک کام یا خدمت جو خُداوند نے ہمارے لیے پہلے سے تیار کی ہے۔ ہم سب خدمت کے اعمال جیسے کہ خوشخبری سنانا، شاگرد بنانا وغیرہ انجام دے سکتے ہیں۔ لیکن جس چیز کو سمجھنا نہایت ضروری ہے وہ یہ ہے کہ جس رویے کے ساتھ ہم یہ کام کرتے ہیں، وہ خود کام جتنا ہی اہم ہے۔

خدمت کے تمام اعمال ایسے رویے کے ساتھ کیے جانے چاہییں جو مکمل انحصار (DEPENDENCE) پر مبنی ہو۔

ہم نے پچھلے حصے میں دیکھا کہ نیک عمل وہ ہوتا ہے جو خُدا پر انحصار کرتے ہوئے انجام دیا جائے۔ لہٰذا، جب آپ خدمت کریں تو یہ یقینی بنائیں کہ آپ وہ خدمت انحصار کے رویے کے ساتھ کر رہے ہیں، ورنہ وہ کام مردہ عمل (dead work) بن جائے گا۔

مُردہ عمل / کام کیا ہے؟

کوئی بھی کام جو خُدا کی طرف سے شروع نہ کیا گیا ہو یا جو خُدا سے الگ ہو کر کیا گیا ہو۔

پس آؤ مسیح کی تعلیم کی اِبتدائی باتیں چھوڑ کر کمال کی طرف قدم بڑھائیں اور مُردہ کاموں سے توبہ کرنے اور خُدا پر اِیمان لانے کی۔ عِبرانیوں 1:6

آئیں جانتے ہیں کہ "مردہ کام" سے کیا مراد ہے۔

اگر کوئی کام ازل میں آپ کے لیے تیار نہیں کیا گیا لیکن وہ کام آپ کرتے ہیں تو وہ مردہ کام / عمل ہے۔ اگر آپ اپنی طاقت، اپنی عقل سے، خُدا پر انحصار کیے بغیر اسے کرنے کی کوشش کریں، تو وہ بھی مردہ عمل بن جاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر آپ خُدا کا کام اُس کی زندگی اور طاقت پر انحصار کیے بغیر کرتے ہیں، تو یہ مردہ عمل ہے۔

ایک مثال دیتے ہیں: فرض کریں کہ ایک پاسبان پورے ہفتے اپنی تبلیغ کی تیاری کرتا ہے۔ یہ بھی فرض کریں کہ وہ اپنے پیغام کی تیاری میں روح القدس کی رہنمائی لے رہا ہے۔ لیکن اگر وہ پاسبان اپنی تبلیغ کے دوران خُدا پر انحصار کرنے کے بجائے اپنی طاقت پر انحصار کرتے ہوئے پیغام دے، تو یہ اس کے لیے مردہ عمل ہے۔ اگرچہ وہ سچائی بیان کر رہا ہو، لیکن خُدا کی زندگی اور طاقت کے بغیر یہ مافوق الفطرت عمل نہیں ہو گا۔ کیا آپ دیکھتے ہیں کہ مردہ عمل کتنا باریک ہو سکتا ہے؟ اس پاسبان کی صورت میں، وہ خُدا کی سچائی بول رہا ہو سکتا ہے، لیکن خُدا کی زندگی اور طاقت کے بہاؤ کے بغیر، یہ مافوق الفطرت کام نہیں ہو گا۔ چونکہ خُدا پر انحصار کیے بغیر ہر کام یا چیز جسمانی (فطری) ہوتی ہے، لہٰذا:

کوئی بھی کام جو جسم کی طاقت سے کیا جائے، وہ **مُردہ عمل** ہے۔

فریب نہ کھاؤ۔ خُدا ٹھٹّھوں میں نہیں اُڑایا جاتا کیونکہ آدمی جو کُچھ بوتا ہے وُہی کاٹے گا۔ جو کوئی اپنے جِسم کے لِئے بوتا ہے وہ جِسم سے ہلاکت کی فصل کاٹے گا اور جو رُوح کے لِئے بوتا ہے وہ رُوح سے ہمیشہ کی زِندگی کی فصل کاٹے گا۔ گلتیوں باب 6 آیات 7 تا 8

اگر آپ کے نیک اعمال کا سرچشمہ مسیح نہیں ہے، تو پھر واحد دوسرا سرچشمہ آپ کا جسم ہے! جسم میں کیے گئے نیک اعمال کی فریب دہ چیز یہ ہے کہ وہ دوسروں کو اچھے دکھائی دے سکتے ہیں، لیکن خُدا کے نزدیک وہ "مردہ" اعمال ہوتے ہیں۔ یہی وہ مقام ہے جہاں مسیحیت اکثر دھوکہ کھا جاتی ہے۔ ہمیں کہا جاتا ہے کہ جائیں اور "نیک" اعمال کریں، چاہے وہ سنڈے اسکول پڑھانا ہو، بچوں کی نگہداشت میں مدد کرنا ہو، یا کلیسیا کے باہر خدمت کرنا ہو۔ تاہم، اگر ہمارے ان اعمال کا سرچشمہ ہمارا جسم ہے، تو یہ اعمال **ابدی** کے بجائے **مُردہ** اعمال ہوں گے۔

ہمارے "نیک اعمال" جسم میں ہو کر کرنے کی کچھ وجوہات کیا ہیں؟

1۔ ہمیں نیک اعمال کے بارے میں سچائی کا علم نہیں ہوتا۔

2۔ خُدا کی محبت، قبولیت، اور قدر حاصل کرنے کی کوشش میں۔

3۔ دوسروں کو خوش کرنے کے لیے۔

4۔ دنیا کی نظر میں قابل یا قیمتی نظر آنے کے لیے۔

5۔ خود اپنی نظر میں خود کو قابل سمجھنے کے لیے۔

اگر آپ جسم (flesh) سے خدمت کریں تو اس کے نتائج کیا ہوں گے؟

1. نہ تو آپ میں اور نہ ہی آپ کے ذریعہ جن لوگوں کی خدمت کی جا رہی ہے، اُن میں کوئی مافوق الفطرت تبدیلی واقع ہو گی۔
2. غرور اور تکبر پیدا ہو گا جب آپ یہ محسوس کریں کہ آپ نے اپنی خود مقرر کردہ خدمتی مقاصد حاصل کر لیے ہیں۔
3. غرور اور تکبر یہ یقین رکھتے ہوئے کہ خُدا آپ سے خوش ہے حالانکہ جو خدمت آپ نے کی ہے وہ اُس سے علیحدہ ہو کر کی گئی ہے۔
4. خدمت میں اپنی توقعات پوری نہ ہونے پر خود کو ملامت کرنا یا یہ محسوس کرنا کہ آپ نے خُدا کی توقعات کو پورا نہیں کیا۔
5. دوسروں کو ملامت کرنا جب وہ آپ کی خدمت پر مثبت ردِ عمل نہ دیں۔
6. مایوسی جب آپ کی خدمت آپ کی توقعات پر پوری نہ اترے۔
7. مایوسی، تھکن، خدمت کو چھوڑ دینا، یا اور زیادہ کوشش کرنا۔

میں یقین رکھتا ہوں کہ جسمانی (فطری) طور پر کی جانے والی تمام خدمت پولوس کے ان الفاظ میں سمائی جا سکتی ہے:

وہ دِین داری کی وضع تو رکھیں گے مگر اُس کے اثر کو قبول نہ کریں گے۔ 2- تیمُتھیُس 5:3

ہم ایسے کام کر سکتے ہیں جو بظاہر دیندار نظر آتے ہیں، لیکن وہ درحقیقت جسمانی (جسمانیت) کام ہوتے ہیں کیونکہ وہ رُوح القدس کی زندگی اور قدرت سے نہیں کیے جاتے۔ میں جسمانی کاموں کو چاکلیٹ چڑھے ہوئے "Alpo" (کتے کی خوراک) سے تشبیہ دیتا ہوں۔ یہ دیکھنے میں تو بہت خوشنما لگ سکتے ہیں، لیکن جب آپ پہلا نوالہ لیتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ صرف کتوں کا کھانا ہے۔ ذیل میں کچھ اور آیات دی گئی ہیں جو جسمانی کاموں کے نتائج کو ظاہر کرتی ہیں۔

میں تیرے کاموں کو جانتا ہُوں کہ تُو زِندہ کہلاتا ہے اور ہے مُردہ۔ مُکاشفہ 1:3

اِس لِئے مَیں یہ کہتا ہُوں اور خُداوند میں جتائے دیتا ہُوں کہ جِس طرح غَیر قَومیں اپنے بیہودہ خیالات کے مُوافِق چلتی ہیں تُم آیندہ کو اُس طرح نہ چلنا۔ اِفِسیوں 17:4

وہ اپنے آپ کو دانا جتا کر بیوُقوف بن گئے۔ رُومیوں 22:1

یہ اُمّت زُبان سے تو میری عِزّت کرتی ہے مگر اِن کا دِل مُجھ سے دُور ہے۔ متّی 8:15

تیسرا دِن

ایمان اور اعمال:

اَے میرے بھائیو! اگر کوئی کہے کہ میں ایمان دار ہوں مگر عمل نہ کرتا ہو تو کیا فائدہ؟ کیا ایسا ایمان اُسے نجات دے سکتا ہے؟ اگر کوئی بھائی یا بہن ننگی ہو اور اُن کو روزانہ روٹی کی کمی ہو۔ اور تم میں سے کوئی اُن سے کہے کہ سلامتی کے ساتھ جاؤ۔ گرم اور سیر رہو مگر جو چیزیں تن کے لیے درکار ہیں وہ انھیں نہ دے تو کیا فائدہ؟ اسی طرح ایمان بھی اگر اُس کے ساتھ اعمال نہ ہوں تو اپنی ذات سے مردہ ہے۔ بلکہ کوئی کہہ سکتا ہے کہ تُو تو ایمان دار ہے اور میں عمل کرنے والا ہوں۔ تُو اپنا ایمان بغیر اعمال کے تو مجھے دِکھا اور میں اپنا ایمان اعمال سے دِکھاؤں گا۔ تُو اِس بات پر ایمان رکھتا ہے کہ خُدا ایک ہی ہے خیر، اچھا کرتا ہے۔ شیاطین بھی ایمان رکھتے اور تھرتھراتے ہیں۔ مگر اَے نکمے آدمی! کیا تُو یہ بھی نہیں جانتا کہ ایمان بغیر اعمال کے بیکار ہے؟ غرض جیسے بدن بغیر روح کے مردہ ہے ویسے ہی ایمان بھی بغیر اعمال کے مردہ ہے۔ یعقوب 2:14-20,26

اعمال ایمانداروں اور بے ایمانوں دونوں کے لیے ایک ظاہری نشانی ہوتے ہیں کہ ہمارا ایمان زندہ اور مؤثر ہے۔ آیت 17 میں "مُردہ ایمان" کا مطلب ہے "**غیر فعال**" یا "**بے فائدہ**" ایمان۔ یہ عبارت ظاہر کرتی ہے کہ ایمان اور اعمال ایک ساتھ چلتے ہیں۔ ایمان کا بہاؤ اعمال کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ اگر اعمال موجود نہیں ہیں تو وہ ایمان بے فائدہ اور غیر فعال ہے۔ یہی اصول وہ آیت 20 اور 26 میں بھی دہراتا ہے۔

نوٹ:

یہاں "راست باز ٹھہرانا" کا مطلب ہے "**ظاہر کرنا**۔" دوسرے الفاظ میں، ابرہام اور راحب نجات حاصل کرنے کے لیے اعمال نہیں کر رہے تھے بلکہ اپنے ایمان کو اپنے اعمال کے ذریعے ظاہر کر رہے تھے۔

اس پوری عبارت کا مرکزی نکتہ یہی ہے کہ ایمان اور اعمال ایک دوسرے کے ساتھ جُڑے ہوئے ہیں۔ آپ ایک کو دوسرے کے بغیر نہیں رکھ سکتے۔ یہ حوالہ ایک اہم سوال پیدا کرتا ہے:

"اگر ایمان بغیر اعمال کے بے فائدہ ایمان ہے، تو کیا اعمال بغیر ایمان کے بھی بے فائدہ ہیں؟"

خُدا نے آپ کو "پھلوں کے مُعائنہ کرنے والے (Fruit Inspector) "بننے کے لیے نہیں بلایا!

اُس دَوڑ میں صبر سے دَوڑیں جو ہمیں دَرپیش ہے۔ اور اِیمان کے بانی اور کامِل کرنے والے یِسُوع کو تکتے رہیں۔ عبرانیوں باب 12 آیات 1 تا 2

میں "پھلوں کے معائنہ کرنے والے" کی سادہ تعریف یہ کرتا ہوں کہ وہ شخص جو کسی دوسرے مسیحی کے روحانی پھلوں کو جانچتا اور پرکھتا ہے۔ میں نے کئی مسیحیوں کو یہ کہتے سُنا ہے کہ فلاں شخص نجات یافتہ نہیں کیونکہ اُس کی زندگی میں کوئی روحانی پھل نظر نہیں آتا۔ سوال یہ ہے: کیا خُدا نے آپ کو دوسروں کے پھل کا جائزہ لینے کے لیے مقرر کیا ہے؟ جواب ہے، نہیں۔ صرف خُدا ہی کسی کے پھل کا صحیح اندازہ لگا سکتا ہے اور اُس پر فیصلہ دے سکتا ہے۔ ویسے، جن لوگوں کو میں نے "پھلوں کے معائنہ کرنے والے" کے طور پر دیکھا ہے، اُن میں اکثر خود پرستی (self-righteousness) کا رجحان ہوتا ہے۔ اور جہاں تک مجھے یاد ہے، بائبل میں خود پرستی کو کبھی روح کا پھل نہیں کہا گیا۔

کبھی کبھار ہم یہ غلطی کرتے ہیں کہ ہم اپنے پھل کا دوسروں کے پھل سے موازنہ کرتے ہیں۔ کیا آپ نے کبھی سوچا ہے کہ عبرانیوں 2:12 میں کیوں حکم دیا گیا ہے کہ ہم صرف یسوع کو تکتے رہیں؟ کیا اِس کی ایک وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ ہم اپنا وقت دوسروں کے پھل سے اپنا موازنہ کرنے میں ضائع نہ کریں؟

جب آپ اپنے پھل کا دوسروں کے ساتھ موازنہ کرنا شروع کرتے ہیں، تو آپ دو میں سے ایک نتیجے پر پہنچیں گے: یا تو وہ محنت نہیں کر رہے، یا آپ خود محنت نہیں کر رہے۔ دونوں صورتوں میں انجام موت ہے!

لہٰذا، اپنی نظریں یسوع پر رکھیں، اور دوسروں کے پھل کی جانچ کا کام خُدا پر چھوڑ دیں۔ جب آپ دوسروں کی پیداوار پر توجہ نہیں دیتے تو آپ کو دوسروں کو جانچنے یا پرکھنے سے آزادی ملتی ہے۔

روحانی نعمتیں اور اعمال:

اور چوں کہ اُس توفیق کے موافق جو ہم کو دی گئی ہمیں طرح طرح کی نعمتیں ملیں اِس لیے جس کو نبوت ملی ہو وہ ایمان کے اندازہ کے مُوافق نبوت کرے۔ اگر خدمت ملی ہو تو خدمت میں لگا رہے۔ اگر کوئی معلم ہو تو تعلیم میں مشغول رہے۔ اور اگر کوئی ناصح ہو تو نصیحت میں۔ خیرات بانٹنے والا سخاوت سے بانٹے۔ پیشوا سرگرمی سے پیشوائی کرے۔ رحم کرنے والا خوشی کے ساتھ رحم کرے۔ رومیوں 12:6-8

اور اُسی نے بعض کو رسُول اور بعض کو نبی اور بعض کو مُبشر اور بعض کو چرواہا اور اُستاد بنا کر دے دِیا، تاکہ مُقدّس لوگ کامِل بنیں اور خِدمت گُذاری کا کام کِیا جائے اور مسیح کا بدن ترقّی پائے۔ اِفِسِیوں باب 4 آیات 11 تا 12

نئے عہد نامے میں کئی آیات میں اُن روحانی نعمتوں کا ذکر کیا گیا ہے جو ایمانداروں کو دی گئی ہیں۔ جیسا کہ رومیوں 6:12 میں لکھا ہے، یہ نعمتیں خُدا کی مرضی اور اُس کے فضل کے مطابق دی گئی ہیں۔ ہم سب کو روح القدس کی طرف سے ایک یا ایک سے زیادہ نعمتیں دی گئی ہیں تاکہ، جیسا کہ افسیوں 4:11-12 فرماتا ہے، مقدسین کو خدمت کے لیے تیار کیا جائے اور مسیح کے بدن کو مضبوط کیا جائے۔ لہٰذا، وہ اعمال جو خُدا نے پہلے سے ہمارے لیے مقرر کیے ہیں (افسیوں 10:2)، وہ اکثر ہماری روحانی نعمتوں کے ذریعے ظاہر ہوں گے۔

ہم اپنی روحانی نعمتوں کا تعین کیسے کریں؟

اگرچہ روحانی نعمتوں کو جانچنے کے لیے بہت سے ٹیسٹ دستیاب ہیں، لیکن ضروری نہیں کہ ہمیں اپنی روحانی نعمتوں کو سمجھنے کے لیے کوئی ٹیسٹ دینا پڑے۔ روحانی نعمتیں وہ چیزیں ہیں جو ہماری زندگی میں قدرتی طور پر ظاہر ہوتی ہیں جب ہم مسیح میں تبدیل ہو رہے ہوتے ہیں۔ **مثال کے طور پر**، کیا دوسروں کی حوصلہ افزائی کرنا آپ کے لیے فطری بات ہے؟ اگر ایسا ہے تو غالباً آپ میں حوصلہ افزائی کی نعمت ہے۔ کیا آپ کو خوشخبری سنانے کا جوش ہے؟ تو شاید آپ میں انجیل سنانے کی نعمت ہو۔ اس لیے، اپنی اندرونی خواہشات اور جذبوں پر غور کریں۔ انہی میں آپ اپنی روحانی نعمتوں کو دریافت کریں گے۔

کیا اس کا مطلب ہے کہ خدمت صرف آپ کی روحانی نعمتوں کے ذریعے ہی کی جاسکتی ہے؟

میں نے اکثر لوگوں کو خدمت نہ کرنے کے لیے یہ عذر پیش کرتے سنا ہے کہ وہ کسی خاص حصے میں روحانی نعمت نہیں رکھتے۔ لیکن کیا کسی خاص روحانی نعمت کا نہ ہونا واقعی ہمیں اس خدمت سے آزاد کر دیتا ہے؟ ہر گز نہیں، کیونکہ اگر رُوح القدس آپ کے ذریعے تعلیم دینا چاہے یا مسیح کی خوشخبری بانٹنا چاہے تو اس کے لیے ضروری نہیں کہ آپ کے پاس تعلیم یا انجیل سنانے کی نعمت ہو۔ یاد رکھیں ہمارا کام صرف خود کو دستیاب کرنا ہے۔ ہم محض اپنے آپ کو رُوح القدس کے لیے دستیاب کرتے ہیں تاکہ وہ ہمارے ذریعے جس طرح چاہے خدمت کرے۔

اہم نکتہ
خُدا کسی بھی وقت، کسی کے ذریعے، کچھ بھی کر سکتا ہے۔ سوال یہ ہے: **کیا آپ تیار ہیں کہ وہ آپ کے ذریعے یہ کرے؟**

چوتھا دِن

خدمت کے لیے یسوع ہمارا نمونہ:

ہمیں یہ سمجھنے کے لیے کسی اور کی طرف دیکھنے کی ضرورت نہیں کہ خُدا کیا چاہتا ہے کہ ہم کیسے خدمت کریں، کیونکہ یسوع نے یوحنا 15:13 میں فرمایا:

> کیونکہ مَیں نے تُم کو ایک نمُونہ دِکھایا ہے کہ جَیسا مَیں نے تُمھارے ساتھ کِیا ہے تُم بھی کِیا کرو۔

آیئے یسوع کی خدمت کے بارے میں کچھ اہم سچائیوں کو درج ذیل سوالات کے ذریعے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں:

1. کیا یسوع نے "نیک اعمال" کیے؟

کہ خُدا نے یِسُوعؔ ناصری کو روح القدس اور قُدرت سے کِس طرح مَسح کیا۔ وہ بھلائی کرتا اور اُن سب کو جو اِبلیس کے ہاتھ سے ظُلم اُٹھاتے تھے شِفا دیتا پِھرا کیونکہ خُدا اُس کے ساتھ تھا۔ اعمال38:10

ہمارے نمونہ ہونے کے ناطے، یسوع نے واقعی نیک اعمال انجام دیے۔ اُس نے بیماروں کو شفادی اور اندھوں کو بینائی عطا کی۔ اُس کا سب سے بڑا "نیک عمل" صلیب پر ہمارے لیے جان دینا تھا۔

2. مسیح کے کام کا سرچشمہ (SOURCE) کون تھا؟

یِسُوعؔ نے اُن سے کہا میرا کھانا یہ ہے کہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی کے مُوافِق عمل کرُوں اور اُس کا کام پُورا کرُوں۔ یُوحنّا34:4

یسوع کی خدمت کے آغاز ہی سے ہم دیکھتے ہیں کہ وہ مسلسل اپنے اعمال کو "باپ" کی طرف سے دیے گئے کام قرار دیتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں، یسوع نے کبھی کسی کو شفا نہیں دی یا خدمت نہیں کی جب تک کہ وہ کام اُسے باپ کی طرف سے نہ سونپا گیا ہو۔

یسوع باپ کے کاموں کا آغاز کرنے والا نہیں تھا۔

کم از کم تین موقعوں پر یسوع ہمیں بتاتے ہیں کہ وہ اپنی خدمت کے کاموں کا نہ تو سرچشمہ (Source) تھا اور نہ ہی آغاز کرنے والا (Initiator)۔ وہ باپ پر انحصار کرتے ہوئے جیتا تھا اور صرف وہی کام کرتا تھا جو باپ نے اُس کے لیے رکھے تھے۔ وہ اس حقیقت کو درج ذیل آیات میں ظاہر کرتا ہے:

پس یِسُوعؔ نے اُن سے کہا مَیں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ بیٹا آپ سے کُچھ نہیں کر سکتا سِوا اُس کے جو باپ کو کرتے دیکھتا ہے کیونکہ جِن کاموں کو وہ کرتا ہے اُنہیں بیٹا بھی اُسی طرح کرتا ہے۔ یُوحنّا19:5

مَیں اپنے آپ سے کُچھ نہیں کر سکتا۔ جَیسا سُنتا ہُوں عدالت کرتا ہُوں اور میری عدالت راست ہے کیونکہ مَیں اپنی مرضی نہیں بلکہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی چاہتا ہُوں۔ یُوحنّا30:5

پس یِسُوعؔ نے کہا کہ جب تُم اِبنِ آدم کو اُونچے پر چڑھاؤ گے تو جانو گے کہ مَیں وُہی ہُوں اور اپنی طرف سے کُچھ نہیں کرتا بلکہ جِس طرح باپ نے مُجھے سِکھایا اُسی طرح یہ باتیں کہتا ہُوں۔ یُوحنّا28:8

4. وہ کس قسم کے کام تھے؟

اور جِس نے مُجھے بھیجا وہ میرے ساتھ ہے۔ اُس نے مُجھے اکیلا نہیں چھوڑا کیونکہ مَیں ہمیشہ وُہی کام کرتا ہُوں جو اُسے پسند آتے ہیں۔ یُوحنّا29:8

مسیح نے جو اعمال کیے، وہ اُسے باپ کی طرف سے دیے گئے تھے اور وہ باپ کو پسند تھے۔

5. یہ کام کون کر رہا تھا؟

کیا تُو یقین نہیں کرتا کہ مَیں باپ میں ہُوں اور باپ مُجھ میں ہے؟ یہ باتیں جو مَیں تُم سے کہتا ہُوں اپنی طرف سے نہیں کہتا لیکن باپ مُجھ میں رہ کر اپنے کام کرتا ہے۔ یُوحنّا10:14

میں چاہتا ہوں کہ آپ اس آیت پر بہت غور کریں۔ یسوع کیا کہتا ہے کہ یہ کام کون کر رہا ہے؟ کیا یہ یسوع ہے یا باپ یسوع کے وسیلہ سے؟ یوحنا کی اِنجیل کا مطالعہ کریں تو ہمیں پتا چلتا ہے کہ، یسوع واضح طور پر کہتا ہے کہ اُس نے اپنی طرف سے کچھ بھی نہیں کیا۔ یہ باپ تھا جو یسوع کے وسیلہ سے اپنے کاموں کو انجام دیتا تھا۔ یسوع نے، جو کہ خُدا اور انسان دونوں تھا، خود کو مکمل طور پر باپ کے تابع کر دیا تھا۔

حقیقت یہ ہے کہ باپ نے یسوع کے وسیلہ سے اندھوں کو بینائی دی، بیماروں کو شفا دی، اور مردوں کو زندہ کیا۔

خوشخبری! خدمت آپ کی قابلیت کے بارے میں نہیں ہے۔

چونکہ خُدا ہی اپنے نیک کاموں کو پورا کرنے کا سرچشمہ (Source) ہے، اِس لیے وہ آپ کی قابلیت پر انحصار نہیں کرتا کہ آپ وہ کام انجام دیں۔ میری خدمت کے تمام سالوں میں، خُدا نے مجھ سے کبھی نہیں پوچھا کہ کیا میں خدمت کے قابل ہوں۔ وہ مجھ سے بہتر جانتا ہے۔ وہ مجھ سے صرف ایک ہی سوال کرتا ہے: **"کیا تم میرے وسیلہ سے کام کرنے کے لیے دستیاب ہو؟"** لہٰذا، براہِ مہربانی اِس بنیادی سچائی کو یاد رکھیں:

خدمت کے حوالے سے آپ کا حصہ یہ ہے کہ آپ مسلسل دستیاب رہیں تا کہ خُدا کی قدرت آپ کے وسیلہ سے کام کر سکے۔

مجھے اُمید ہے کہ یہ بات آپ کے ذہن کا بوجھ ہلکا کر دے گی۔ اگر خدمت کا انحصار آپ کی قابلیت پر نہیں بلکہ **خُدا کی قدرت** پر ہے، تو آپ کا کام صرف **دستیاب** ہونا ہے۔ یہ بات حیران کن ہے کہ میں بار بار مسیحیوں سے ایک ہی وجہ سنتا ہوں کہ وہ خدمت کیوں نہیں کرتے: وہ کہتے ہیں، "میں قابل نہیں ہوں۔" تو میرے پاس آپ کے لیے ایک خوشخبری ہے: **آپ واقعی قابل نہیں ہیں! صرف خُدا** ہی قابل ہے۔ اس لیے جب آپ اپنے آپ کو اُس کے لیے دستیاب کرتے ہیں، تو وہ آپ کے وسیلہ سے اپنی زندگی اور قدرت کو دوسروں کی خدمت کے لیے بہا دیتا ہے۔

میں ہماری خدمت میں کردار کو ایک "روحانی پانی کی نَل" سے تشبیہ دیتا ہوں۔ روح القدس آپ کو، یعنی اُس روحانی نَل کو، جہاں چاہتا ہے لے جاتا ہے اور اُس کے وسیلہ سے اپنی زندگی اور قدرت دوسروں تک بہا دیتا ہے۔ اس کا نتیجہ اُن لوگوں میں ایک مافوق الفطرت کام ہوگا جن کی خدمت وہ آپ کے وسیلہ سے کر رہا ہے۔ اس لیے لمحہ بہ لمحہ جان بوجھ کر اپنے آپ کو اُس خدمت کے لیے دستیاب رکھیں جو روح القدس آپ کے وسیلہ سے انجام دینا چاہتا ہے۔ آپ کو کبھی نہیں پتا ہوتا کہ خُدا کب کسی کو آپ کے پاس لائے گا تاکہ وہ اُس کی خدمت آپ کے ذریعہ کرے۔ **کیا آپ دستیاب ہیں؟**

خدمت، خُدا کے ساتھ اُس کے کام میں شراکت داری ہے جو وہ آپ کے وسیلہ سے کرتا ہے۔

ہم پولس کے الفاظ اور اُس کے خدمتی انداز سے یہ دیکھ سکتے ہیں کہ خُدا کے ہمارے وسیلہ سے اپنے نیک کاموں کو انجام دیتے وقت ہماری شراکت کیسی ہوتی ہے۔

اور ہر ایک دُعا میں جو تُمھارے لئے کرتا ہُوں ہمیشہ خُوشی کے ساتھ تُم سب کے لئے درخواست کرتا ہُوں۔ اِس لئے کہ تُم اوّل روز سے لے کر آج تک خُوشخبری کے پھَیلانے میں شریک رہے ہو۔ فلِپّیوں باب 1 آیات 4 تا 5

جتنا اہل پولس تھا، اُس کی خدمت مسیح کی قدرت پر انحصار کرتے ہوئے انجام پاتی تھی تا کہ وہ اُس کے وسیلہ سے کام کرے۔ ہم یہ بات درجِ ذیل دو آیات میں دیکھ سکتے ہیں: اور اِسی لئے مَیں اُس کی اُس قُوّت کے مُوافِق جانفشانی سے محنت کرتا ہُوں جو مُجھ میں زور سے اثر کرتی ہے۔ کُلسِیوں 29:1

پولس جب خُدا پر انحصار کرتے ہوئے چل رہا تھا تو خُدا اُس کی عقل، روحانی صلاحیتوں اور منفرد شخصیت کے ذریعے کام کر رہا تھا۔ یہی بات آپ کے بارے میں بھی درست ہے۔

جب آپ خُدا پر انحصار کرتے ہیں یا اُس کے ساتھ شراکت داری کرتے ہیں، تو وہ آپ کی عقل، صلاحیتوں، اور منفرد شخصیت کے ذریعے اپنا کام انجام دیتا ہے۔ مثال کے طور پر، آپ کو ایک چھوٹے گروپ کو تعلیم دینے کی رہنمائی ملتی ہے۔ آپ اس بات کی رہنمائی حاصل کرتے رہتے ہیں کہ کیا تیار کرنا ہے۔ آپ تعلیم کی تیاری خُدا پر انحصار کرتے ہوئے کرتے ہیں تا کہ وہ آپ کو وہ چیز دے جو آپ دوسروں کے ساتھ شیئر کریں۔ جب آپ پڑھاتے ہیں، تو آپ روح کے ذریعے اپنی شخصیت میں اُس کی زندگی اور قدرت کے بہاؤ پر انحصار کرتے ہیں۔

مسیحیوں کے طور پر ہمارے پاس سب سے بڑا اعزاز یہ ہے کہ ہم خُدا کے ساتھ شراکت داری کریں جب وہ ہمارے ذریعے دوسروں کی خدمت کرتا ہے۔

پانچواں دِن

آپ کے پاس کسی کو دینے کے لیے جو واحد قیمتی چیز ہے وہ مسیح ہے جو آپ کے اندر ہے۔

کلسیوں 27:1 میں، پولس ہمیں ایک عظیم خوشخبری دیتا ہے، نہ صرف ہمارے لیے بلکہ اُن کے لیے بھی جن کی ہم خدمت کرتے ہیں۔

جِن پر خُدا نے ظاہِر کرنا چاہا کہ غَیر قَوموں میں اُس بھید کے جلال کی دَولت کَیسی کُچھ ہے اور وہ یہ ہے کہ مسیح جو جلال کی اُمّید ہے تُم میں رہتا ہے۔ کُلسیوں 27:1

مسیح جو ہم میں ہے، وہ صرف ہمارے لیے نہیں ہے، وہ دوسروں کے لیے بھی ہے، کیونکہ حقیقت میں ہمارے پاس کسی کو دینے کے لیے صرف ایک ہی چیز ہے: مسیح کی زندگی جو ہم میں سے ہو کر بہتی ہے۔ جب آپ کسی کی خدمت کرتے ہیں تو وہ جاننا چاہتے ہیں کہ جو باتیں آپ ان کے ساتھ بانٹ رہے ہیں، کیا وہ آپ کی اپنی زندگی میں بھی کام کر رہی ہیں۔ شاید وہ یہ بات شعوری طور پر نہ جانتے ہوں، لیکن وہ مسیح کی زندگی کو آپ میں دیکھنا اور محسوس کرنا چاہتے ہیں۔

یہی بات میرے ساتھ اُس وقت ہوئی جب میں نے پہلی بار آئن تھامس کے ذریعے مسیحی زندگی کی سچائیوں کو سنا۔ میں لوگوں کو بتاتا ہوں کہ وہ صرف حیرت انگیز تعلیمات نہیں تھیں جو آئن تھامس مسیح کی زندگی کے بارے میں دے رہا تھا، بلکہ وہ مسیح کی زندگی اور قدرت تھی جو اُس کے ذریعے بہہ رہی تھی اور وہی مجھے مسیح کی طرف کھینچ رہی تھی۔ میں کہتا ہوں کہ اگر وہ فون بُک بھی پڑھ دیتے، تو بھی میں اُن کے ذریعے مسیح کی مافوق الفطرت زندگی کو محسوس کرتا۔

جب ہم مسیح میں بڑھتے ہیں، تو زیادہ سے زیادہ لوگ مسیح کو ہم میں دیکھیں گے اور اُس کی طرف کھینچے چلے آتے ہیں۔ جو کچھ آپ اپنی زندگی میں مسیح کے ساتھ محسوس کر رہے ہیں، دراصل وہی تجربہ ہر ایماندار دل کی گہرائیوں سے چاہتا ہے۔ اس لیے ایمان سے چلتے رہنے کی ایک اور وجہ یہ ہے کہ آپ روحانی طور پر دوسرے مسیحیوں کے لیے زیادہ "پرکشش" بن جائیں، یعنی وہ آپ میں مسیح کی حقیقی زندگی اور قدرت کو دیکھ سکیں اور اُس کی طرف مائل ہوں۔

ایک خادم کے طور پر آپ کے پاس واقعی دینے کے لیے صرف ایک ہی چیز ہے: وہ ہے "آپ کے اندر موجود مسیح"۔ جب آپ ایمان کے ساتھ چلتے ہیں، تو جن لوگوں کی آپ خدمت کرتے ہیں، وہ خُدا کی سچائی، محبت، زندگی اور تبدیل کرنے والی قدرت کو آپ کے ذریعے محسوس کریں گے۔

خُدا کے آپ کے ذریعے نیک اعمال کرنے کی معموری کیا ہے؟

1. خُدا کا جلال ظاہر ہوتا ہے۔

میرے باپ کا جلال اِسی سے ہوتا ہے کہ تُم بُہت سا پَھل لاؤ۔ جب ہی تُم میرے شاگرد ٹھہرو گے۔ یُوحنّا 15:8

اِسی طرح تُمہاری رَوشنی آدمیوں کے سامنے چمکے تاکہ وہ تُمہارے نیک کاموں کو دیکھ کر تُمہارے باپ کی جو آسمان پر ہے تمجِید کریں۔ متّی 5:16

2. آپ کی زندگی مسیح کی گواہی دیتی ہے۔

ایک آدمی یُوحنّا نام آ مَوجُود ہُؤا جو خُدا کی طرف سے بھیجا گیا تھا۔ یہ گواہی کے لِئے آیا کہ نُور کی گواہی دے تاکہ سب اُس کے وسِیلہ سے اِیمان لائیں۔ وہ خُود تو نُور نہ تھا مگر نُور کی گواہی دینے کو آیا تھا۔ یُوحنّا باب 1 آیات 6 تا 8

3. آپ مُقدّسوں کو خدمت کے لیے تیار کر رہے ہوں گے۔

اور اُسی نے بعض کو رسُول اور بعض کو نبی اور بعض کو مُبشّر اور بعض کو چرواہا اور اُستاد بنا کر دے دِیا۔ تاکہ مُقدّس لوگ کامِل بنیں اور خِدمت گُذاری کا کام کِیا جائے اور مسِیح کا بدن ترقّی پائے۔ اِفسِیوں باب 4 آیات 11 تا 12

4. آپ مسیح کے بدن کو حوصلہ دیں گے اور مضبوط کریں گے۔

تاکہ مُقدّس لوگ کامِل بنیں اور خِدمت گُذاری کا کام کِیا جائے اور مسِیح کا بدن ترقّی پائے۔ اِفسِیوں 4:12

پس تُم ایک دُوسرے کو تسلّی دو اور ایک دُوسرے کی ترقّی کا باعث بنو۔ چُنانچہ تُم اَیسا کرتے بھی ہو۔ ا- تھِسّلُنیکیوں 5:11

5. آپ میں مسیح جیسا ہونا ظاہر ہو گا، اور مسیح آپ کے ذریعے دوسروں کو اپنی طرف کھینچے گا۔

مگر رُوح کا پَھل مُحبّت۔ خُوشی۔ اِطمینان۔ تحمّل۔ مِہربانی۔ نیکی۔ اِیمان داری۔ حِلم۔ پرہیزگاری ہے۔ اَیسے کاموں کی کوئی شرِیعت مُخالِف نہیں۔ گلتیوں باب 5 آیات 22 تا 23

مگر خُدا کا شُکر ہے جو مسِیح میں ہم کو ہمیشہ اسیروں کی طرح گشت کراتا ہے اور اپنے عِلم کی خُوشبُو ہمارے وسِیلہ سے ہر جگہ پَھیلاتا ہے۔ 2- کُرِنتھِیوں 2:14

خلاصہ:

یسوع نے یوحنا12:14 میں درج ذیل بات کہی:

مَیں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ جو مُجھ پر اِیمان رکھتا ہے یہ کام جو مَیں کرتا ہُوں وہ بھی کرے گا بلکہ اِن سے بھی بڑے کام کرے گا کیونکہ مَیں باپ کے پاس جاتا ہُوں۔

آپ شاید اس بات کو دوبارہ بہت غور سے پڑھنا چاہیں۔ یسوع کیا کہہ رہا ہے؟ مجھے یقین نہیں کہ میں پوری طرح سمجھتا ہوں کہ "ہم اُس سے بھی بڑے کام کریں گے" سے مراد کیا ہے۔ تاہم، میں اتنا ضرور جانتا ہوں کہ جب آپ مسیح کو اپنے ذریعے زندگی بسر کرنے کی اجازت دیتے ہیں، تو وہ دوسروں کی زندگیوں کو آپ کے ذریعے بہت گہرائی سے بدل سکتا ہے۔ میرے نزدیک، یہ یقیناً ایک "بڑا" کام ہے۔ آیئے میں اس گفتگو کو ایک آخری سوچ کے ساتھ ختم کرتا ہوں۔

مسیحیوں کے طور پر ہمیں جو سب سے بڑا اعزاز حاصل ہے وہ یہ ہے کہ ہم خُدا کے ساتھ شریک ہو کر اُسے اپنے وسیلہ سے ایک ابدی کام انجام دینے کی اجازت دیں۔

سبق نمبر4

معموری اور آپ کے ذریعے مسیح کا اپنی کلیسیا کو تعمیر کرنا۔

پہلا دِن

تعارف

اب جبکہ ہم خدمت کے بارے میں کچھ بنیادی سچائیاں سیکھ چکے ہیں، تو اس سبق میں، میں چاہتا ہوں کہ ہم ان سچائیوں کا عملی اطلاق کریں۔ لیکن اس سے پہلے، میں آپ کے ساتھ ایک اور اہم سچائی شیئر کرنا چاہتا ہوں جو خُدا کی خدمت میں ہماری اُس کے ساتھ شراکت سے متعلق ہے۔

یسوع اپنی کلیسیا خود تعمیر کرے گا۔

آیئے دیکھتے ہیں کہ یسوع متی 18:16 میں اپنی کلیسیا کے بارے میں کیا فرماتا ہے:

مَیں اِس پتھّر پر اپنی کلیسیا بناؤں گا۔

اس آیت کے کلیدی الفاظ "**میں**" اور "**اپنی**" ہیں۔ یہ دونوں الفاظ ظاہر کرتے ہیں کہ مسیح ہی کلیسیا کو تعمیر کرنے کا سرچشمہ ہے اور یہ کلیسیا اُسی کی ہے۔ پہلا سوال جو ہمیں کرنا چاہیے وہ یہ ہے: مسیح کا اپنی کلیسیا کو تعمیر کرنے کا کیا مطلب ہے؟

آپ میں۔

ہم جانتے ہیں کہ مسیح کا اپنی کلیسیا کو تعمیر کرنے کا ایک حصہ یہ ہے کہ وہ ہر شخص کو نجات کی پہچان تک لے آئے۔ لیکن کیا مسیح کا اپنی کلیسیا کو تعمیر کرنا صرف نجات کے بارے میں ہے؟ آیئے ایک بار پھر اپنی رُوحانی منزل پر نظر ڈالتے ہیں۔

مگر جب ہم سب کے بے نِقاب چہروں سے خُداوند کا جلال اِس طرح مُنعکس ہوتا ہے جس طرح آئینہ میں تو اُس خُداوند کے وسِیلہ سے جو رُوح ہے ہم اُسی جلالی صُورت میں دَرجہ بدرجہ بدلتے جاتے ہیں۔-2 کُرِنتھیوں18:3

چونکہ ہماری روحانی منزل مسیح کی مانند بننا ہے، اس لیے نجات کے علاوہ، یسوع کا اپنی کلیسیا کو تعمیر کرنے کا ایک حصہ یہ بھی ہے کہ وہ ہر ایماندار کو مسیح کی شبیہ میں ڈھالے۔ دوسرے الفاظ میں:

مسیح کی مانند بننا، مسیح کا اپنی کلیسیا کو تعمیر کرنے کا نتیجہ ہو گا۔

آپ کے وسیلہ سے۔

خوشخبری یہ ہے کہ نہ صرف مسیح آپ کو تبدیل کرتے ہوئے اپنی کلیسیا تعمیر کر رہا ہے، بلکہ وہ چاہتا ہے کہ وہ آپ کے وسیلہ سے کسی اور کی زندگی کو تبدیل کر کے اپنی کلیسیا کو تعمیر کرے۔ ہم یہ بات پولس کی خدمت کے بارے میں کہے گئے کلام سے جان سکتے ہیں:

تا کہ مُقدّس لوگ کامِل بنیں اور خِدمت گُذاری کا کام کِیا جائے اور مسیح کا بدن ترقّی پائے۔ اِفسیوں 12:4

پس تُم ایک دُوسرے کو تسلّی دو اور ایک دُوسرے کی ترقّی کا باعث بنو۔ چُنانچہ تُم اَیسا کرتے بھی ہو۔ 1- تھِسّلُنیکیوں 11:5

یہ آیات اور بہت سی دیگر آیات اس سچائی کی طرف اشارہ کرتی ہیں کہ خُدا ہر مسیحی کے وسیلہ سے دوسرے مسیحیوں کو مسیح کی مانند بنانے کے لیے کام کرنا چاہتا ہے۔ ذرا غور کریں کہ یسوع کو زمین پر خدمت کے دوران کیا کرنے کے لیے بلایا گیا تھا:

اُس نے مُجھے بھیجا ہے کہ قَیدِیوں کو رِہائی اور اندھوں کو بِینائی پانے کی خبر سُناؤں۔ کُچلے ہُوؤں کو آزاد کرُوں۔ لُوقا 18:4

> **بات آپ کی اہلیت یا نااہلی کی نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ کیا آپ خُدا کی قدرت کے لیے دستیاب ہیں تا کہ وہ آپ کے وسیلہ سے کسی دوسرے شخص کی زندگی کو تبدیل کر سکے۔**

لوقا 18:4 میں، یسوع ہمیں بتا رہے ہیں کہ اُنہیں خدمت کے لیے کس کام کے لیے بلایا گیا تھا۔ اب میں آپ سے ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں: "اگر مسیح آپ میں ہے، تو کیا آپ یقین رکھتے ہیں کہ وہ آپ کے وسیلہ سے شکستہ دلوں کو شفا دے سکتا ہے، اندھوں کو بینائی دے سکتا ہے، اور قیدیوں کو آزاد کر سکتا ہے؟" خدمت میں میرے لیے سب سے حیرت انگیز اور مافوق الفطرت باتوں میں سے ایک یہ رہی ہے کہ خُدا نے میرے وسیلہ سے کسی دوسرے شخص کی زندگی کو بدل دیا! خُدا چاہتا ہے کہ آپ اس پر ایمان رکھیں کہ اگر آپ اُس پر انحصار کرنے کے لیے تیار ہیں تو وہ آپ کے ذریعہ سے کسی اور کی زندگی کو بدل سکتا ہے۔ ذرا سوچیں: کیونکہ خُدا کی معموری آپ میں ہے، اس لیے آپ کے وسیلہ سے خُدا کسی شخص کی زندگی کی سمت اور منزل کو بدل سکتا ہے۔ یاد رکھنے کے لیے کلیدی بات یہ ہے:

پولس نے واقعی اِسے ایک اعزاز سمجھا جیسا کہ اُس نے افسیوں 7:3 میں بیان کیا:

اور خُدا کے اُس فضل کی بخشِش سے جو اُس کی قُدرت کی تاثِیر سے مُجھ پر ہُؤا مَیں اِس خُوشخبری کا خادِم بنا۔

یہ اعزاز صرف پولس کے لیے نہیں تھا بلکہ ہر ایمان دار کے لیے ہے۔ آیئے کچھ وجوہات پر نظر ڈالتے ہیں کہ ہم دوسروں کی خدمت کرنے میں کیوں جدوجہد کرتے ہیں۔

ہم دوسروں کی خدمت کرنے میں کن وجوہات کی بنا پر جدوجہد کرتے ہیں؟

1. **خوف۔**

میری رائے میں زیادہ تر مسیحی دوسرے شخص کی خدمت کرنے میں اس لیے جدوجہد کرتے ہیں کیونکہ وہ خدمت کے بارے میں مختلف قسم کے خوف رکھتے ہیں۔ آیئے ان میں سے کچھ خوف اور ان کے بارے میں سچائی کو دیکھتے ہیں۔

الف. ناکامی کا خوف۔

سچائی: ہم صرف اسی وقت ناکامی محسوس کرتے ہیں جب ہم کسی نہ کسی درجے پر یہ مان لیتے ہیں کہ دوسرے شخص کی خدمت کے نتائج ہمارے اختیار میں ہیں۔ تاہم، چونکہ تبدیلی کا باعث اور انجام دینے والا خُدا خود ہے، اس لیے کامیابی یا ناکامی کا انحصار آپ پر نہیں بلکہ خُدا پر ہے۔ یاد رکھیں کہ آپ صرف وہ وسیلہ ہیں جسے خُدا اپنے کام کے لیے استعمال کرتا ہے۔

ب۔ رَدّ کیے جانے کا خوف۔

سچائی: ایک اہم حقیقت جو یاد رکھنی چاہیے وہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص خُدا کی وہ سچائی جسے آپ ان کے ساتھ شیئر کر رہے ہیں، رد کر رہا ہے، تو وہ آپ کو نہیں بلکہ خُدا کو رد کر رہا ہے۔ جب کوئی شخص ہماری بات یا سچائی کو مسئلہ بناتا ہے یا اسے مکمل طور پر رد کر دیتا ہے، تو ہم اسے ذاتی طور پر لے لیتے ہیں۔ لیکن آپ اور میں صرف پیغام دینے والے ہیں۔ تبدیلی پیدا کرنے والا خُدا ہے۔

یہ بھی یاد رکھیں کہ آپ کی حقیقی پہچان میں آپ مکمل طور پر قبول کیے گئے ہیں اور آپ کو کسی اور کے ردِ عمل کی ذمہ داری قبول کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگلے حصے میں ہم بات کریں گے کہ مسیحی خُدا کی سچائی کو کیوں رد کرتے ہیں۔

2. خدمت کے لیے اہل نہ ہونا۔

یہ عام بات ہے کہ جن لوگوں نے سیمنری یا بائبل اسکول نہیں کیا، وہ خُدا کی سچائی شیئر کرنے میں خود کو ناکافی سمجھتے ہیں۔ ہمیں لگتا ہے کہ بغیر مناسب تربیت کے ہم اہل نہیں ہیں۔ میرے پاس آپ کے لیے سوال ہے: یسوع کے بارہ شاگرد کتنے تربیت یافتہ تھے؟ انہوں نے کونسی سیمنری میں تعلیم حاصل کی؟ تو پھر آپ اور مجھے خدمت کرنے کے لیے کیا اہل بناتا ہے؟

سچائی یہ ہے کہ خدمت کے لیے ہمیں اہل بنانے والا واحد شخص ہمارے اندر موجود مسیح ہے۔

اس آیت کے بارے میں سوچیں:

جو مُجھے طاقت بخشتا ہے اُس میں مَیں سب کُچھ کر سکتا ہُوں۔ فلپّیوں 13:4

کیا پولس کے کہے ہوئے "سب چیزوں" میں سے ایک حصہ خدمت (ministry) بھی ہو سکتا ہے؟ اگر مسیح ہی ذریعہ ہے، تو خدمت کا تعلق مکمل طور پر اس بات سے ہے کہ مسیح آپ کے ذریعے کیا کرنا چاہتا ہے، نہ کہ اس بات سے کہ آپ اہل ہیں یا نہیں۔ آیئے پولس کو اس کے تمام تربیت کے حوالے سے دیکھتے ہیں۔ اگرچہ وہ اپنے دور کے عظیم ترین بائبلی اسکالرز میں سے تھا، انہوں نے اپنی خدمت کے بارے میں کیا کہا:

اور میری تقریر اور میری مُنادی میں حِکمت کی لُبھانے والی باتیں نہ تھِیں بلکہ وہ رُوح اور قُدرت سے ثابِت ہوتی تھی۔۔ تاکہ تُمہارا اِیمان اِنسان کی حِکمت پر نہیں بلکہ خُدا کی قُدرت پر مَوقُوف ہو۔ پِھر بھی کامِلوں میں ہم حِکمت کی باتیں کہتے ہیں لیکن اِس جہان کی اور اِس جہان کے نیست ہونے والے سرداروں کی حِکمت نہیں۔
1-کُرِنتھِیوں باب 2 آیات 4 تا 6

پولس کی تمام تربیت کے باوجود، وہ مکمل طور پر روح القدس اور اپنی طاقت پر انحصار کرتا تھا جو اُس کے ذریعے کام کرتا تھا۔ اس لیے، ہم سیمنری کی کمی کو خدمت نہ کرنے کے لیے بہانے کے طور پر استعمال نہیں کر سکتے۔

دُوسرا دِن

3. تمام جوابات نہ ہونا۔

ہم ایک ایسی کارکردگی پر مبنی ثقافت میں رہتے ہیں جہاں ہم صرف جوابات رکھنے ہی نہیں بلکہ درست جوابات رکھنے کو بہت اہمیت دیتے ہیں۔ کیوں؟ کیونکہ ہم احمق نظر نہیں آنا چاہتے یا جب ہمارے پاس درست جواب نہیں ہوتا تو ہمیں نااہل محسوس ہوتا ہے۔

ایک ذاتی بات شیئر کروں: میں کئی سالوں سے تعلیم دے رہا ہوں اور جو چیز میں محسوس کر رہا ہوں وہ یہ ہے کہ جتنا زیادہ میں سکھاتا ہوں، میرے پاس اتنے ہی کم جوابات ہوتے ہیں۔

میں یہ کیوں کہہ رہا ہوں؟ کیونکہ تعلیم دینا اس بات پر مبنی نہیں کہ میرے پاس سارے جوابات ہوں، بلکہ اس بات پر ہے کہ میں مسیحیوں کو اُس کی طرف اشارہ کروں جس کے پاس تمام جوابات ہیں۔ اور صرف ایک ہی ہے جس کے پاس تمام جوابات ہیں، اور وہ خُدا خود ہے۔ یہ اس بات پر مبنی ہے کہ لوگوں کو اُس کی طرف اشارہ کیا جائے جس کے پاس سارے جوابات ہیں۔ صرف ایک ہی ہے جس کے پاس سارے جوابات ہیں، اور وہ خُدا خود ہے۔

مجھے اکثر ایسے سوالات ملتے ہیں جن کے جوابات میرے پاس نہیں ہوتے۔ لیکن یہی وہ بہترین موقع ہوتا ہے کہ اُس شخص کو خُدا کی طرف رجوع کرنے کی ترغیب دی جائے تاکہ خُدا خود اُسے جواب دے۔ مسیح میں آزادی سیکھنے کا ایک حصہ یہ بھی ہے کہ ہمیں ہر سوال کا جواب جاننے کی ضرورت نہیں ہے۔ مزید یہ کہ، میں نے یہ سیکھا ہے کہ "مجھے نہیں پتا" کہنا بھی سیکھنا چاہیے۔ (ویسے یہ بالکل ٹھیک ہے کہ آپ کو معلوم نہ ہو۔)

اس موضوع پر ایک اور بات: خُدا نے میری زندگی میں خدمت کے ذریعے مجھے میری حقیقی پہچان سکھائی ہے۔ شروع میں جب میں دوسروں کی خدمت کر رہا تھا تو خود کو بہت نااہل محسوس کرتا تھا کیونکہ میں سمجھتا تھا کہ میرے پاس سارے جوابات ہونے چاہییں، مگر ایسا نہیں تھا۔ یہ خدمت ہی کے ذریعے ہے کہ خُدا مجھے اس سچائی پر قائل کر رہا ہے کہ چاہے میرے پاس جوابات ہوں یا نہ ہوں، میں مسیح میں مکمل طور پر اہل ہوں۔

4. جب خدمت ہمارے اندر بسنے والے مسیح کے بارے میں نہیں بلکہ زیادہ تر ہمارے بارے میں ہوتی ہے۔

اگر میں ان ابتدائی تین نکات کا خلاصہ کروں، تو یہ ہو گا کہ ہم خدمت میں اس لیے جدوجہد کرتے ہیں کیونکہ:

زیادہ تر توجہ ہماری کمزوریوں پر ہوتی ہے بجائے اس کے کہ ہم مسیح کی قابلیت پر توجہ دیں جو ہمارے اندر ہے۔

یہ ایک معمول کی بات ہے کیونکہ ہمارے ایمان کی ابتدائی راہ میں ہماری زیادہ تر توجہ مسیح کی ہمارے اندر موجود قابلیت پر نہیں بلکہ ہماری قابلیت (یا اُس کی کمی) پر ہوتی ہے۔ تاہم، جیسے جیسے آپ ایمان کی راہ میں آگے بڑھتے ہیں تو اُس راہ کا فائدہ یہ ہو گا کہ آپ اب رَدّ کیے جانے یا ناکامی کا خوف نہیں رکھیں گے۔ آپ کو اس بات سے بھی فرق نہیں پڑے گا کہ آپ انسانوں کے معیار کے مطابق اہل نہیں ہیں یا آپ کے پاس تمام جوابات نہیں ہیں۔

جب آپ میں مسیح بڑھتا ہے اور آپ خود کم ہوتے ہیں، تو پھر آپ کی توجہ اپنی قابلیت پر نہیں بلکہ مسیح کی خدمت کرنے کی قابلیت پر ہو گی۔

یہ ہے اصل آزادی! وہ آزادی جو ہمیں اُن تمام وجوہات سے چھٹکارا دیتی ہے جن کی وجہ سے ہم خدمت کرنے میں ہچکچاتے یا جدوجہد کرتے ہیں۔

خدمت کے بارے میں شیطان کی حکمتِ عملی۔

دشمن کی تین رخی حکمتِ عملی:

1. آپ کو نجات پانے سے روکنا۔
2. آپ کو سچائی سیکھنے اور اُس سے تبدیل ہونے سے روکنا، یہ سچ کہ مسیح ہی آپ کی زندگی کا سرچشمہ ہے، اور آپ اُسی پر انحصار کر کے اُس کی زندگی اپنے اندر جیتے ہیں تاکہ مسیح کی مانند تبدیل ہو سکیں۔
3. آپ کو اس بات سے روکنا کہ آپ دوسروں کی خدمت کریں اور مسیح کی زندگی اُن تک پہنچائیں۔
4. آپ کو اس بات سے روکنا کہ آپ دوسروں کے ساتھ مسیح کی زندگی بانٹیں اور خُدا آپ کو استعمال کرتے ہوئے اُن قیدیوں کو آزاد کرے جو جھوٹے عقائد کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں، خاص طور پر اُن غلط تصورات سے متعلق جو مسیحی زندگی گزارنے کے بارے میں ہیں اور اُنہیں بھی مسیح کی مانند تبدیل کرے۔

ہم نے پچھلے مطالعوں سے جانا ہے کہ شیطان اور اُس کے بدروحیں ہر ممکن کوشش کرتے ہیں کہ آپ کی مسیح میں زندگی کو چُرالیں، تباہ کر دیں، اور ختم کر دیں، کیونکہ وہ چاہتے ہیں کہ آپ جھوٹ کی غلامی میں بندھے رہیں۔ مگر اُن کا اس سے بھی بڑا خوف یہ ہے کہ آپ صرف خود ہی تبدیل نہ ہوں، بلکہ خُدا آپ کو استعمال کرے تاکہ آپ مسیح کو زندگی کے طور پر دوسرے مسیحیوں کے ساتھ بانٹیں، اور وہ بھی آزاد ہو کر نئی زندگی میں تبدیل ہو جائیں۔ اسی لیے وہ ہر ممکن کوشش کریں گے کہ آپ دوسروں کے ساتھ مسیح کی زندگی شیئر نہ کریں۔ ان کی ایک اہم حکمتِ عملی یہ ہے کہ وہ آپ کی توجہ اُن چار وجوہات پر مرکوز رکھیں جن کا ہم نے اوپر ذکر کیا، وہ وجوہات جن کی بنا پر ہم سچائی کو دوسروں تک پہنچانے میں جدوجہد کرتے ہیں۔

شیطان اور بدروحیں آپ کے ذہن میں ایسے خیالات ڈال سکتے ہیں جیسے: ”تم خدمت کرنے کے لائق نہیں ہو۔ تم میں یہ صلاحیت نہیں۔ تم ناکام ہو جاؤ گے اور لوگ تمہیں رد کر دیں گے۔“ یاد رکھیں، یہ خیالات اکثر متکلم کی صورت میں (یعنی "میں" کی زبان) آتے ہیں تاکہ آپ یہ سمجھیں کہ یہ آپ کے اپنے خیالات ہیں، اور یوں آپ انہیں قبول کر لیں اور ان کو سچ مان لیں۔ لہٰذا:

ہوشیار رہیں کہ شیطان اور اُس کی بدروحیں ہمیشہ ایسے راستے ڈھونڈتے رہتے ہیں جن کے ذریعے وہ آپ کو سچائی کی خدمت دوسروں تک پہنچانے سے روک سکیں۔

مسیح کی زندگی سے معمور ہونا اور اُسے دوسروں کے ساتھ بانٹنا۔

کیونکہ سِوا اُس نیو کے جو پڑی ہُوئی ہے اور وہ یِسُوع مسیح ہے کوئی شخص دُوسری نہیں رکھ سکتا۔ 1-کُرِنتھِیوں 11:3

مجھے یقین ہے کہ اگر آپ اس چار حصوں پر مشتمل مطالعے میں یہاں تک پہنچ چکے ہیں تو خُدا آپ کی زندگی میں ایک تبدیلی کا کام کر رہا ہے۔ میری دُعا ہے کہ آپ اُس کی زندگی اور قدرت کو اپنے اندر محسوس کر رہے ہوں، جو آپ کے ذہن کو نیا بنا رہی ہے، آپ کے جذبات کو شفا دے رہی ہے، اور آپ کی مرضی کو اس کی سچائی کی بنیاد پر فیصلے کرنے کی طرف لے جا رہی ہے۔ تاہم، میں یہ بھی امید کرتا ہوں کہ اب تک خُداوند آپ کو اُس مقام کی طرف لے جا رہا ہو گا جہاں آپ مسیح کی زندگی سے متعلق سچائیوں کو دوسروں کے ساتھ بانٹنے لگیں، یا کم از کم ایسا کرنے کی خواہش رکھیں۔ کیا یہ ممکن ہے کہ خُدا آپ کے ذریعے یہ سچائیاں دوسرے مسیحیوں تک پہنچانا چاہتا ہے تاکہ اُنہیں ہر اُس جھوٹ کی غلامی سے آزاد کرے جن میں آپ بھی پہلے بندھے ہوئے تھے؟ اس کا جواب بلاشبہ "ہاں" ہے، وہ ضرور ایسا کرنا چاہتا ہے۔ ذرا ایک لمحے کے لیے نیچے دیے گئے بیان پر غور کریں۔

میں جس وجہ سے خدمت میں ہوں، وہ یہ ہے کہ خُدا نے مجھے اُس مقام تک پہنچا دیا ہے جہاں میں زندگی کو بدل دینے والی یہ سچائیاں دوسروں کے ساتھ بانٹے بغیر رہ ہی نہیں سکتا۔ جس طرح مسیح آپ کے اندر ظاہر ہو رہا ہے، وہ آپ کو بھی اُسی مقام کی طرف لے جا رہا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ کو لازماً کوئی باقاعدہ خدمت یا عہدہ اختیار کرنا ہو گا۔ اس کا سادہ مطلب یہ ہے کہ آپ کے اندر یہ خواہش بڑھتی جائے گی کہ خُدا آپ کو استعمال کرے تاکہ قیدیوں کو آزاد کرے۔

خُدا کی تبدیلی کے عمل کا ایک عظیم ترین نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آپ "دوسروں پر مرکوز" ہونے لگتے ہیں، اور آپ کے اندر یہ خواہش بڑھنے لگتی ہے کہ آپ مسیح کو زندگی کے طور پر دوسروں کے ساتھ بانٹیں۔

اب میرے پاس آپ کے لیے ایک سوال ہے:

کیا یہ ممکن ہے کہ اگر آپ ایمان کے ساتھ قدم بڑھائیں اور دوسروں کی خدمت کے لیے خود کو دستیاب کریں، تو خُدا آپ کی توجہ دوسروں کی مشکلات کی طرف زیادہ کرے اور آپ کو آپ کی اپنی ذات اور اپنی جدوجہد پر مرکوز رہنے سے جلد باہر نکال لے؟

مسیح کو زندگی کے طور پر دوسروں کے ساتھ بانٹنے کے طریقے کیا ہیں؟ خُدا دوسروں کی خدمت کے لیے آپ کو استعمال کرنے میں بہت تخلیقی ہے۔ وہ مختلف طریقوں سے آپ کو استعمال کر سکتا ہے۔ یہاں چند ممکنہ طریقے دیے جا رہے ہیں:

1. کسی فرد کے ساتھ انفرادی طور پر مسیح کی سچائیوں کو بانٹنا۔
2. کسی چھوٹے گروپ یا اتوار کی کلاس کی قیادت کرنا۔
3. اپنے کام کی جگہ پر ایک مطالعے یا بائبل سٹڈی کی قیادت کرنا۔

خُداوند ایسے لوگوں کو اُٹھا رہا ہے جو "بڑھانے والے (multipliers)" ہوں، یعنی وہ لوگ جو خود کو اُس کے لیے دستیاب کریں تاکہ وہ اِن سچائیوں کو دوسروں تک پہنچا سکے۔ **Christ Is Life Ministries** کا ایک اہم بُلاوا یہی ہے کہ وہ آپ جیسے "multipliers" کو تیار کرے تاکہ آپ مسیح کو زندگی کے طور پر اوپر بیان کیے گئے ایک یا ایک سے زیادہ طریقوں سے دوسروں کے ساتھ بانٹ سکیں۔

میں اسے "ارادے کے ساتھ کی جانے والی خدمت (intentional ministry)" کہتا ہوں۔ یہ سب طریقے مسیح کو زندگی کے طور پر بانٹنے کے بہترین ذرائع ہیں۔ تاہم، کچھ اور بھی طریقے ہیں جن کے ذریعے خُداوند آپ کے وسیلے خدمت کر سکتا ہے۔ آیئے اُن میں سے دو پر غور کرتے ہیں۔

تیسرا دِن

ایک اور طریقہ خدمت کرنے کا وہ ہے جو یسوع نے روزمرہ کی بنیاد پر اختیار کیا تھا۔

یسوع نے کس طرح خدمت کی؟ وہ ہر صبح جاگ کر خود کو باپ کے لیے دستیاب کر دیتا تاکہ خدمت کر سکے۔ جب وہ دن بھر کے معمولات سے گزرتا، تو کبھی وہ مخصوص لوگوں کی طرف بھیجا جاتا، اور کبھی لوگ خود اُس کے پاس آ کر خدمت حاصل کرتے۔ یسوع کے پاس خدمت کے لیے کوئی روزانہ کا باقاعدہ شیڈول یا منصوبہ نہیں تھا۔ وہ صرف دن گزارتے ہوئے باپ پر مکمل انحصار کے ساتھ جیتا تھا تاکہ باپ اُس کی رہنمائی کرے اور اُس کے وسیلے خدمت کرے۔

ہم بھی خدمت کو اُسی نظر سے دیکھ سکتے ہیں۔ جب ہم دن بھر کے معمولات سے گزرتے ہیں، تو ہم خود کو خُدا کے لیے دستیاب کر سکتے ہیں تاکہ وہ ہمارے وسیلے مسیح کو زندگی کے طور پر دوسروں تک پہنچائے۔ یہ کوئی ایسا شخص ہو سکتا ہے جس کی طرف ہمیں خدمت کے لیے بھیجا جائے، یا کوئی ایسا جسے خُدا ہماری طرف لے آئے تاکہ ہم اُس کی خدمت کریں۔

اِس قسم کی خدمت بہت متحرک (dynamic) ہوتی ہے، کیونکہ آپ کو پہلے سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اُس دن خُدا آپ کے لیے کیا ارادہ رکھتا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ یہ تھوڑا سا خوف پیدا کر سکتا ہے، لیکن آپ خود کو دن بھر زیادہ سے زیادہ خُدا سے دُعا کرتے ہوئے پائیں گے۔ اُس سے یہ درخواست کرتے ہوئے کہ وہ آپ کو ایسا شخص دے جس کے ساتھ آپ مسیح کی زندگی بانٹ سکیں۔

اس قسم کی خدمت میں ایک عام اور بڑی فکر کی بات یہ ہوتی ہے:

"اگر خُدا میرے پاس کسی زخمی یا جدوجہد کرتے ہوئے شخص کو لے آئے تو میں کیا کہوں گا؟"

یہ خوف بہت عام ہے۔ تاہم، یہ خوف ایک جھوٹی سوچ سے پیدا ہوتا ہے، یعنی یہ کہ **ہمیں خود ہی صحیح جواب دینا ہوگا**، گویا ہم خود اس کا سرچشمہ (source) ہیں۔ میں اس خوف سے اچھی طرح واقف ہوں، خاص طور پر جب بھی میں کسی دکھی شخص یا جوڑے کی رہنمائی کر رہا ہوتا ہوں۔ میں بھی خود سے یہی سوال کرتا ہوں:

"میں ایسا کیا کہوں گا جو واقعی اِس شخص کی زندگی میں تبدیلی لا سکے؟"

تاہم، میرے پاس آپ کے لیے ایک خوشخبری ہے:

یہ آپ کی ذمہ داری نہیں ہے کہ آپ اُس لمحے میں خود سوچ کر کچھ کہیں۔ یہ خُدا کا کام ہے۔

میں نے سالوں کی خدمت میں (شاگرد بنانے) کے دوران یہ سیکھا ہے کہ مجھے صرف اتنا کرنا ہے کہ روح القدس پر بھروسا رکھوں کہ وہ میرے ذہن میں خیالات ڈالے اور میرے منہ میں الفاظ دے۔ یہ دراصل ایک سادہ سا معاملہ ہے:

خُداوند پر انحصار کرنا کہ وہ آپ کے وسیلے سے بولے۔ جب آپ کسی ضرورت مند شخص کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں اور اُس لمحے میں روح القدس سے رہنمائی طلب کرتے ہیں، تو آپ حیران رہ جائیں گے کہ آپ کے منہ سے کیا کچھ نکلتا ہے!

میں روزانہ ایسے حالات سے گزرتا ہوں جہاں میری محدود سوچ میں یہ واضح نہیں ہوتا کہ اُس لمحے میں کون سی سچائی دوسروں سے شیئر کروں۔ تاہم، جب میں روح القدس سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ میرے ذہن میں وہ بات ڈالے جو وہ کہنا چاہتا ہے، تو میں مسلسل حیرت زدہ ہوتا ہوں کہ وہ میرے ذریعے کیا کچھ کہتا ہے جو دوسرے شخص کی زندگی پر گہرا اثر ڈالتا ہے۔ لہٰذا:

بس، دل سے روح القدس پر بھروسا کریں کہ جب بھی آپ کو خدمت کا موقع ملے، تو وہ آپ کے ذہن میں خیالات ڈالے گا اور آپ کے ہونٹوں پر الفاظ رکھے گا۔

"ہونے" کی خدمت بھی ہے۔

مگر خُدا کا شُکر ہے جو مسیح میں ہم کو ہمیشہ اسیروں کی طرح گشت کراتا ہے اور اپنے علم کی خُوشبُو ہمارے وسِیلہ سے ہر جگہ پھَیلاتا ہے۔2-کُرِنتھِیوں 14:2

زیادہ تر ہمیں یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہمیں خُدا کی سچائی کو دوسروں کے ساتھ فعال طور پر بول کر اور بانٹ کر ہی خدمت کرنی ہے۔ تاہم، خدمت کرنے کا ایک اور طریقہ بھی ہے جسے میں "ہونے" کی خدمت کہتا ہوں۔ یہ کھلی (overt) خدمت کے بجائے ایک چھپی ہوئی (covert) خدمت ہے۔

آیئے میں آپ کو "ہونے" کی خدمت کی ایک مثال دیتا ہوں۔ فرض کریں کہ آپ کل اپنے دفتر میں داخل ہوتے ہیں، اور آپ کو اپنے کام کی جگہ پر یسوع کا نام لینے کی اجازت نہیں ہے۔ جیسے جیسے آپ دن گزار رہے ہیں اور مسیح پر انحصار کرتے ہوئے زندگی گزار رہے ہیں، تو اُس وقت روح القدس آپ کے ذریعے کیا کر رہا ہے، باوجود اس کے کہ آپ زبانی طور پر خُدا کی سچائی کو بانٹ نہیں رہے؟

وہ اپنی زندگی، محبت، فضل وغیرہ آپ کے ذریعے بہا رہا ہے۔ وہ یہ سب کچھ اُس وقت بھی کر رہا ہے جب آپ ایک لفظ بھی نہیں کہہ رہے! آپ دیکھیں، خدمت ضروری نہیں کہ نظر آنے والی دنیا میں ہی ہو۔ یہ نظر نہ آنے والی دنیا میں بھی ہو سکتی ہے۔ نظر آنے والی دنیا میں "ہونا" بظاہر بہت غیر فعال (passive) لگتا ہے۔ لیکن نظر نہ آنے والی دنیا میں، خُدا کی زندگی اور قدرت کی معموری آپ کے ذریعے دوسروں تک بہہ رہی ہوتی ہے۔ یہی وہ "خوشبو" ہے مسیح کی زندگی کی، جو آپ کے ذریعے بہہ رہی ہوتی ہے، جس کا ذکر پولس رسول نے 2 کرنتھیوں 14:2 میں کیا ہے۔ ایک بہترین مثال "ہونے" کی خدمت کی مرقس 27:5-29 میں ہے جب اُس عورت نے یسوع کی پوشاک کو چھو لیا۔

یِسُوع کا حال سُن کر بِھیڑ میں اُس کے پِیچھے سے آئی اور اُس کی پوشاک کو چُھؤا۔ کیونکہ وہ کہتی تھی کہ اگر مَیں صِرف اُس کی پوشاک ہی چُھو لُوں گی تو اچّھی ہو جاؤں گی۔ اور فی الفَور اُس کا خُون بہنا بند ہو گیا اور اُس نے اپنے بدن میں معلُوم کِیا کہ مَیں نے اِس بِیماری سے شِفا پائی۔ مرقس باب 5 آیات 27 تا 28

یسوع اُس عورت کی خدمت جان بوجھ کر نہیں کر رہا تھا، لیکن شفا دینے والی قدرت اُس میں سے بہہ رہی تھی تا کہ اُس عورت کو شفا دے۔ یہی بات ہمارے لیے بھی سچ ہے۔ بعض اوقات ہم ظاہری طور پر خدمت کر رہے ہوتے ہیں، جب ہم خُدا پر انحصار کرتے ہوئے چلتے ہیں تب باطنی طور پر ہم مسلسل مسیح کی زندگی اور قدرت کو اُن لوگوں تک پہنچا رہے ہوتے ہیں۔

لہٰذا، خدمت کو صرف ظاہری (اوورٹ) نہیں بلکہ اُسے باطنی (کوورٹ) طور پر بھی اتنا ہی اہم سمجھیں۔

"ہونے / مسیح میں ہونے" کی خدمت کے بارے میں ایک اور اہم بات یہ ہے کہ آپ مافوق الفطرت اور غیر زبانی دائرے میں خدمت کرنے کے لیے باقاعدہ طور پر ارادہ کر سکتے ہیں۔ **اس کی ایک مثال یہ ہے:** فرض کریں کہ آپ کا کوئی ساتھی یا کارکُن آپ سے اُلجھتا ہے یا وہ مسیح کے بارے میں بات کرنے کے لیے تیار نہیں ہے۔ ایسی صورت میں آپ ارادتاً اس طرح دُعا کر سکتے ہیں:

"اے خُداوند، میں جانتا ہوں کہ اس شخص کو میرے ساتھ مسائل ہیں۔ میں تُجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ تُو اپنی محبت اور فضل کو اس شخص پر ظاہر کر۔ میری ذات کے ذریعے تُو اپنے آپ کو ایسا ظاہر کر کہ وہ تیرا انکار نہ کر سکے۔"

اگرچہ آپ کھلم کھلا خدمت نہیں کر سکتے، لیکن آپ روح القدس سے یہ چاہ سکتے ہیں کہ وہ آپ کے ذریعے پوشیدہ طور پر اُس شخص کی خدمت کرے۔ کیا آپ نے کبھی سوچا ہے کہ اس طرح کی پوشیدہ خدمت اتنی ہی مؤثر، بلکہ بعض اوقات ظاہری خدمت سے بھی زیادہ مؤثر ہو سکتی ہے؟

مسیح کو زندگی کے طور پر دوسروں کے ساتھ بانٹتے وقت ایک اہم سوال یہ ہے:

"آپ جو کچھ بھی مانتے ہیں، کیا وہ آپ کے لیے کام کر رہا ہے؟"

جب میں مسیح کو زندگی کے طور پر دوسروں کے ساتھ بانٹ رہا ہوتا ہوں تو ایک اہم سوال جو میں ہمیشہ پوچھتا ہوں وہ یہ ہے:
"مسیحی زندگی گزارنے کے بارے میں آپ جو کچھ مانتے ہیں، کیا وہ آپ کے لیے کارآمد ثابت ہو رہا ہے؟"
میں عام طور پر اس سوال کے بعد کچھ اور سوالات بھی پوچھتا ہوں، جیسے کہ:

- کیا آپ جسم یا جسمانیت، گناہ کی طاقت، شیطان اور شیاطین پر مسلسل فتح کا تجربہ کر رہے ہیں؟
- کیا آپ اُس ایک گناہ کی عادت سے آزاد ہو رہے ہیں جو آپ کو سب سے زیادہ شکست دیتی ہے؟
- کیا آپ ماضی یا حال کے زخموں سے شفا پا رہے ہیں؟
- کیا آپ کی زندگی ایسی تبدیل ہو رہی ہے کہ آپ کی سوچ، جذبات، ایمان اور رویّے مسیح جیسے بنتے جا رہے ہوں؟

انہی سوالات کے جوابات سے مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آیا کوئی شخص مسیح کو اپنی زندگی کا سرچشمہ بنا کر جی رہا ہے یا نہیں۔ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ ہر ایماندار فتح، آزادی، شفا اور تبدیلی کا تجربہ کرنا چاہتا ہے۔ کیا یہ آپ کی خواہشات نہیں ہیں؟ آپ دیکھیں، خُدا نے نہ صرف یہ وعدے کیے ہیں بلکہ اُس نے ہمارے دلوں میں یہ خواہش بھی رکھی ہے کہ ہم یہ سب کچھ چاہیں۔ اسی لیے میں یہ سوال کرتا ہوں، "کیا یہ آپ کے لیے کام کر رہا ہے؟" تاکہ ایک شخص کو اس سچائی کا سامنا کرنا پڑے کہ آیا جو وہ ایمان رکھتا ہے وہ واقعی اُس کی زندگی کو بدل رہا ہے یا نہیں۔

چوتھا دِن

مسیحی "مسیح کو زندگی کے طور پر" کیوں رد کرتے ہیں؟

جب آپ محسوس کریں کہ آپ کو "مسیح کو زندگی کے طور پر" دوسروں سے بانٹنے کی رہنمائی مل رہی ہے، تو یاد رکھیں کہ بہت سے لوگ اس سچائی کو رد کر سکتے ہیں۔ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ آیئے میں آپ کو چند وجوہات بتاتا ہوں۔

1. **وہ سننے کے لیے تیار نہیں ہوتے۔** دوسرے الفاظ میں، وہ اُس "ضرورت" کے مقام پر نہیں پہنچے جہاں اُن کے کان مسیحی زندگی کی سچائیوں کو سننے کے لیے کھلے ہوں۔ براہِ مہربانی یہ بات یاد رکھیں: اگر آپ اپنی ضرورت کو نہیں پہچانتے، تو آپ کو یسوع کی بھی کوئی ضرورت محسوس نہیں ہو گی۔

2. **خود ساختہ راستبازی۔** میرا تجربہ ہے کہ خود ساختہ راستباز مسیحی اکثر یہ سمجھتے ہیں کہ اُن کے پاس پہلے ہی سب جواب موجود ہیں، اور اپنے غرور اور تکبر کی وجہ سے وہ مسیحی زندگی کی سچائیوں کو سننے یا قبول کرنے پر آمادہ نہیں ہوتے۔ دیکھئے، فروتنی یہ کہتی ہے کہ "مجھے انحصار کرنا ہے۔"

3. **جسم ہمیشہ سچائی کو رد کرے گا۔** اگر کوئی مسیحی اپنی زندگی زیادہ تر جسم کے مطابق گزار رہا ہے، تو وہ ممکنہ طور پر مسیح کو اپنی زندگی کے طور پر قبول کرنے کی سچائی کو رد کرے گا۔

4. **میں اکثر یہ جواب سنتا ہوں: "مجھے یہ سچائیاں پہلے سے معلوم ہیں، مجھے کچھ نیا بتائیں۔"** جب کوئی یہ کہتا ہے، تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ صرف علم حاصل کرنا چاہتا ہے۔ وہ سچائی کے ذریعے تبدیل ہونا نہیں چاہتا بلکہ صرف ذہنی معلومات میں اضافہ چاہتا ہے۔

5. **ایک اور عام جواب یہ ہوتا ہے: "یہ سچائی بہت زیادہ غیر متحرک (passive) ہے۔ بس مجھے بتائیں کہ کرنا کیا ہے۔"** یہاں پر بھی مذہبی کارکردگی پر مبنی جسم بول رہا ہوتا ہے۔ ایسا جسم قوانین، تقاضوں کی فہرستیں اور فارمولے چاہتا ہے تاکہ مسیحی زندگی کو جیا جا سکے۔ لٰہذا وہ مسیح پر انحصار کرنے کے نظریے کو رد کرتا ہے۔

وہ آپ کے ذریعے خدمت کرتے وقت آپ میں کیا مکمل کرتا ہے؟

میرا خیال ہے کہ یہ سمجھنا بہت ضروری ہے کہ خُدا نہ صرف آپ کے ذریعے کام کرتا ہے بلکہ جب آپ خدمت کرتے ہیں تو وہ آپ میں بھی کام کرتا ہے۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ خُدا آپ کے اندر کیا کچھ کر رہا ہے:

1. آپ کی زندگی کو مزید تبدیل کرنے کے لیے۔

ہماری خدمت کا مرکز ان لوگوں کو تلاش کرنا ہے جو مسیح کی زندگی کی سچائیوں کو دوسروں تک پہنچانے کے لیے خود کو بلایا ہوا محسوس کرتے ہیں۔ ہم ان لوگوں کو "ضاربین (multipliers)" کہتے ہیں۔ جو چیز ہم نے ان ضاربین کی گواہیوں سے دریافت کی ہے وہ یہ ہے کہ جب وہ ان سچائیوں کو دوسروں کے ساتھ بانٹتے ہیں تو خُدا ان کی اپنی زندگیوں کو بھی تبدیل کر رہا ہوتا ہے۔ بہت سے لوگوں نے یہ گواہی دی ہے کہ خُدا ان میں مسیح کی زندگی کی سچائیوں کو ایسے طریقے سے مضبوط کر رہا ہے جو انہوں نے اس سے پہلے کبھی محسوس نہیں کیا تھا جب تک وہ "ضارب" نہ بنے۔ جب آپ خدمت کے لیے بلائے گئے محسوس کریں تو اس بات کو یاد رکھیں:

جب خُدا آپ کے ذریعے دوسروں کی زندگیوں میں تبدیلی لا رہا ہوتا ہے، تو وہ آپ کے اندر بھی ہمیشہ ایک تبدیلی کا عمل جاری رکھتا ہے!

2. جب آپ خُدا کے ذریعے دوسروں کی زندگیوں میں تبدیلی دیکھتے ہیں تو آپ کا خُدا پر اعتماد اور روحانی دلیری بڑھے گی۔

بہت سے "multipliers" نے میرے ساتھ یہ بات شیئر کی ہے کہ جب وہ دیکھتے ہیں کہ خُدا ان کے ذریعے کسی دوسرے شخص کی زندگی کو تبدیل کر رہا ہے تو ان کا مسیح پر اعتماد بہت بڑھ جاتا ہے۔ وہ خُدا کی قدرت، اُس کی وفاداری، اور اُس کی محبت پر پہلے سے زیادہ پختہ یقین رکھنے لگتے ہیں۔ در حقیقت، میں نے اُن لوگوں کی زندگیوں میں خُدا پر اعتماد میں تیزی سے اضافہ ہوتے دیکھا ہے جو "مسیح کو زندگی کے طور پر" دوسروں تک پہنچا رہے ہیں۔

3. جب آپ خُدا کے ساتھ مل کر کسی اور کے دل میں "بحرِ قلزم" کھولنے میں شریک ہوتے ہیں تو آپ کے دل میں اُس کے لیے حیرت و جلال کا احساس اور بھی بڑھ جاتا ہے۔

میری نظر میں اس سے بڑی کوئی اور تجرباتی خوشی نہیں ہو سکتی کہ آپ اپنی آنکھوں سے دیکھیں کہ خُدا کسی دوسرے کے دل میں بحرِ قلزم کو کھول رہا ہے۔ جب خُدا آپ کے وسیلہ سے کسی کو سچائی کے ذریعے آزاد کرنے لگتا ہے تو یہ آپ کے اندر کچھ ایسا کرتا ہے جسے بیان کرنا مشکل ہے۔ میں ذاتی تجربے سے جانتا ہوں کہ جب خُدا میرے وسیلہ سے کسی دوسرے کو تبدیل کرتا ہے تو میرے دل میں اُس کے لیے ایک نئی خوشی، جلال، اور حیرت پیدا ہوتی ہے۔

4. یہ آپ کے اندر زیادہ عاجزی پیدا کرتا ہے۔

جب خُداوند آپ کو کسی اور کی زندگی کو تبدیل کرنے کے لیے استعمال کرتا ہے تو آپ کے دل میں ایک گہری عاجزی پیدا ہوتی ہے کہ خُدا نے آپ کو استعمال کرنے کے قابل جانا۔ یہ کتنی عاجزانہ بات ہے کہ خُدا آپ کو کسی دوسرے انسان کے دل اور منزل کو بدلنے کے لیے اپنا وسیلہ بناتا ہے۔

5. آپ کے دل میں مسیح کے بدن کے لیے زیادہ محبت اور ہمدردی پیدا ہو گی۔

میرا یقین ہے کہ خُدا ہماری زندگیوں میں خدمت کے ذریعے ایک اور کام یہ کرتا ہے کہ وہ ہمارے دلوں میں مسیحیوں کے لیے محبت اور ہمدردی کو بڑھاتا ہے۔ جب روح القدس آپ کے ذریعے مجروح لوگوں تک سچائی، زندگی اور شفقت پہنچاتا ہے، تو آپ محسوس کریں گے کہ آپ کی محبت اور ہمدردی ان کے لیے بڑھ رہی ہے۔ آپ کی یہ خواہش بڑھے گی کہ وہ آزاد ہو جائیں، کیونکہ آپ نہیں چاہتے کہ وہ مزید ایک دن بھی جھوٹ کے بندھن میں اور اس کی وجہ سے پیدا ہونے والی ذہنی تکلیف میں گزاریں۔

پانچواں دِن

جب آپ "مسیح کو زندگی کے طور پر" دوسروں سے بانٹ رہے ہوں، تو ایک اور اہم بات جاننا ضروری ہے۔

جب میں نے سالوں کے دوران مسیح کو زندگی کے طور پر بانٹا، تو کچھ لوگ ایسے بھی آئے جنہوں نے ان سچائیوں پر اعتراض کیا جنہیں میں سکھا رہا تھا۔ وہ بحث کرنا چاہتے ہیں یا آپ کی بات سے اختلاف کرنا چاہتے ہیں۔ آپ کو خُدا کی سچائی کا دفاع کرنے کی آزمائش ہو سکتی ہے۔ براہ کرم اس آزمائش میں نہ پڑیں۔ جب کوئی شخص خُدا کی سچائی پر اعتراض کرتا ہے تو یہ ایک اہم حقیقت یاد رکھیں:

خُدا کی سچائی کو کسی دفاع کی ضرورت نہیں۔

چونکہ خُدا کی سچائی مطلق ہے، اس لیے آپ کو اس سچائی کا دفاع کرنے کی ضرورت نہیں۔ میں صرف ان لوگوں سے جو بحث یا مناظرہ کرنا چاہتے ہیں، یہی کہتا ہوں کہ میں خُدا کی سچائی کا دفاع نہیں کروں گا۔ میں اُنہیں یہ چیلنج بھی دیتا ہوں کہ وہ اپنے اختلافات یا دلائل روح القدس کے پاس لے جائیں اور اُس سے کہیں کہ وہ اُن پر سچائی ظاہر کرے۔ یہ رویہ بحث کو ختم کر دیتا ہے کیونکہ اب بوجھ آپ پر نہیں بلکہ اُن پر ہے کہ وہ روح القدس سے رجوع کریں، نہ کہ آپ سے سچائی کا دفاع مانگیں۔

خُدا آپ کے دُکھوں اور زندگی کے تجربات کو استعمال کرے گا تاکہ وہ دوسروں کی خدمت ایک منفرد انداز میں آپ کے ذریعے کرے۔

ہم سب نے مسیحی زندگی میں کسی نہ کسی درجے میں ذاتی دُکھ کا سامنا کیا ہے۔ جیسا کہ آپ اب تک جان چکے ہوں گے، خُدا دُکھ کو استعمال کرتا ہے تاکہ آپ کو مزید ٹوٹے پن اور اُس پر گہرے انحصار کی طرف لائے۔ تاہم، آپ کی زندگی میں دُکھ کا ایک اور مقصد بھی ہے۔ پولس اس مقصد کو 2 کرنتھیوں 1:3-5 میں بیان کرتا ہے۔

ہمارے خُداوند یسُوع مسیح کے خُدا اور باپ کی حمد ہو جو رحمتوں کا باپ اور ہر طرح کی تسلّی کا خُدا ہے۔ وہ ہماری سب مُصیبتوں میں ہم کو تسلّی دیتا ہے تاکہ ہم اُس تسلّی کے سبب سے جو خُدا ہمیں بخشتا ہے اُن کو بھی تسلّی دے سکیں جو کسی طرح کی مُصیبت میں ہیں۔ کیونکہ جس طرح مسیح کے دُکھ ہم کو زیادہ پہنچتے ہیں اُسی طرح ہماری تسلّی بھی مسیح کے وسیلہ سے زیادہ ہوتی ہے۔ 2-کُرنتھیوں باب 1 آیات 3 تا 5

پولس بتاتا ہے کہ اپنے دُکھ کے وسیلہ سے اُسے خُدا کی تسلی ملی، اور اِسی تسلی سے وہ دوسروں کو بھی تسلی دے سکا۔ مجھے اعتراف کرنا ہو گا کہ میں اُن لوگوں میں سے نہیں ہوں جو دُکھ میں خوشی محسوس کرتے ہیں۔ لیکن پچھلے چند سالوں میں میری زندگی میں بھی ایسے وقت آئے جب مجھے دُکھ اور زخموں سے گزرنا پڑا۔ میں کبھی نہیں چاہوں گا کہ وہ وقت دوبارہ آئے، لیکن میں گن نہیں سکتا کہ کتنی بار خُدا نے میرے اُن دُکھوں کو دوسروں کی خدمت کے لیے استعمال کیا۔ چونکہ میں خود دُکھ سے گزرا ہوں، اس لیے دوسروں کے دُکھ کو زیادہ آسانی سے سمجھ سکتا ہوں۔ یہ اُن ہی سچائیوں میں سے ہے جو خُداوند نے مجھے میرے دُکھ کے وسیلے سکھائیں، اور میں انہیں زخمی یا دُکھی ایمانداروں کے ساتھ بانٹتا ہوں:

1. خُدا ہمیشہ دُکھ میں ایک الٰہی مقصد رکھتا ہے۔
2. وہ دُکھ کے وسیلہ سے آپ کی زندگی میں کچھ "اچھا" کام کر رہا ہوتا ہے۔
3. دُکھ ہماری شکستگی اور تبدیلی کے لیے ضروری ہے۔
4. یہ دُکھ ہی کے وسیلہ سے ہے کہ ہم خُدا کی محبت، فضل اور تسلی کو حقیقی طور پر محسوس کرتے ہیں۔
5. خُدا آپ کو دُکھ سے اس لیے گزرنے دیتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ ایک دن وہ کسی ایسے شخص کو آپ کے پاس لائے گا جو ویسے ہی دُکھ میں ہو گا، جیسے دُکھ سے آپ گزرے تھے۔

خُدا آپ کے وسیلہ سے اپنی کلیسیا کو تعمیر کرنے کے لیے کیا کچھ کرنا چاہتا ہے؟

1. وہ غیر مسیحیوں کو آپ کے وسیلے سے اپنی طرف نجات کے لیے کھینچنا چاہتا ہے۔

"اور جب میں زمین سے بلند کیا جاؤں گا تو سب کو اپنی طرف کھینچوں گا۔" یوحنا32:12

2. وہ مسیحیوں کو آپ کے وسیلے سے اپنی طرف زندگی گزارنے کے لیے سرچشمہ (Source) کے طور پر کھینچنا چاہتا ہے۔

"اور وہی تمہاری طرف سے مسیح یسوع میں تمہارا منبع ہے، جو ہمارے لیے خُدا کی طرف سے حکمت، راستبازی، پاکیزگی اور مخلصی ٹھہرا۔" 1 کرنتھیوں30:1

3. وہ آپ کے وسیلے سے دوسرے ایمانداروں کو **مکاشفہ، آزادی، فتح اور شفا** دینا چاہتا ہے۔

"اندھوں کو بینائی دینا، قیدیوں کو رہائی دینا، اور شکستہ دلوں کو شفا دینا۔" لوقا18:4

4. وہ دوسروں پر اپنی **محبت، فضل، نیکی اور رحم** آپ کے وسیلے سے ظاہر کرنا چاہتا ہے۔
5. وہ دوسروں کو آپ کے وسیلے سے اپنی طرف کھینچ کر **ایک ذاتی اور قریبی تعلق** قائم کرنا چاہتا ہے۔

بالآخر، خُدا آپ کے وسیلے سے اپنی کلیسیا کو تبدیل کرنا چاہتا ہے تاکہ ہر ایماندار اپنی روحانی منزل کو پورا کرے یعنی مسیح کی مانند بننے میں تبدیل ہو جائے۔

"!اَے میرے بچو، جن کے لیے میں پھر سے دردِزِہ میں مبتلا ہوں جب تک کہ مسیح تم میں صورت نہ پکڑلے"

(گلتیوں4:19)

سبق نمبر5

خُدا کے ساتھ چلنا

اُس کے آرام میں داخل ہونا

پہلا دِن

تعارف:

جیسا کہ آپ جانتے ہیں، "مسیح میں ایک تبدیل شُدہ زندگی بسر کریں" کے مطالعے کی پہلی تین کتابیں اس بات پر مرکوز رہی ہیں کہ لمحہ بہ لمحہ خُدا پر انحصار کرتے ہوئے زندگی گزارنا کیسا نظر آتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ خُدا آپ کی روحانی منزل کو پورا کرنے کا وعدہ کرتا ہے، یعنی آپ کی جان کو مسیح کی مانند ڈھال دینا۔ مجھے اُمید ہے کہ آپ اس تبدیلی کا تجربہ کر رہے ہوں گے جس کا خُدا نے وعدہ کیا ہے۔ اس مرحلے پر میرا آپ سے ایک سوال ہے:

کیا آپ کی مسیحی زندگی کے سفر میں، آپ کی جان (ذہن) کی تبدیلی خُدا کے منصوبے کا آخری اور حتمی مقصد ہے؟

ہم میں سے بہت سے لوگ جب پہلی بار مسیح کی زندگی کے سفر پر روانہ ہوئے تو ہم داؤد کی خواہشات سے متفق تھے جو اُس نے زبور 51 میں ظاہر کیں۔

اَے خُدا! اپنی شفقت کے مطابق مجھ پر رحم کر۔ اپنی رحمت کی کثرت کے مطابق میری خطائیں مِٹا دے۔ میری بدی کو مجھ سے دھو ڈال اور میرے گناہ سے مجھے پاک کر۔ کیوں کہ میں اپنی خطاؤں کو مانتا ہُوں اور میرا گناہ ہمیشہ میرے سامنے ہے۔ میں نے فقط تیرا ہی گناہ کیا ہے اور وہ کام کیا ہے جو تیری نظر میں بُرا ہے تا کہ تُو اپنی باتوں میں راست ٹھہرے اور اپنی عدالت میں بے عیب رہے۔ دیکھ! میں نے بدی میں صورت پکڑی اور میں گناہ کی حالت میں ماں کے پیٹ میں پڑا۔ دیکھ تُو باطن کی سچائی پسند کرتا ہے اور باطن ہی میں مجھے دانائی سکھائے گا۔ زُوفے سے مجھے صاف کر تو میں پاک ہُوں گا۔ مجھے دھو اور میں برف سے زیادہ سفید ہُوں گا۔ مجھے خُوشی اور خُرمی کی خبر سُنا تا کہ وہ ہڈیاں جو تُو نے توڑ ڈالی ہیں شادمان ہوں۔ میرے گناہوں کی طرف سے اپنا منہ پھیر لے اور میری سب بدکاری مِٹا ڈال۔ اَے خُدا! میرے اندر پاک دِل پیدا کر اور میرے باطن میں از سرِ نو مستقیم روح ڈال۔ زبور 51:1-10

ہم ان آیات میں کیا دیکھتے ہیں؟ ہم دیکھتے ہیں کہ داؤد خُدا سے اپنے دل میں کام کرنے کی دُعا کر رہا ہے۔ (میری اُمید ہے کہ آپ بھی ان تینوں ابتدائی اسباق کے دوران یہی کر رہے ہوں گے۔) ان الفاظ کو دیکھیں جو میں نے نمایاں کیے ہیں۔ ان آیات کا مرکز کون ہے؟ داؤد۔ داؤد چاہتا ہے کہ خُدا اُس کی زندگی میں کام کرے۔ تاہم، اگر روحانی تبدیلی ہی خُدا کا آخری مقصد ہے، تو پھر مسیح کی زندگی کا سفر آخر کار صرف "میرے بارے میں" بن جاتا ہے۔ اس لیے، میرا ماننا ہے کہ ہمیں کلامِ مقدس پر دوبارہ غور کرنے کی ضرورت ہے تا کہ ہم بہتر طور پر سمجھ سکیں کہ ایمان کے سفر میں خُدا کا حتمی مقصد دراصل کیا ہے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ تبدیلی خود مقصد نہ ہو بلکہ ایک ذریعہ ہو؟ اور اصل مقصد ہو: خُدا کے ساتھ قربت۔ آیئے میں اسے یوں بیان کرتا ہوں:

میرا ایمان ہے کہ خُدا کا آپ کو پیدا کرنے اور آپ کے اندر بسنے کا حتمی مقصد یہ ہے کہ وہ آپ کو اپنے ساتھ ایک گہرے، ذاتی اور قریبی تعلق میں لے آئے۔

جب ہم خُدا پر انحصار کے سفر کا آغاز کرتے ہیں، تو ہمارا رجحان یہ ہوتا ہے کہ ہم اس چیز کو تلاش کریں جو خُدا ہمیں پیش کرتا ہے اور جن وعدوں کا اُس نے ہم سے ذکر کیا ہے۔

۔۔۔وہ مَوجُود ہے اور اپنے طالبوں کو بدلہ دیتا ہے۔ عبرانیوں 6:11

ہم انعام (یعنی تبدیلی) کو اُس انعام دینے والے کی نسبت زیادہ ترجیح دیتے ہیں۔ یہ فطری بات ہے کیونکہ ہم اپنا سفر بہت زیادہ خود پر مرکوز ہو کر شروع کرتے ہیں، اس خیال کے ساتھ کہ مجھے اپنی ذات کے لیے وہ فتح، آزادی، شفا اور تبدیلی چاہیے جو خُدا نے وعدہ کی ہے۔ لیکن ہمارا مقصد یہ ہونا چاہیے کہ ہم خود خُدا کو تلاش کریں۔

اگر تُو اُسے ڈُھونڈے تو وہ تجھ کو مِل جائے گا۔ 1۔ تواریخ 9:28

<u>آیئے کچھ آیاتِ مقدسہ پر نظر ڈالتے ہیں جو اس بات کی تائید کرتی ہیں:</u>

چُنانچہ اُس نے ہم کو بنایِ عالَم سے پیشتر اُس میں چُن لیا تاکہ ہم اُس کے نزدِیک مُحبّت میں پاک اور بے عَیب ہوں۔ اِفسیوں 4:1

اس آیت میں پولس ہمیں بتا رہا ہے کہ خُدا ہمیں مسیح کے وسیلے سے اپنے پاس لانا چاہتا ہے تاکہ ہمارے ساتھ قربت (intimacy) قائم کرے۔ دوسرے الفاظ میں، جب ہم مسیح کو اپنی زندگی کا سرچشمہ بنا کر جیتے ہیں تو خُدا کا حتمی مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ ہمیں اپنی ذات کے قریب لائے تاکہ ہمارے ساتھ گہرا اور ذاتی تعلق قائم کرے۔ میرے لیے قربتِ الٰہی کے بارے میں ایک اور بہت معنی خیز حوالہ یوحنا 23:17 میں پایا جاتا ہے، جب یسوع باپ سے دُعا کر رہا تھا۔

مَیں اُن میں اور تُو مُجھ میں تاکہ وہ کامِل ہو کر ایک ہو جائیں اور دُنیا جانے کہ تُو ہی نے مُجھے بھیجا اور جِس طرح کہ تُو نے مُجھ سے مُحبّت رکھّی اُن سے بھی مُحبّت رکھّی۔ یُوحنّا 23:17

میری نظر میں، خُدا کی قربت کی خواہش کی اس سے بڑی کوئی تصدیق نہیں ہو سکتی جو یوحنا 23:17 میں ظاہر ہوتی ہے۔ ایک لمحے کے لیے غور کریں۔ خُداوند فرما رہا ہے کہ باپ تم سے ویسی ہی محبت رکھتا ہے جیسی وہ اپنے بیٹے، یسوع سے کرتا ہے۔ پولس بھی فلپیوں 8:3 میں بہت ذاتی انداز میں بیان کرتا ہے کہ خُدا نے اُسے اپنی قربت کے تعلق میں کہاں تک پہنچایا ہے۔

بلکہ مَیں اپنے خُداوند مسیح یِسُوع کی پہچان کی بڑی خُوبی کے سبب سے سب چِیزوں کو نُقصان سمجھتا ہُوں۔ جِس کی خاطِر مَیں نے سب چِیزوں کا نُقصان اُٹھایا اور اُن کو کُوڑا سمجھتا ہُوں تاکہ مسیح کو حاصِل کرُوں۔ فلپّیوں 8:3

میرا ایمان ہے کہ پولس یہاں جو بات کر رہا ہے وہ یہ ہے کہ یسوع کو گہرائی اور قربت سے جاننے سے بڑھ کر کچھ بھی نہیں، یہاں تک کہ رُوحانی تبدیلی بھی نہیں۔ مجھے اس ترجمے میں "ترقی کے ساتھ (progressively) " کا لفظ بہت پسند ہے کیونکہ میرا ماننا ہے کہ خُداوند کے ساتھ قربت کی طرف ایک رُوحانی ترقی کا عمل ہوتا ہے۔

دُوسرا دِن

روحانی ترقی کس طرح کی دکھائی دیتی ہے؟

آپ نے جو کچھ پہلی تین کتابوں میں سیکھا ہے، اُسے میں ایک **روحانی ترقی** (Spiritual Progression) کہتا ہوں۔ آیئے اس ترقی کا خلاصہ کریں:

کتاب نمبر1:

خُدا ہمارا سرچشمہ (Source) ہے اور ہمیں اُس پر انحصار کرتے ہوئے جینا ہے تاکہ ہم اُس کے وعدے یعنی فتح، شفا اور تبدیلی کو اپنی زندگی میں تجربہ کر سکیں۔

کتاب نمبر2:

مسیح میں اپنی حقیقی پہچان کو جاننا اور اُس پہچان سے زندگی بسر کرنا سیکھنا۔

کتاب نمبر3:

خُدا کی طرف سے ہماری جان (ذہن) کو تبدیل کرنے کا عمل: ہماری سوچ کو نیا کرنا، ہمارے زخمی جذبات کی شفا، اور ہمیں انکار سے رضامندی کی طرف لے جانا۔

میں نے آپ کو اس مخصوص روحانی ترقی (spiritual progression) کے راستے پر کیوں چلایا، اور مطالعہ کا آغاز خُدا کے ساتھ قربت (intimacy) کی سمجھ بوجھ سے کیوں نہیں کیا؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم میں سے کچھ کے لیے خُدا کی محبت کو قبول کرنا اور اُس سے محبت کرنا مشکل ہو سکتا ہے، کیونکہ یہ بہت مشکل ہوتا ہے کہ آپ کسی سے محبت کریں جس پر آپ کو اعتماد نہ ہو۔ اگر آپ کو خُدا پر بھروسا کرنے میں مشکل ہوتی ہے، تو میرا ماننا ہے کہ آپ کو اُس سے محبت کرنے اور اُس کی محبت کو قبول کرنے میں بھی دشواری ہو گی۔

ایک اور انداز میں یوں کہا جا سکتا ہے: اگر آپ کو خُدا پر شک ہے، تو لازمی ہے کہ آپ کو اُس کی محبت پر بھی شک ہو گا۔

اپنے ابتدائی مسیحی سفر میں، میں پُریقین نہیں تھا کہ خُدا میرے حق میں ہے یا یہ کہ وہ ایک بھلا خُدا ہے۔ علمِ الٰہی کے لحاظ سے میں جانتا تھا کہ یہ سچ ہے، لیکن اپنے تجربات میں میرے دل میں شدید شکوک تھے، اور ان شکوک کی وجہ سے میں خُدا پر واقعی بھروسا نہیں کرتا تھا۔ ایک لحاظ سے، میں چاہتا تھا کہ خُدا خود کو قابلِ اعتماد ثابت کرے۔ اور اِس کا واحد طریقہ یہ تھا کہ میں ایمان سے چلنا شروع کروں اور دیکھوں کہ کیا واقعی خُدا اپنے وعدے پورے کرتا ہے۔

جب میں نے اُس کی طرف سے تبدیلی، آزادی، فتح اور شفا کو تجربہ کرنا شروع کیا، تو میرا خُدا پر اعتماد بڑھنے لگا۔ یہ بڑھتا ہوا اعتماد ایک "مسیح جیسے اعتماد " (Christ-confidence) میں تبدیل ہونے لگا، یعنی مسیح اور اُس کی قدرت پر بھروسا۔ جب یہ مسیح جیسے اعتماد مضبوط ہوتا گیا، تو بالآخر میں جان سکا اور یقین کر سکا کہ خُدا مجھ سے محبت کرتا ہے۔ اور اس اعتماد کے نتیجے میں میں اُس کی محبت کو قبول کر سکا۔

اگر یہ بات آپ پر بھی صادق آتی ہے، تو ممکن ہے کہ آپ کو پہلے ایک عرصے تک خُدا پر انحصار کرتے ہوئے اُس کی قدرت کو تجربہ کرنا چاہیئے، تاکہ آپ کا اُس پر بھروسا مضبوط ہو سکے، یہ بھروسا پھر مسیح جیسے اعتماد میں تبدیل ہو گا، اور آخرکار یہ بھروسا ہی وہ راستہ بنے گا جس کے ذریعے خُدا آپ کو قائل کرے گا کہ وہ آپ سے محبت کرتا ہے۔ جب ہم خُدا پر گہرا بھروسا قائم کرتے ہیں تو ہم اُس کی محبت کو قبول کرنے اور اُس سے محبت کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ اگلے صفحے پر ایک خاکہ دیا گیا ہے جو اِس پورے عمل کو واضح کرے گا۔

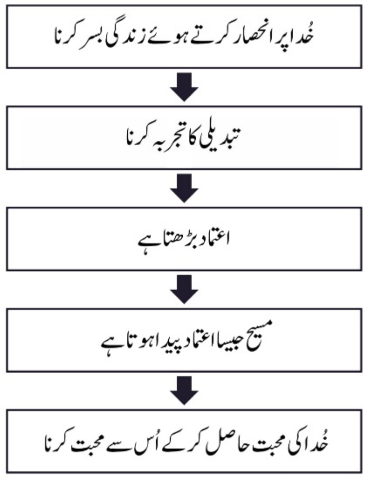

میں اس مقام پر یہ کہنا چاہتا ہوں، ممکن ہے کہ آپ کے لیے یہ روحانی ترقی نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے محسوس کیا کہ چوتھی کتاب میں خُدا کے ساتھ قربت پر توجہ دی جائے۔ تاہم، میرا یقین ہے کہ اس مقام تک پہنچتے ہوئے آپ خُدا پر اپنے اعتماد اور مسیح جیسے اعتماد میں بڑھوتری پا چکے ہوں گے، جو آپ کو خُدا کے ساتھ قربت کی طرف لے جائے گا۔

<u>غور و فکر کریں:</u> کیا آپ روحانی تبدیلی کے نتیجے میں خُدا پر بڑھتا ہوا اعتماد اور مسیح جیسا اعتماد محسوس کر رہے ہیں؟ کیا آپ محسوس کرتے ہیں کہ یہ آپ کو خُدا کی زیادہ محبت کرنے اور اُس کی محبت کو قبول کرنے کی طرف لے جا رہا ہے؟

خُدا ہمیں کہاں لے جا رہا ہے؟

محبت دینے اور پانے کے علاوہ، خُدا ہمیں اُس مقام پر لے جا رہا ہے جہاں داؤد زبور 63:1-8 میں پہنچا تھا۔

اَے خُدا! تُو میرا خُدا ہے۔ میں دل سے تیرا طالب ہُوں گا۔ خشک اور پیاسی زمین میں جہاں پانی نہیں میری جان تیری پیاسی اور میرا جسم تیرا مشتاق ہے۔ اس طرح میں نے مقدِس میں تجھ پر نگاہ کی تاکہ تیری قدرت اور حشمت کو دیکھوں کیوں کہ تیری شفقت زندگی سے بہتر ہے۔ میرے ہونٹ تیری تعریف کریں گے۔ اسی طرح میں عمر بھر تجھے مبارک کہوں گا اور تیرا نام لے کر اپنے ہاتھ اُٹھایا کروں گا۔ میری جان گویا گُودے اور چربی سے سیر ہو گی اور میرا منہ مسرُور لبوں سے تیری تعریف کرے گا۔ جب میں بستر پر تجھے یاد کروں گا اور رات کے ایک ایک پہر میں تجھ پر دھیان کروں گا اس لیے کہ تُو میرا مددگار رہا ہے اور میں تیرے پروں کے سایہ میں خوشی مناؤں گا۔ میری جان کو تیری ہی دُھن ہے۔ تیرا دہنا ہاتھ مجھے سنبھالتا ہے۔ زبور 63:1-8

کیا آپ داؤد کا ارتکاز اس زبور میں دیکھتے ہیں، جو پچھلے زبور 51 کے برعکس ہے؟ اب توجہ خُداوند پر ہے۔ یہ اب داؤد کے لیے خُدا سے کچھ حاصل کرنے کی بات نہیں رہی، بلکہ یہ اس کے لیے شکر گزاری اور تعریف کرنے کی بات ہے جو وہ خود ہے۔

خُدا آپ کو آپ کے روحانی سفر میں ایک ایسے مقام کی طرف لے جا رہا ہے جہاں آپ **خود خُدا کو** اس سے **زیادہ چاہیں گے** جو کچھ آپ اس سے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

تیسرا دِن

ہمارے خُدا کے ساتھ چلنے کے سفر میں یہ بے حد ضروری ہے کہ ہم **خُدا کے ساتھ ایک تاریخ (تجربات کی بنیاد)** قائم کریں۔

خُدا کے ساتھ گہرے تعلق کو قائم کرنے کی ایک اہم کنجی یہ ہے کہ ہم اُس کے ساتھ ایک تاریخ بنائیں۔

جب ہم خُدا کے ساتھ چلتے رہتے ہیں اور اُس کے ساتھ ایک تاریخ بناتے ہیں، تو اس کا نتیجہ اُس کے ساتھ گہرے تعلق کی صورت میں نکلتا ہے۔ اس گہرے تعلق کے علاوہ، آپ درج ذیل چیزوں کا تجربہ بھی کریں گے جو خُدا کے ساتھ مسلسل تعلق کا نتیجہ ہوں گی:

1. **آپ کا خُدا پر اعتماد بڑھے گا۔**

ہم نے اس مطالعے کے پچھلے حصوں میں بات کی ہے کہ جیسے جیسے ہم ایمان کی راہ پر چلتے ہیں، ہمارا خُدا پر اعتماد بڑھتا جاتا ہے۔ اگر یہ اعتماد نہ ہو تو ہم آخر کار اپنی زندگی اپنی طاقت سے جینے کی کوشش میں واپس لوٹ جاتے ہیں۔ تاہم، اب میں چاہتا ہوں کہ ہم کچھ خاص طریقوں پر نظر ڈالیں جن سے آپ کا خُدا پر اعتماد بڑھے گا۔

الف۔ اُس کی آپ کی زندگی کو بدلنے کی قدرت اور مرضی پر اعتماد۔

ہم جانتے ہیں کہ ہمارا خُدا تھیالوجی کے لحاظ سے قادر ہے اور رضامند بھی ہے، کیونکہ اُس کا کلام ہمیں یہی بتاتا ہے۔ لیکن اگر ہماری زندگی میں آزادی یا تبدیلی اُس وقت پر واقع نہیں ہو رہی جس کی ہم توقع رکھتے ہیں، تو ہمیں خُدا کی قدرت یا اُس کی مرضی پر شک ہونے لگتا ہے۔ تاہم، تبدیلی کے عمل کے دوران ہم یہ سیکھتے ہیں کہ وہ واقعی قادر ہے اور ہم سے کہیں زیادہ ہمیشہ سے رضامند ہے کہ وہ اپنی تبدیلی کی وعدوں کو ہماری زندگی میں عملی اور تجرباتی حقیقت بنا دے۔

ب۔ یہ اعتماد کہ خُدا آپ کے حق میں ہے۔

میرا ماننا ہے کہ ایمان کی راہ کے ابتدائی مراحل میں ہم پوری طرح قائل نہیں ہوتے کہ خُدا واقعی ہمارے حق میں ہے، حالانکہ اُس کا کلام ہمیں یہ سکھاتا ہے۔ اس کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ ہم انسانوں کے نزدیک "خُدا ہمارے حق میں ہے" کا مطلب کچھ اور ہوتا ہے، جبکہ خُدا کی نظر میں اس کا مطلب کچھ اور ہوتا ہے۔ تبدیلی کے عمل کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ ہمیں ایمان سے گزرنا پڑتا ہے۔ خاص طور پر کٹھن حالات میں تاکہ ہم یہ سیکھ سکیں کہ چاہے کوئی صورتحال خُدا نے پیدا کی ہو یا اُس نے صرف اُسے ہونے دیا ہو، آخرکار ہم یہی دریافت کرتے ہیں کہ وہ واقعی ہمارے حق میں ہے۔

آیئے میں آپ کو ایک ذاتی مثال دوں۔ جب میں دائمی تھکن کے مرض (Chronic Fatigue Syndrome) سے گزر رہا تھا، تو میں محسوس کرتا تھا کہ اگر خُدا واقعی میرے حق میں ہے، تو وہ اسے دور کر دے گا۔ لیکن اُس نے یہ بیماری ختم نہیں کی۔ اس کے بجائے، اُس نے اِس دائمی جسمانی حالت کو میرے اندر تبدیلی لانے اور خود پر میرے انحصار کو بڑھانے کے لیے استعمال کیا اور اب بھی کر رہا ہے۔

یہ تب ہی ممکن ہوا جب میں نے یہ سمجھنا شروع کیا کہ اُس نے یہ مسئلہ کیوں نہیں دور کیا۔ تب مجھے یہ ادراک ہوا کہ وہ واقعی جانتا ہے کہ میرے لیے کیا بہتر ہے۔ چنانچہ جب میری آنکھیں کھلیں کہ خُدا یہ حالت کیوں جاری رہنے دے رہا ہے، تو میرے اعتماد میں اضافہ ہوا، اور میں دیکھ سکا کہ وہ واقعی میرے حق میں ہے۔

ج۔ اس بات پر اعتماد کہ وہ آپ سے محبت کرتا ہے۔

جیسا کہ ہم نے پچھلے سبق میں ذکر کیا، ہم سب کسی نہ کسی سطح پر خُدا کی محبت کے بارے میں کشمکش کا شکار ہوتے ہیں۔ بنیادی طور پر اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم محبت کو انسانی نقطۂ نظر سے سمجھتے ہیں جبکہ خُدا کی محبت ہماری انسانی تعریف سے کہیں بلند ہے۔ تاہم، جیسے جیسے ہم اپنے اندر تبدیلی کا تجربہ کرتے ہیں، ہمارا اعتماد اس بات پر بڑھتا جاتا ہے کہ وہ ہم سے محبت کرتا ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ہمیں اُس کی محبت کی بلندی، گہرائی، لمبائی اور چوڑائی کا زیادہ گہرا انکشاف حاصل ہوتا ہے۔

د۔ آپ کا خُدا پر اعتماد بڑھے گا۔

یہ ایک نہایت اہم نکتہ ہے کیونکہ جیسے انسانی رشتوں میں کسی ایسے شخص کے ساتھ قربت ممکن نہیں جس پر آپ بھروسا نہ کریں، ویسے ہی خُدا کے ساتھ تعلق میں بھی ہے۔ کسی نہ کسی درجے میں ہم یہ کہنے کا رجحان رکھتے ہیں: "اے خُداوند، ثابت کر کہ تُو واقعی قابلِ بھروسا ہے۔" خُدا ہماری بے اعتمادی کی تمام وجوہات کو سمجھتا ہے۔ لہٰذا اگر آپ خُدا کو ڈھونڈیں گے، تو وہ آپ کی زندگی کو تبدیل کرے گا، اور اس تبدیلی کے نتیجے میں آپ کا اس پر اعتماد بڑھے گا۔ جیسے انسانی رشتوں میں ایک دوسرے کو جان کر بھروسا بڑھتا ہے، ویسے ہی جتنا زیادہ ہم خُدا کو جانیں گے اور اُس کا تجربہ کریں گے، اُتنا ہی ہمارا اُس پر بھروسا گہرا ہوتا جائے گا۔

2. **آپ کا ایمان اُس پر بڑھے گا جبکہ آپ کا غیر صحت مند خوف کم ہو جائے گا۔**

اُنھوں نے اِیمان ہی کے سبب سے سلطنتوں کو مغلُوب کِیا۔ راست بازی کے کام کِئے۔ وعدہ کی ہُوئی چِیزوں کو حاصِل کِیا۔ شیروں کے مُنہ بند کِئے۔ عبرانیوں 33:11

- روحانی تاریخ کو سچائی کی بنیاد پر تعمیر کرنے کا ایک حصہ یہ ہے کہ جیسے جیسے ہمارا ایمان خُدا پر بڑھتا ہے، ویسے ویسے ہمارا "غیر صحت مند" خوف کم ہوتا جاتا ہے۔ انسان ہونے کے ناطے ہم میں اکثر خُدا کے بارے میں ایک غیر صحت مند خوف پایا جاتا ہے، کیونکہ ہم مکمل طور پر قائل نہیں ہوتے کہ وہ اچھا ہے، وہ ہمارے حق میں ہے، وغیرہ۔ تاہم، جب ہم خُدا کے ساتھ یہ روحانی تاریخ بناتے ہیں، تو ہم ایمان میں بڑھوتری اور غیر صحت مند خوف میں کمی کا تجربہ کرتے ہیں۔ ہمارا خوف پھر ایک صحت مند خوف میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ ایسا خوف جو خُدا کے کاموں پر حیرت اور تعجب سے بھرپور ہوتا ہے۔
- میں آپ کو عبرانیوں 11 باب پڑھنے کی ترغیب دوں گا تا کہ آپ دیکھ سکیں کہ کس طرح ان پرانے عہد نامے کے مقدسین نے خُدا کے ساتھ بنی اپنی تاریخ کی بنیاد پر ایمان سے زندگی گزاری۔

3. **آپ اپنی مصیبت کو اپنی زندگی کے لیے خُدا کے مقاصد کی روشنی میں دیکھنے لگیں گے۔**

مَیں نے تیری خبر کان سے سُنی تھی پر اب میری آنکھ تجھے دیکھتی ہے ایوب 5:42

میں بہت سے دکھی لوگوں کے ساتھ کام کرتا ہوں۔ جب تک وہ یہ یقین نہ کر لیں اور اس کا تجربہ نہ کر لیں کہ ان کے درد میں خُدا دراصل کیا کر رہا ہے، وہ اپنی مصیبت کو یا تو خُدا کی طرف سے سزا سمجھتے ہیں یا یہ سمجھتے ہیں کہ خُدا ان کے درد اور تکلیف سے بے پرواہ ہے۔ جب تک ہم ایمان کے ساتھ زیادہ دیر تک نہ چلیں تا کہ دیکھ سکیں کہ خُدا ہماری مصیبت میں ہمارے اندر اور ہمارے ذریعے کیا کر رہا ہے، ہم کبھی بھی ان حالات کو خُدا کی نظر سے نہیں دیکھ پائیں گے۔ میرا نہیں خیال کہ ہم کبھی درد سے "لطف اندوز" ہونے کے مقام تک پہنچیں گے (اور میں یقین سے کہتا ہوں کہ میں نہیں پہنچا)، لیکن ہم یہ ضرور سمجھ جائیں گے کہ یہ ہماری روحانی نشوونما کے لیے کیوں ضروری ہے۔

یہی کچھ ایوب کے ساتھ ہوا جب اُس نے کہا: "اب میری آنکھوں نے تجھے دیکھ لیا ہے۔" ایوب آخر کار سمجھ گیا کہ خُدا اُس کی زندگی میں اُس کی تکلیف کے ذریعے کیا حاصل کرنا چاہتا تھا۔ خُدا ہم سب کو بھی یہیں لے جانا چاہتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم "روحانی آنکھیں" حاصل کریں تا کہ ہم دیکھ سکیں کہ خُدا کس طرح درد اور مصیبت کو استعمال کر رہا ہے تا کہ ہمیں فتح، آزادی، شفا اور تبدیلی دے۔

4. آپ خود کو بار بار حیران کرنے والے، محبت کرنے والے، فضل کرنے والے اور رحم کرنے والے خُدا کی عظمت میں ڈوبا ہوا پائیں گے جو آپ کے اندر بستا ہے۔

یہی اصل میں زندگی کی معموری کا حصہ ہے۔ جب آپ خُدا کو تلاش کرتے ہیں، اپنی زندگی میں اُس کی تبدیلی کا تجربہ کرتے ہیں، اور خُدا کے بارے میں سچائی کو سمجھنے لگتے ہیں، تو آپ خود کو اُس کی عظمت پر حیران اور اُس کی ہیبت میں ڈوبا ہوا پاتے ہیں۔ وہ واقعی ایک عظیم خُدا ہے۔ جب آپ اس کا تجربہ کرنا شروع کرتے ہیں، تو آپ کو معلوم ہو جاتا ہے کہ آپ ایک محبت کرنے والے، فضل کرنے والے اور رحم دل خُدا کے ہاتھوں میں ہیں۔

خُدا کے ساتھ تاریخ (تعلق) بنانے کی اہمیت کی مثالیں:

جب بھی ہم کسی ٹکراؤ یا مصیبت میں مبتلا ہوتے ہیں، تو انسانی فطرت کے تحت ہم اکثر صرف اس سے نجات کی دُعا کرتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ وہ کشمکش ختم ہو جائے، کیونکہ کوئی بھی اس درد کو محسوس کرنا نہیں چاہتا جو ان حالات سے جنم لیتا ہے۔ لیکن اگر ہمارا خُدا کے ساتھ ایک روحانی تعلق اور تجربے کی تاریخ ہو، تو ہم انہی حالات میں اُس تاریخ سے طاقت حاصل کرتے ہیں تاکہ اُس مصیبت سے خُدا پر اعتماد کے ساتھ زندگی گزر سکیں۔

آیئے دو مثالیں دیکھتے ہیں، جنہیں میں "لیکن خُدا" کے تجربات کہتا ہوں، تاکہ اس بات کی مزید وضاحت ہو سکے۔

5. داؤد کا "لیکن خُدا" کا تجربہ:

اس نکتہ کو بہتر طور پر سمجھنے کے لیے، آیئے زبور 13 میں داؤد کے "لیکن خُدا" کے تجربے پر نظر ڈالتے ہیں۔ ابتدائی چار آیات داؤد کی جان (ذہن) میں جاری درد اور تکلیف کو بیان کرتی ہیں۔

اَے خداوند کب تک؟ کیا تُو ہمیشہ مجھے بُھولا رہے گا؟ تُو کب تک اپنا چہرہ مجھ سے چھپائے رکھے گا؟ کب تک میں جی ہی جی میں منصوبہ باندھتا رہُوں اور سارے دن اپنے دِل میں غم کیا کروں؟ کب تک میرا دُشمن مجھ پر سربلند رہے گا؟ اَے خُداوند میرے خُدا! میری طرف توجہ کر اور مجھے جواب دے۔ میری آنکھیں روشن کر۔ ایسا نہ ہو کہ مجھے موت کی نیند آ جائے۔ ایسا نہ ہو کہ میرا دُشمن کہے کہ میں اِس پر غالب آگیا۔ نہ ہو کہ جب میں جنبش کھاؤں تو میرے مخالف خوش ہوں۔

زبور 13:1-4

ان ابتدائی چار آیات میں ہم دیکھتے ہیں کہ داؤد واقعی شدید درد میں ہے۔ وہ خود پر مرکوز ہے اور خُدا پر شک کر رہا ہے۔ وہ حیران ہے کہ اُس کی اُلجھنوں کے بیچ میں خُدا کہاں ہے۔ کیا آپ نے کبھی خود کو ایسی حالت میں پایا ہے؟ یقیناً ہم سب نے ایسا کبھی نہ کبھی محسوس کیا ہے۔ لیکن خوشخبری یہ ہے کہ یہ زبور چوتھی آیت پر ختم نہیں ہوتا بلکہ اگلا لفظ جو ہم پڑھنے والے ہیں، وہ پورے زبور کی کنجی ہے۔

لیکن میں نے تو تیری رحمت پر توکل کیا ہے۔ میرا دِل تیری نجات سے خُوش ہو گا۔ میں خُداوند کا گیت گاؤں گا کیوں کہ اُس نے مجھ پر احسان کیا ہے۔ زبور 13:5-6

ہم دیکھتے ہیں کہ اس تمام حصے کا کلیدی لفظ "**لیکن**" ہے۔ اگرچہ داؤد ایک ہولناک حالت میں ہے اور اُس کا درد بالکل حقیقی ہے، مگر وہ کہتا ہے: "لیکن (خُدا)۔" آیت 5 میں داؤد ہمیں بتاتا ہے کہ اُس نے بارہا خُدا کی شفقت کا تجربہ کیا ہے۔ آیت 6 میں داؤد کہتا ہے کہ وہ خُداوند کی نجات میں خوشی مناتا ہے کیونکہ خُدا نے اُسے بارہا مصیبتوں سے رہائی دی ہے۔ آیت 7 میں داؤد کہتا ہے کہ وہ خُداوند کے لیے گیت گائے گا کیونکہ خُدا نے ماضی میں اُس پر اپنے فضل اور رحم کا اظہار کیا ہے۔

پولس کا "لیکن خُدا" کا تجربہ:

آیئے ایک مثال دیکھتے ہیں کہ خُدا نے کیسے پولس کے حالات اور تعلقات کو استعمال کیا تاکہ اُسے "لیکن خُدا" کے مقام تک لے آئے۔ پولس کی مشکل کو 2 کرنتھیوں 8:1 میں دیکھیے۔

اَے بھائیو! ہم نہیں چاہتے کہ تُم اُس مُصِیبت سے ناواقِف رہو جو آسیہ میں ہم پر پڑی کہ ہم حد سے زیادہ اور طاقت سے باہر پست ہو گئے۔ یہاں تک کہ ہم نے زِندگی سے بھی ہاتھ دھو لِئے۔2-کُرِنتھِیوں 8:1

کوئی شک نہیں کہ جب پولس کہتا ہے کہ "**ہم حد سے زیادہ اور طاقت سے باہر پست ہو گئے۔**"، تو وہ ایک نہایت کٹھن حالت میں ہے۔ یوں لگتا ہے جیسے وہ زندگی کی آخری حد پر پہنچ چکا ہو۔ کیا آپ کبھی ایسی حالت سے گزرے ہیں؟ تاہم، آئیں دیکھتے ہیں کہ پولس کی اس صورتِ حال کا مقصد کیا تھا آیت 9 اور 10 میں:

بلکہ اپنے اوپر موت کے حکم کا یقین کر چکے تھے تاکہ اپنا بھروسا نہ رکھیں بلکہ خُدا کا جو مُردوں کو جِلاتا ہے۔ چُناں چہ اُسی نے ہم کو ایسی بڑی ہلاکت سے چھڑایا اور چھڑائے گا اور ہم کو اُس سے یہ اُمید ہے کہ آگے کو بھی چھڑاتا رہے گا۔2-کُرِنتھِیوں 1:9-10

یہاں ایک بار پھر ہم دیکھتے ہیں کہ کلیدی لفظ "لیکن (BUT)" کس طرح پولس کی تکلیف کو سمجھنے میں ہماری مدد کرتا ہے کہ خُدا پولس کے دُکھ کے ذریعے اسے یہ سکھا رہا تھا کہ وہ اپنی ذات پر نہیں بلکہ خُدا پر بھروسا کرنا سیکھے۔ کیونکہ پولس کا خُدا کے ساتھ ایک روحانی سفر اور تاریخ تھی، اس لیے وہ جانتا تھا کہ اس کی آزمائش کے پیچھے ایک الٰہی مقصد موجود ہے۔

لہٰذا، یہ نہایت اہم ہے کہ ہم خُدا کے ساتھ ایک روحانی تاریخ بنائیں، تاکہ جب ہم مصیبت کے بیچ ہوں تو ہم بھی کہہ سکیں: "لیکن خُدا"!

__خُدا سے بات چیت کریں:__ خُدا سے دُعا کریں کہ وہ آپ کو آپ کی حالت میں اُس مقام تک لے جائے جہاں آپ کہہ سکیں: "اَے خُداوند، میں شدید درد میں ہوں لیکن میں پھر بھی تجھ پر بھروسا رکھوں گا۔"

چوتھا دِن

خُدا کے آرام میں داخل ہونا

__ہم آرام کے لیے تخلیق کیے گئے تھے۔__

اَے محنت اُٹھانے والو اور بوجھ سے دبے ہُوئے لوگو سب میرے پاس آؤ۔ مَیں تُم کو آرام دُوں گا۔ میرا جُوأ اپنے اُوپر اُٹھا لو اور مُجھ سے سِیکھو۔ کیونکہ مَیں حلیم ہُوں اور دِل کا فروتن۔ تو تُمہاری جانیں آرام پائیں گی۔ متّی باب 11 آیات 28 تا 29

تب اُس نے کہا مَیں ساتھ چلُوں گا اور تُجھے آرام دُوں گا۔ خروج 14:33

یسوع کس قسم کے آرام کی بات کر رہا ہے؟ یہ صرف جسمانی آرام نہیں ہے، بلکہ یہ ایک "**روحانی و ذہنی**" آرام ہے، ایک مافوق الفطرت آرام جو صرف مسیح ہی دے سکتا ہے۔ یہ آرام اُس فضل کا حصہ ہے جو مسیح میں قائم رہنے سے ہمارے اندر سے بہتا ہے۔

تبدیلی کی ایک اہم نشانی یہ ہے کہ ہم مسیح کا آرام محسوس کریں۔ جیسا کہ میں پہلے بھی بتا چکا ہوں، ہم انسان کسی بھی دباؤ کو برداشت کرنے کے لیے تخلیق نہیں کیے گئے۔ ذرا تصور کریں کہ آپ کے ہاتھ میں ایک پلاسٹک کی باریک شفاف شیٹ (سیلوفین) ہو اور آپ اس پر ایک بولنگ بال گرا دیں۔ آپ جانتے ہیں کہ پھر کیا ہو گا۔ سیلوفین اس وزن کو سنبھالنے کے لیے بنی ہی نہیں۔ آپ اور میں وہی سیلوفین ہیں اور ہماری ساری فکریں اور دباؤ بولنگ بال کی مانند ہیں۔ خُدا نے انسان کو کبھی بھی کسی بھی قسم کے دباؤ کو سنبھالنے کے لیے تخلیق نہیں کیا۔ یہی وجہ ہے کہ ایمان سے متعلق سب سے اہم الفاظ میں سے ایک ہے: "سپرد کرنا " (ENTRUST)۔ خُدا ہمیں بچاؤ کا ایک راستہ فراہم کرتا ہے، اور وہ راستہ خود مسیح ہے۔ ہمارا کام یہ ہے کہ ہم ہر اُس چیز یا شخص کو جو ہماری زندگی میں دباؤ پیدا کر رہا ہے، مکمل طور پر خُداوند کے سپرد کرتے جائیں۔ اور بدلے میں، جو کچھ وہ دیتا ہے وہ ہے: آرام۔

1۔ ہم خُدا کی حاکمیت اور اختیار میں آرام پا سکتے ہیں۔

اور خُداوند نے اُن سب باتوں کے مُطابِق جن کی قسم اُس نے اُن کے باپ دادا سے کھائی تھی چاروں طرف سے اُن کو آرام دِیا اور اُن کے سب دُشمنوں میں سے ایک آدمی بھی اُن کے سامنے کھڑا نہ رہا۔ خُداوند نے اُن کے سب دُشمنوں کو اُن کے قبضہ میں کر دِیا۔ یشوع 44:21

میرا ایمان ہے کہ ہم اس لیے شدید بے سکونی میں ہیں کیونکہ ہم نے یہ سیکھا ہی نہیں کہ خُدا کی حاکمیت اور اختیار میں کیسے آرام پایا جائے۔ خُدا کی جگہ لینے کی کوشش میں بہت زیادہ توانائی صرف ہوتی ہے۔ یہ کوشش ہمارے ذہن میں کھچاؤ اور اضطراب پیدا کرتی ہے جیسے کہ بے چینی، خوف، اور فکر۔ تاہم، جب آپ خُدا پر یقین کرنے لگتے ہیں کہ وہ واقعی سب کچھ اپنے اختیار میں رکھتا ہے، تو آپ کا اُس میں آرام بڑھتا چلا جاتا ہے، اور آپ کو نہ فکر کرنے کی ضرورت رہتی ہے، نہ پریشان ہونے کی، اور نہ ہی نتائج کو قابو میں رکھنے کی ضرورت ہے۔

2۔ آپ اِس یقین میں آرام پا سکتے ہیں کہ آپ کی زندگی میں خُدا کے مقاصد کو کوئی چیز روک نہیں سکتی۔

خُداوند میرے لِئے سب کُچھ کرے گا۔ اَے خُداوند! تیری شفقت ابدی ہے۔ اپنی دست کاری کو ترک نہ کر۔ زبور 8:138

اس سچائی کی سب سے بڑی مثالیں مسیح کی مصلوبیت اور قیامت ہیں۔ اُس کی موت بظاہر تاریخ کی سب سے بڑی شکست لگتی تھی، لیکن خُدا انسانوں کے اعمال کے ذریعے اپنے منصوبے کو پورا کر رہا تھا۔ درحقیقت، یہ سب سے بڑی فتح تھی۔ آپ کے لیے اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص یا کوئی چیز آپ کی زندگی کے لیے خُدا کے منصوبے کو ناکام نہیں بنا سکتی۔ آپ اس حقیقت میں آرام پا سکتے ہیں کہ خُدا آپ میں روحانی تبدیلی اور اپنے ساتھ گہری قربت کے مقاصد کو ضرور پورا کرے گا۔

3۔ ہم اُس وقت آرام پا سکتے ہیں جب ہم خُدا کو سمجھنے کی کوشش کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔

کیونکہ جِس قدر آسمان زمِین سے بُلند ہے اُسی قدر میری راہیں تُمہاری راہوں سے اور میرے خیال تُمہارے خیالوں سے بُلند ہیں۔ یسعیاہ 9:55

میں سوچتا ہوں کہ ہم یہ جاننے کی کوشش میں کہ خُدا کیا کر رہا ہے کتنا وقت ضائع کرتے ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ میں نے بھی بے شمار گھنٹے اسی سوچ میں ضائع کیے ہیں۔ میں ایسے سوالات کرتا ہوں: "خُدا نے یہ ہونے کیوں دیا؟" یا "وہ مجھے ابھی جواب کیوں نہیں دیتا؟" میرے عزیزو، حقیقت یہ ہے کہ ہم محدود مخلوق ہیں، اور ہم خُدا کو مکمل طور پر نہیں جان سکتے اور نہ ہی مکمل طور پر سمجھ سکتے ہیں۔ خُدا کو سمجھنے کی کوشش میں وقت گزارنا بے فائدہ ہے۔ خُدا کے بارے میں جو کچھ جاننا ضروری ہے وہ اُس کے کلام میں موجود ہے۔ اُس سے آگے ہمیں صرف "بھروسا" کرنا ہے، نہ کہ ہر بات کو سمجھنے کی کوشش۔

ہم آرام پا سکتے ہیں کیونکہ ہمارے پاس اُمید ہے۔

"اور تُو مطمئن رہے گا کیوں کہ اُمید ہو گی اور اپنے چوگرد دیکھ دیکھ کر سلامتی سے آرام کرے گا۔" ایوب 18:11

یاد رکھیں کہ نئے عہد نامے میں اُمید کا مطلب ہے "پُر اعتماد توقع۔" ہماری اُمید وہ نہیں ہے جو دنیا دیتی ہے، بلکہ یہ خُدا کی طرف سے دی گئی ایک یقینی اُمید ہے۔ زندگی میں ہم جو بھی حالات یا چیلنجز کا سامنا کریں، ہم اس بات پر پُر اعتماد توقع رکھ سکتے ہیں کہ خُدا ہر صورتِ حال کو ہمارے بھلے کے لیے استعمال کرے گا۔ ہم اس اُمید میں آرام پا سکتے ہیں کہ ہماری ناکامیاں چاہے جتنی بھی بڑی کیوں نہ ہوں، خُدا ہمیں بحال کرے گا۔ اُمید اور آرام ایک دوسرے کے ساتھ چلتے ہیں۔

پانچواں دِن

ہم آرام کیوں نہیں کرتے، وجوہات:

جو چیز ہمیں بے ایمانوں سے جدا کرتی ہے وہ یہ ہے کہ ہم ایک مافوق الفطرت اور الٰہی آرام میں داخل ہوسکتے ہیں، جس میں غیر ایمان دار داخل نہیں ہوسکتے۔ تاہم، میں دیکھتا ہوں کہ بہت سے مسیحی ذہنی دباؤ کو اپنا سمجھ کر اُسی بے سکونی میں زندگی گزار رہے ہیں جس میں غیر ایمان دار رہتے ہیں۔ اس کی چند وجوہات یہ ہیں:

1. **مصروفیت**

ایک مُٹھی بھر جو چَین کے ساتھ ہو اُن دو مُٹھیوں سے بہتر ہے جن کے ساتھ محنت اور ہوا کی چَران ہو۔ واعظ 6:4

جب ہم زندگی کی "مصروفیت" میں اُلجھ جاتے ہیں تو یہ ہم سے آرام اور اطمینان چھین لیتی ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہمیں مصروف نہیں ہونا چاہیے، لیکن جس مصروفیت میں مسیح شامل نہیں ہوتا وہ جان (ذہن) میں بے چینی اور اضطراب پیدا کرتی ہے۔ ہم شاید یہ تسلیم نہ کریں کہ ہم مصروف ہیں، لیکن ذرا اپنی زندگی کا جائزہ لے کر دیکھیں۔

سوال: اپنی روزمرہ کی زندگی کا جائزہ لیں۔ کیا آپ اپنی مصروف زندگی کے درمیان میں آرام پا رہے ہیں؟ اگر نہیں، تو آپ کی مصروفیت آپ سے آرام کے علاوہ اور کیا کچھ چھین سکتی ہے؟

خُدا سے بات چیت کریں: خُدا سے دُعا کریں کہ وہ آپ کی زندگی کے اُن پہلوؤں کو ظاہر کرے جہاں آپ کی مصروفیت آپ کے آرام کو چھین رہی ہے۔

2. **ہم خود کنٹرول حاصل کرنا چاہتے ہیں۔**

آدم کے گناہ میں گرنے کے بعد باغِ عدن سے ہی انسان کی جسمانی خواہش کنٹرول حاصل کرنے کی رہی ہے۔ یہ ہماری فطری جسمانی ساخت کا حصہ ہے۔ تاہم، کنٹرول کرنے کی کوشش ہمیشہ ہمیں مسیح میں ملنے والے آرام سے محروم کر دیتی ہے۔

سوال: اپنی زندگی کا جائزہ لیں۔ کیا آپ اُن حصوں کو پہچان سکتے ہیں جہاں آپ خود کنٹرول حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں؟ یہ حصے آپ کو کس چیز سے محروم کر رہے ہیں؟

خُدا سے بات چیت کریں: خُدا سے دُعا کریں کہ وہ آپ کی زندگی کے اُن حصوں کو ظاہر کرے جہاں آپ کی مصروفیت آپ کے آرام کو چھین رہی ہے۔

3. **جسم کے مطابق جینا بے آرامی پیدا کرتا ہے۔**

جیسا کہ ہم پہلے بات کر چکے ہیں، جسم کے مطابق جینا آپ کی سوچ اور جذبات پر "ذہنی" دباؤ ڈالے گا۔ اس کا نتیجہ ذہن کی تکلیف کی صورت میں نکلے گا، (مثلاً پریشانی، اضطراب، خوف، جھنجھلاہٹ وغیرہ)۔

ہمیں خُدا کے آرام میں داخل ہونے کے لیے محنت اور کوشش کرنی چاہیے۔

پس آؤ ہم اُس آرام میں داخل ہونے کی کوشش کریں تاکہ اُن کی طرح نافرمانی کرکے کوئی شخص گر نہ پڑے۔ عبرانیوں 11:4

کیا یہ ایک تضاد محسوس نہیں ہوتا کہ ہمیں خُدا کے آرام میں داخل ہونے کے لیے محنت کرنی چاہیے؟ عبرانیوں کے مصنف کا مطلب ہے کہ خُدا کے آرام میں داخل ہونا ایک ارادی عمل ہے۔ یہ ہمارے لیے خود کار نہیں ہوتا کیونکہ ہم ایک ذہنی دباؤ سے بھرے جسم اور دنیا میں رہتے ہیں۔ محنت کا مطلب ہے سنجیدگی سے عمل کرنا۔ خُدا کے آرام میں داخل ہونے کے لیے چند ارادی مثالیں یہ ہو سکتی ہیں: شعوری طور پر مسیح پر انحصار کرنے کی کوشش کرنا؛ شعوری طور پر روح القدس سے ہر خیال کو قید میں لینے کی درخواست کرنا؛ اور زندگی کے ہر مسئلے میں شعوری طور پر خُدا کو اپنا سرچشمہ ماننا۔

معمور زندگی اور خُدا کا آرام۔

تصور کریں کہ آپ کی زندگی کتنی دلکش ہو سکتی ہے اگر آپ کے آس پاس سب لوگ گھبراہٹ میں مبتلا ہوں، لیکن آپ پُرسکون ہوں؟ اور اگر آپ بھی ان میں شامل ہوں جو گھبراہٹ کا شکار ہیں، اور آپ کسی کو دیکھیں جو مکمل آرام میں ہے، تو کیا آپ کو ذرا سا بھی تجسس نہیں ہوگا کہ وہ باقی سب کی طرح کیوں نہیں ہے؟ جیسے جیسے ہم خُدا کے آرام میں زیادہ سے زیادہ قدم رکھتے ہیں، ہم اپنے آپ کو ان حالتوں میں پُرامن پاتے ہیں:

- جب دوسرے اپنی مشکلات سے مغلوب ہو رہے ہوتے ہیں، ہم آرام میں ہوتے ہیں۔
- جب دوسرے حکومت، نوکری یا دیگر چیزوں کی فکر میں مبتلا ہوتے ہیں، ہم پُرسکون ہوتے ہیں۔
- اُن حالات میں بھی آرام میں ہوتے ہیں جو پہلے ہمیں پریشان کرتے تھے۔

جب آپ گہرے روحانی آرام میں داخل ہوتے ہیں، تو آپ کی زندگی مزید پرکشش بن جاتی ہے۔ لوگ جاننا چاہیں گے کہ آپ کیوں پُرسکون ہیں، خاص طور پر اگر آپ کسی سخت آزمائش سے گزر رہے ہوں۔ لہٰذا تیار رہیے کہ آپ یہ گواہی دے سکیں کہ آپ کیوں آرام میں ہیں۔

سبق نمبر 6

معموری اور خُدا کے ساتھ گہری قربت میں ترقی

پہلا دن

تعارف:

مسیح میں زندگی گزارنے میں خُدا کا حتمی مقصد آپ کے لیے کیا ہے؟

خُدا کا حتمی مقصد یہ ہے کہ وہ آپ کو اپنے ساتھ گہرے تعلق اور قربت میں لے آئے۔

مجھے امید ہے کہ اب تک یہ بات آپ کے لیے نئی نہیں ہو گی، کیونکہ آپ اور میں خُدا کے ساتھ قربت کے لیے ہی تخلیق کیے گئے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ نے کبھی نہ کبھی اس لمحے کے بارے میں ضرور سوچا ہو گا جب آپ کی وفات ہو گی، اور اگلے ہی لمحے آپ یسوع کے سامنے چہرہ بہ چہرہ ہوں گے۔ میرا ایمان ہے کہ وہ ہمیں اپنی باہوں میں لے لے گا اور بڑے جوش و خروش سے کہے گا: "خوش آمدید، تم گھر آ گئے"! اُسی لمحے ہمیں پوری طرح سمجھ آئے گا کہ خُدا ہم سے کتنی محبت کرتا ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ بہت سے ایماندار اُس وقت تک یہ حقیقت نہیں جان پائیں گے کہ وہ خُدا کے ساتھ قربت کے لیے پیدا کیے گئے تھے، جب تک کہ وہ مر نہ جائیں۔ اسی لیے خُدا ہمیں تبدیل کر رہا ہے تاکہ وہ ہمیں اپنی محبت سے بھرے رشتے کی طرف کھینچ سکے۔ دراصل، خُدا نہیں چاہتا کہ ہم مرنے کے بعد ہی اُس کی محبت کو جانیں یا محسوس کریں۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم آج، اسی لمحے اور ہر لمحے اُس کی محبت کو جانیں، سمجھیں اور تجربہ کریں۔

آپ خُدا کے ساتھ قربت کے اس تصور میں کہاں کھڑے ہیں؟ کیا آپ اسے جانتے ہیں؟ کیا آپ اس پر ایمان رکھتے ہیں؟ کیا آپ اس میں چل رہے ہیں؟ میری دُعا ہے کہ آپ اس گہری قربت کے سفر پر ہوں، اور مجھے امید ہے کہ یہ سبق آپ کی اس راہ میں مددگار ثابت ہو گا۔

میں اس بات سے آغاز کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کے لیے خُدا کی محبت سے متعلق چند اہم سچائیوں پر بات کی جائے۔

1. خُدا محبت ہے۔

خُدا اپنی اصل ذات میں محبت ہے۔

خُدا مُحبّت ہے۔ 1-یُوحنّا 16:4

ایک بلب صرف روشنی ہی دے سکتا ہے۔ اس کی اصل اس کے کام کو طے کرتی ہے۔ اسے روشنی دینے کے لیے بنایا گیا ہے، اور یہی اس کے کام کا سرچشمہ ہے۔ یہی اس کی ساخت ہے۔ بالکل اسی طرح خُدا بھی ہے۔ 1 یوحنا 4:16 میں لکھا ہے کہ "خُدا محبت ہے"۔ یہ اس کی ذات ہے۔ اسی لیے خُدا اپنی فطرت کے مطابق آپ سے محبت کرتا ہے، کیونکہ خُدا خود ہی محبت ہے۔

سوال: اس سچائی پر ایمان رکھنے سے آپ کے خُدا کے ساتھ تعلق پر مثبت اثر کیسے پڑ سکتا ہے؟

2. خُدا کی محبت بغیر شرط کے ہے۔

بہت سے مسیحی اس سچائی کو قبول کرنے میں جدوجہد کرتے ہیں کہ خُدا انہیں بغیر کسی شرط کے محبت کرتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم انسان نہ تو ایک دوسرے سے بغیر شرط محبت کرتے ہیں اور نہ ہی ایسا کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔ لہٰذا، یہ بات سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے کہ خُدا کی محبت ہم سے بے شرط ہے اور یہ محبت کبھی تبدیل نہیں ہوتی۔ ہم خُدا کی اس غیر متغیر محبت کو میکاہ 18:7 میں دیکھتے ہیں:

تجھ سا خُدا کَون ہے جو بدکرداری مُعاف کرے اور اپنی مِیراث کے بقیہ کی خطاؤں سے درگُذرے؟ وہ اپنا قہر ہمیشہ تک نہیں رکھ چھوڑتا کیونکہ وہ شفقت کرنا پسند کرتا ہے۔ مِیکاہ 18:7

داؤد اسے زبور 6:25 میں ناقابلِ شکست محبت کہتا ہے۔

اَے خُداوند اپنی رحمتوں اور شفقتوں کو یاد فرما کیونکہ وہ ازل سے ہیں۔

خُداوند مُبارک ہو۔ کیونکہ اُس نے مُجھ کو محُکم شہر میں اپنی عجِیب شفقت دِکھائی۔ زبور 21:31

خُدا آپ سے غیر مشروط محبت کرتا ہے، اِس کا کیا مطلب ہے؟

1. خُدا کی محبت آپ کے کاموں (چاہے آپ کریں یا نہ کریں) کی بنیاد پر نہیں بدلتی۔
2. اگر آپ خُدا سے منہ موڑنے کا فیصلہ بھی کر لیں، وہ تب بھی آپ سے محبت کرتا ہے۔
3. جب آپ خُدا سے ناراض، پریشان یا مایوس ہوں، وہ پھر بھی آپ سے محبت کرتا ہے۔
4. جب آپ گناہ کرتے ہیں، خُدا پھر بھی آپ سے محبت کرتا ہے۔ (یاد رکھیں کہ وہ گناہ کو پسند نہیں کرتا، لیکن اس کی محبت پھر بھی قائم رہتی ہے۔)
5. اپنے بدترین دشمن کے بارے میں سوچیں، خُدا اُن سے بھی غیر مشروط محبت کرتا ہے۔

اہم نکتہ: میں اس سچائی میں یہ بات شامل کرنا چاہتا ہوں کہ جب آپ گناہ کرتے ہیں تو خُدا پھر بھی آپ سے محبت کرتا ہے۔ تاہم، جب آپ گناہ کرتے ہیں تو وہ آپ کے خُدا کے ساتھ تعلق کو ضرور متاثر کرتا ہے۔ غور کریں کہ میں نے یہ کہا ہے کہ یہ آپ کے تعلق کو متاثر کرتا ہے، نہ کہ خُدا کی آپ سے محبت کو۔

آیئے ایک مثال سے بات کو واضح کرتے ہیں۔ فرض کریں کہ ایک خوش و خرم شادی شدہ جوڑے کے درمیان کوئی سنجیدہ جھگڑا ہو جاتا ہے۔ دونوں اپنی خود غرضی کی وجہ سے ایک دوسرے کے خلاف ڈٹے رہتے ہیں۔ جب تک وہ اس مسئلے کو حل نہیں کرتے، ان کا رشتہ متاثر ہوتا رہے گا۔ وہ اب بھی میاں بیوی ہیں، لیکن جب تک سچی توبہ نہ ہو، تعلق کی ہم آہنگی متاثر رہے گی۔

خُدا کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہے۔ جب آپ گناہ کرتے ہیں تو آپ اس کی زندگی کی روانی کو اپنے اندر اور اپنے وسیلے سے روک دیتے ہیں۔ آپ اب بھی اس کے ساتھ اتحاد میں ہوتے ہیں، لیکن آپ کے تعلق کی ہم آہنگی متاثر ہو جاتی ہے۔ اس لیے جب آپ کو گناہ پر ملامت ہو، تو اس گناہ سے فوراً توبہ کریں، تاکہ آپ کے تعلق کی ہم آہنگی فوری طور پر بحال ہو جائے۔

سوال: اس سچائی پر ایمان رکھنے سے آپ کے خُدا کے ساتھ چلنے پر مثبت اثر کیسے پڑ سکتا ہے؟

خُدا سے بات چیت کریں: اگر آپ کو اس بات پر یقین کرنے میں دشواری ہے کہ خُدا آپ سے غیر مشروط محبت کرتا ہے، تو اُس سے دُعا کریں کہ وہ آپ کے ذہن کو اس سچائی کے مطابق نیا کرنا شروع کرے کہ وہ واقعی آپ سے بغیر کسی شرط کے محبت کرتا ہے۔

خُدا کی آپ سے محبت اس بات سے متاثر نہیں ہوتی کہ آپ اُس سے محبت کرتے ہیں، اُس پر بھروسا رکھتے ہیں یا اُس پر ایمان رکھتے ہیں یا نہیں۔ یہ مکمل طور پر اُس کی ذات پر مبنی ہے۔

3. خُدانے آپ سے ازل سے محبت کی ہے!

چُنانچہ اُس نے ہم کو بنایِ عالَم سے پیشتر اُس میں چُن لیا تا کہ ہم اُس کے نزدِیک مُحبّت میں پاک اور بے عَیب ہوں۔ اِفِسیوں 4:1

اس آیت کے مطابق سچائی یہ ہے کہ خُدانے آپ سے ازل سے محبت کی ہے۔ اُس کی محبت آپ کے لیے ماضی کی ابدیت سے لے کر حال تک اور مستقبل کی ابدیت تک پھیلی ہوئی ہے۔ کیا آپ تصور کر سکتے ہیں کہ خُدا کو آپ کی پیدائش کا کس قدر بے چینی سے انتظار اور جوش تھا، تا کہ آپ اُس غیر مشروط محبت کو محسوس کر سکیں جس سے وہ آپ سے ازل سے محبت کرتا آیا ہے؟

خُدا کی آپ سے محبت اِتنی عظیم ہے کہ جب آپ کا وجود (conception) ہوا، تو تقریباً 50 کروڑ ممکنہ جینیاتی امتزاج (genetic combinations) تھے اور خُدانے اُن سب میں سے آپ کو چُنا کہ آپ پیدا ہوں۔

سوال: اس سچائی پر یقین رکھنا، آپ کے خُدا کے ساتھ تعلق پر کس طرح مثبت اثر ڈال سکتا ہے؟

دُوسرا دِن

4. آپ خُدا کی محبت سے کبھی جُدا نہیں ہوسکتے۔

کیونکہ مُجھ کو یقین ہے کہ خُدا کی جو مُحبّت ہمارے خُداوند مسیح یِسُوع میں ہے اُس سے ہم کو نہ مَوت جُدا کر سکے گی نہ زِندگی۔ نہ فرِشتے نہ حُکومتیں۔ نہ حال کی نہ اِستِقبال کی چِیزیں۔ نہ قُدرت نہ بُلندی نہ پستی نہ کوئی اَور مخلُوق۔ رُومیوں باب 8 آیات 38 تا 39

کچھ مسیحی یہ یقین رکھتے ہیں کہ وہ کچھ ایسا کر سکتے ہیں جس سے وہ اپنی نجات کھو سکتے ہیں یا خُدا کی محبت سے جُدا ہو سکتے ہیں۔ وہ "کچھ" عام طور پر گناہ کی صورت میں ہوتا ہے۔ لیکن یہی وجہ ہے کہ مسیح نے آپ کے گناہوں کے لیے اپنی جان دی، تا کہ گناہ اب اُس کی محبت میں رکاوٹ نہ رہے۔ رومیوں 8:38-39 اس جھوٹ کو رد کرتا ہے۔ کوئی بھی چیز ایسی نہیں ہے جو آپ کو اُس کی محبت سے جدا کر سکے، نہ وہ جو آپ کرتے ہیں، اور نہ ہی وہ جو آپ نہیں کرتے۔ اس لیے، آپ نہ تو اپنی نجات کھو سکتے ہیں اور نہ ہی آپ خُدا سے جُدا ہو سکتے ہیں۔

سوال: اس سچائی پر ایمان رکھنے سے آپ کے خُدا کے ساتھ چلنے سے متعلق کیسے مثبت اثرات پیدا ہو سکتے ہیں؟

خُدا سے بات چیت کریں: اگر آپ یہ یقین رکھتے ہیں کہ آپ کچھ ایسا کر سکتے ہیں جس سے خُدا آپ سے محبت کرنا چھوڑ سکتا ہے، تو اُس سے دُعا کریں کہ وہ اس جھوٹ کو ختم کرے اور اس کی جگہ یہ سچائی دے کہ کوئی بھی چیز ایسی نہیں ہے جو آپ کو اُس کی محبت سے جُدا کر سکے، نہ وہ جو آپ کرتے ہیں اور نہ وہ جو آپ نہیں کرتے۔ اگر آپ اپنی نجات کے بارے میں بے یقینی کا شکار ہیں، تو ان آیات پر غور کریں اور خُدا سے دُعا کریں کہ وہ آپ کے دل کو قائل کرنا شروع کرے کہ آپ کبھی بھی اُس کی محبت سے جدا نہیں ہو سکتے اور نہ ہی اپنی نجات کھو سکتے ہیں۔

5. خُدا آپ سے ایسے محبت کرتا ہے جیسے ایک کامل باپ محبت کرتا ہے۔

اور کہا اَے ابّا! اَے باپ! تجھ سے سب کچھ ہو سکتا ہے۔ اِس پیالہ کو میرے پاس ہٹالے تو بھی جو میں چاہتا ہُوں وہ نہیں بلکہ جو تُو چاہتا ہے وہی ہو۔ مرقس 36:14

ہم سب کے پاس نامکمل مائیں اور باپ (ہیں یا تھے)۔ مسئلہ یہ ہے کہ ہم سب اب بھی ایک کامل باپ کی تلاش میں ہیں۔ خُدا اس تلاش کا جواب ہے۔ خُدا آپ کا کامل "**ابّا**" ہے، جس کا مطلب ہے "**ابو**" یا "**بابا**"۔ جیسے یسوع نے باپ کو "**ابّا**" کہہ کر پکارا، آپ کو بھی یہی کرنے کی دعوت ہے۔ آپ خُدا کے پاس ایک محبت کرنے والے باپ کی طرح آسکتے ہیں، جو آپ کی زندگی میں اپنی محبت اُنڈیلنے کے لیے بانہیں پھیلائے کھڑا ہے۔

سوال: اس سچائی پر ایمان رکھنے سے آپ کے خُدا کے ساتھ چلنے پر کیسے مثبت اثرات پڑ سکتے ہیں؟

خُدا سے بات چیت کریں: اگر آپ کے پاس ایک اچھے باپ کا نمونہ نہیں تھا یا ہے، تو یہ سمجھنا مشکل ہو سکتا ہے کہ آپ کا آسمانی باپ آپ سے کتنی محبت کرتا ہے۔ خُدا سے دُعا کرنا شروع کریں کہ وہ آپ پر یہ سچ ظاہر کرے کہ وہی وہ کامل "**ابّا**" ہے جس کی آپ تلاش میں تھے۔

6۔ خُدا اپنی محبت کے ساتھ آپ کا پیچھا کر رہا ہے۔

یقیناً بھلائی اور رحمت عمر بھر میرے ساتھ ساتھ رہیں گی۔ زبور 6:23

زبور 6:23 ہمیں بتاتا ہے کہ خُدا کی محبت آپ کے لیے ساکت نہیں ہے۔ وہ آپ کی زندگی کے ہر لمحے میں اپنی محبت کے ساتھ فعال طور پر آپ کا پیچھا کر رہا ہے۔ وہ اس وقت تک نہیں رکے گا جب تک وہ اپنی محبت سے مکمل طور پر آپ کو اپنے دامن میں نہ لے لے۔ جب میں ایسی محبت کے پیچھا کرنے کے بارے میں سوچتا ہوں، تو مجھے وہ وقت یاد آتا ہے جب میں اپنی بیوی سے مل رہا تھا۔ میں اُسے ارادے اور شدت کے ساتھ اپنی محبت سے چاہ رہا تھا۔ جس قدر ہم کسی سے محبت کر کے اُس کا پیچھا کر سکتے ہیں، اُس سے کہیں بڑھ کر خُدا آپ کا اپنی محبت سے پیچھا کر رہا ہے۔ اُس کی سب سے بڑی خواہش یہ ہے کہ آپ اُس کی محبت کو پوری طرح سمجھیں اور اُس کا تجربہ کریں (افسیوں 3:16-19)۔

ایک اہم بات یاد رکھنے کی یہ ہے کہ چاہے آپ نے خُدا سے منہ موڑ لیا ہو، یا آپ گناہوں کی دلدل میں پھنسے ہوئے ہوں، یا اُس سے بھاگ رہے ہوں۔ وہ پھر بھی آپ کا اپنی محبت سے پیچھا کر رہا ہے۔ ایک لمحے کے لیے تصور کریں کہ کائنات کا خُدا آپ کو ڈھونڈ رہا ہے تاکہ آپ سے محبت کرے، چاہے آپ روحانی طور پر جہاں بھی ہوں (یا نہ ہوں) یا آپ نے کچھ بھی کیوں نہ کیا ہو۔ اگر ہم صرف یہ سمجھ سکیں کہ خُدا کی محبت کرنے اور ہم سے محبت پانے کی خواہش کتنی بڑی ہے، تو ہماری زندگی کتنی مختلف ہو سکتی ہے۔

سوال: اس سچائی پر ایمان رکھنے سے آپ کے خُدا کے ساتھ چلنے پر کیسے مثبت اثرات پڑ سکتے ہیں؟

غور و فکر کریں: زبور 6:23 پر غور و فکر کریں۔

خُدا سے بات چیت کریں: خُدا سے دُعا کریں کہ وہ آپ کے ذہن کو اس سچائی کے مطابق نیا کرے کہ وہ اپنی محبت کے ساتھ مسلسل آپ کا پیچھا کر رہا ہے۔

اپنی محبت کی وجہ سے وہ آپ کی زندگی کی ہر چھوٹی سے چھوٹی تفصیل میں دلچسپی رکھتا ہے۔

سالوں کے دوران کئی لوگوں نے مجھ سے کہا ہے کہ وہ یہ یقین نہیں رکھتے کہ خُدا کو اُن کی زندگی کی چھوٹی یا غیر اہم تفصیلات میں دلچسپی ہے۔ میں نے ایسے جملے سنے ہیں جیسے: "خُدا کو واقعی پرواہ نہیں کہ ہم کہاں رہتے ہیں" یا "خُدا کو یہ دلچسپی نہیں کہ میں کون سا مچھلی پکڑنے کا کانٹا خریدوں"۔ کبھی کبھی ہم ان باتوں کو اس بہانے کے طور پر استعمال کرتے ہیں کہ ہم اُس کی مرضی کو تلاش نہ کریں۔

تاہم، زیادہ تر لوگ یہ باتیں اس لیے کہتے ہیں کیونکہ وہ واقعی یہ نہیں مانتے کہ خُدا کے پاس اُن کے کانٹے یا رہائش جیسے معاملات سے بڑے مسائل ہیں جنہیں وہ سنبھال رہاہے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ خُدا آپ کی زندگی کی ہر چھوٹی سے چھوٹی تفصیل میں گہری دلچسپی رکھتاہے۔ زبور 139:1-3 کو دیکھیں، جو اس بات کی تصدیق کرتا ہے:

اَے خُداوند! تُونے مُجھے جانچ لیا اور پہچان لیا۔ تُو میرا اُٹھنا بیٹھنا جانتا ہے۔ تُو میرے خیال کو دُور سے سمجھ لیتا ہے۔ تُو میرے راستہ کی اور میری خواب گاہ کی چھان بِین کرتا ہے اور میری سب روِشوں سے واقِف ہے۔ زبور باب 139 آیات 1 تا 3

یادرکھیں کہ ازلی خُدا آپ کے اندر بستا ہے، اور اُس نے ایسا کرنے کی ایک وجہ یہ بھی رکھی کہ آپ کو یہ بتایا جاسکے کہ وہ آپ کی زندگی کی ہر تفصیل کو جانتا ہے اور اُس کی پرواہ کرتا ہے کیونکہ وہ آپ سے محبت کرتا ہے۔ سوچیں تو سہی! خُدا کو واقعی دلچسپی ہے کہ آپ کون سا مچھلی پکڑنے کا کانٹا خریدتے ہیں!

آپ سے اپنی محبت کی وجہ سے خُدا کو آپ کی زندگی کی ہر چھوٹی بڑی بات کی پرواہ ہے، اور وہ اُن تمام تفصیلات میں شامل ہونا چاہتا ہے۔

آپ سے اپنی محبت کی وجہ سے، خُدا آپ کے ساتھ وقت گزارنے سے خوش ہوتا ہے۔

کچھ عرصہ پہلے میں خدمت میں جدوجہد کررہا تھا۔ مجھے اس جدوجہد کی وجہ سمجھ نہیں آرہی تھی۔ چنانچہ جب میں نے اپنے ایک اچھے دوست سے یہ بات شیئر کی، تو اُس نے ایک کہانی سنائی۔ اُس نے کہا کہ جب وہ جوان تھا تو وہ اپنی گاڑی دھو رہا ہوتا، اور اُس کے تین بچے باہر آکر اُس کی مدد کرنے لگتے۔ مسئلہ یہ تھا کہ اُن کا قد گاڑی کے ٹائروں سے بھی اونچا نہیں تھا۔ وہ صرف سپنج اٹھا کر تھوڑا سا پانی اور صابن گاڑی پر پھینک سکتے تھے۔

میرا دوست ہی اصل میں گاڑی دھو رہا ہوتا، لیکن گاڑی دھونا اصل مقصد نہیں تھا۔ اصل مقصد یہ تھا کہ وہ اپنے بچوں کے ساتھ وقت گزارنے سے لطف اندوز ہو رہا تھا، اور بچے اپنے ابو کے ساتھ وقت گزار کر خوش ہوتے تھے۔ اُس نے کہا کہ خُدا کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہے۔ خُدا آپ کے ساتھ وقت گزارنے سے خوش ہوتا ہے۔ ہم یہ صفنیاہ 3:17 میں دیکھتے ہیں۔

خُداوند تیرا خُدا جو تجھ میں ہے قادر ہے۔ وہی بچالے گا۔ وہ تیرے سبب سے شادمان ہو کر خوشی کرے گا۔ صفنیاہ 3:17

مجھے اُمید ہے کہ آپ نے یہ حوالہ پہلے بھی پڑھا ہو گا۔ یہ بہت زبردست ہے۔ ذرا غور کریں۔ خُداوند آپ سے خوش ہے اور آپ پر اس لمحے خوشی سے نغمہ سرا ہے۔ یہ تصور کرنا شاید مشکل ہو کہ خُدا آپ کے ساتھ ہونا پسند کرتا ہے، لیکن کیا یہ ممکن ہے کہ اُس نے اپنے آپ کو آپ کے ساتھ یکجا کرنے کی ایک وجہ یہ رکھی ہو کہ وہ ہر لمحہ آپ کے ساتھ رہ سکے؟ اب ذیل کے بیان پر غور کریں۔

ہر دن کے ہر لمحے خُدا آپ کے ساتھ ہونے سے خوش ہوتا ہے، اور وہ آپ کو اُس مقام کی طرف لے جارہا ہے جہاں آپ بھی اُس سے خوشی پائیں گے۔

لطف اندوزی ایک دوطرفہ عمل ہے۔ وہ آپ سے خوش ہوتا ہے، اور اُس کی خواہش ہے کہ آپ بھی اُس سے خوشی پائیں۔ کیا آپ ایسا کررہے ہیں؟

<u>خُدا سے بات چیت کریں:</u> واپس جائیں اور صفنیاہ 3:17 کو بہت آہستگی سے پڑھیں، اور خُداوند کو یہ موقع دیں کہ وہ آپ کو قائل کرے کہ وہ ہر لمحہ آپ کے ساتھ رہنے سے خوش ہوتا ہے، اور وہ آپ سے اتنا خوش ہوتا ہے کہ آپ پر خوشی سے نغمہ سرا ہو جاتا ہے۔

تیسرا دِن

خُدا کے ساتھ ہمارے میل ملاپ (الٰہی مرکز) سے جینا۔

مسیح کی جو معموری ہم میں ہے، اُس کا ایک اور اہم پہلو یہ ہے کہ ہم مسیح کے ساتھ اپنے میل ملاپ سے جینا سیکھیں اور اُس کا تجربہ کریں اور اُس سے لطف اندوز ہوں۔ ذیل میں کچھ آیات دی گئی ہیں جو مسیح میں ہمارے میل ملاپ کو ظاہر کرتی ہیں۔

ہمارے خُداوند یِسُوع مسیح کے خُدا اور باپ کی حمد ہو جِس نے ہم کو مسیح میں آسمانی مقاموں پر ہر طرح کی رُوحانی برکت بخشی۔اِفسیوں 3:1

مگر تُم جو پہلے دُور تھے اب مسیح یِسُوع میں مسیح کے خُون کے سبب سے نزدِیک ہو گئے ہو۔اِفسیوں 13:2

ہم ان آیات سے یاد کرتے ہیں کہ ہم اپنی انسانی رُوح میں مسیح کے ساتھ ایک ہو چکے ہیں۔ میں خُدا کے ساتھ اپنی انسانی رُوح میں میل ملاپ سے جینے کو ہمارا "الٰہی مرکز" کہتا ہوں۔ آپ کو ہماری انسانی رُوح کے بارے میں کیا یاد ہے؟ سب سے پہلے، نجات کے وقت ہماری پرانی انسانی رُوح جو گناہ کے لیے زندہ اور خُدا کے لیے مردہ تھی، مصلوب کر دی گئی۔ (رومیوں 6:6) خُدا نے نہ صرف ہماری پرانی انسانی رُوح کو مصلوب کیا، بلکہ ہمیں ایک نئی انسانی رُوح بھی دی (2 کرنتھیوں 17:5) جو گناہ کے لیے مردہ اور خُدا کے لیے زندہ ہے۔

یہ ہماری انسانی رُوح کے ذریعے ہے کہ ہم پاک رُوح کی طرف سے اُس کے کلام اور اُس کی ذات کے بارے میں مکاشفہ پاتے ہیں۔ یہ انسانی رُوح کے ذریعے ہی ہم اپنی زندگی کے لیے خُدا کی مرضی کو پہچانتے ہیں۔ تاہم، میں سمجھتا ہوں کہ مسیح میں ہمارے میل ملاپ سے جینے کی سب سے اہم بات یہ ہے کہ یہی وہ مقام ہے جہاں ہم خُدا کو گہرائی سے جان سکتے ہیں۔ ہمارا الٰہی مرکز ایک محفوظ اور پُرامن جگہ کے طور پر ڈیزائن کیا گیا ہے جہاں ہم بس سکتے ہیں۔ ذیل میں کچھ آیات دی گئی ہیں جو اس حقیقت کو ظاہر کرتی ہیں۔

تُو میرے چھپنے کی جگہ ہے۔ تُو مُجھے دُکھ سے بچائے رکھّے گا۔ تُو مُجھے رہائی کے نغموں سے گھیر لے گا۔زبور 7:32

خُداوند میری چٹان اور میرا قلعہ اور میرا چُھڑانے والا ہے۔ میرا خُدا۔ میری چٹان جِس پر مَیں بھروسا رکھّوں گا۔ میری سِپر اور میری نجات کا سینگ۔ میرا اُونچا بُرج۔ زبور 2:18

خُداوند میرا چوپان ہے۔ مُجھے کمی نہ ہو گی۔ وہ مُجھے ہری ہری چراگاہوں میں بِٹھاتا ہے۔ وہ مُجھے راحت کے چشموں کے پاس لے جاتا ہے۔ زبور باب 23 آیات 1 تا 2

مجھے اُمید ہے کہ آپ ان آیات کو مسیح میں اپنے میل ملاپ سے جینے پر لاگو کرنے کی سمجھ پا رہے ہوں گے۔ لیکن اگر ہم جاننا چاہیں کہ جان (ذہن) سے جینا کیسا ہے تو ہمیں معلوم ہے کہ جان (ذہن) ابھی تبدیلی کے عمل میں ہے۔ یہ خوشخبری ہے۔ مگر بری خبر یہ ہے کہ ہمارے خیالات، جذبات، جسم کی خواہشات، گناہ کی طاقت اور شیطان کے اثرات کی وجہ سے ہماری جان (ذہن) اکثر اتھل پتھل کا شکار رہتی ہے۔ یہ حالات و واقعات اور تعلقات سے مثبت یا منفی طور پر متاثر ہو سکتی ہے۔ بعض اوقات جان (ذہن) ایک محفوظ جگہ محسوس ہوتی ہے، لیکن کچھ اوقات ایسے بھی آتے ہیں کہ جب انسان اپنے اندر کے طوفانوں کی وجہ سے اپنی جان (ذہن) سے نکل جانا چاہتا ہے۔ میں جان (ذہن) کو "وائلڈ کارڈ" (غیر متوقع پتّا) کہتا ہوں کیونکہ یہ غیر مستحکم ہوتی ہے۔

دوسری طرف، مسیح میں اپنے میل ملاپ سے جینا ہمیشہ ایک پُرسکون، مستقل، اور مستحکم مقام ہوتا ہے۔ یہی وہ الٰہی مرکز ہے جہاں سے ہم خُداوند کی گہری اور قائم رہنے والی حضوری کو محسوس کرتے ہیں اور اُس کے ساتھ اپنے تعلق میں مزید گہرائی حاصل کرتے ہیں۔

معموری کا ایک حصہ خُدا کے ساتھ رفاقت رکھنا ہے۔

مَیں نے خُداوند کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھا ہے۔ چُونکہ وہ میرے دہنے ہاتھ ہے اِس لئے مُجھے جُنبش نہ ہو گی۔ زبور 8:16

معموری کا ایک اور خوبصورت پہلو یہ ہے کہ میرے دل میں خُدا کے ساتھ ہر لمحہ رفاقت رکھنے کی خواہش بڑھتی جا رہی ہے۔ اب میری رفاقت کسی خاص وقت مقرر کرنے تک محدود نہیں رہی۔ میں سارا دن اُس کے ساتھ بات چیت کرنا، اُسے ڈھونڈنا اور اُس کی سُننا چاہتا ہوں۔ ذرا اُس شخص کے بارے میں سوچیں جس کے ساتھ آپ کو وقت گزارنا بہت اچھا لگتا ہے۔ (اگر آپ شادی شدہ ہیں، تو اُمید ہے کہ وہ شخص آپ کا شریکِ حیات ہے۔)

آپ کو اُس کی باتیں سننا، اُس کی توجہ اور تائید اچھی لگتی ہے۔ خُدا کے ساتھ تعلق بھی کچھ ایسا ہی ہے۔ یاد کریں ہم نے پہلے کہا تھا کہ ابدیت کے لحاظ سے، جتنا آپ خُدا کے ساتھ ہونا پسند کرتے ہیں، اُس سے کہیں زیادہ وہ آپ کے ساتھ ہونا پسند کرتا ہے۔ وہ آپ سے رفاقت رکھنا چاہتا ہے اور آپ کو اُس مقام کی طرف لے جا رہا ہے جہاں آپ کی سب سے بڑی اور مسلسل خواہش اُس کے ساتھ رفاقت رکھنا ہو۔

خُدا سے بات چیت کریں : دن بھر خُدا سے رفاقت رکھنے کی کوشش کریں۔ اُس سے کہیں کہ وہ خود کو آپ کے ذہن میں لاتا رہے جب آپ دن کے معمولات میں مصروف ہوں۔

الف۔ رفاقت کا مطلب ہے خُدا کے ساتھ تنہائی میں وقت گزارنا۔

خُدا کے ساتھ تنہائی میں وقت گزارنا کیوں ضروری ہے؟ میں اپنی شادی کو مثال کے طور پر استعمال کرتا ہوں۔ میں اپنی بیوی کو گہرائی سے کیسے جان سکتا ہوں اگر ہم ذاتی طور پر ایک دوسرے کے ساتھ وقت نہ گزاریں؟ اگر ریڈیو یا ٹی وی ہر وقت چل رہا ہو یا ہم ہمیشہ لوگوں کے ہجوم میں رہیں، تو ہمارے لیے ایک دوسرے کو گہرائی سے جاننا ناممکن ہو گا۔ خُداوند کے ساتھ بھی یہی اصول لاگو ہوتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم اُس کے ساتھ ایسا وقت گزاریں تاکہ ہم اُسے جان سکیں۔ یہ سوچ آپ کو اِس سچائی کی اہمیت کو سمجھنے میں مدد دے سکتی ہے۔

خُدا کی سب سے عظیم خواہشوں میں سے ایک یہ ہے کہ وہ آپ کے ساتھ تنہائی میں وقت گزارے۔

کیا یہ آپ کی بھی سب سے بڑی خواہشوں میں سے ایک ہے؟

خُدا سے بات چیت کریں: اگر آپ کو محسوس ہوتا ہے کہ آپ خُدا کے ساتھ تنہائی میں وقت گزارنے کے لیے بہت مصروف ہیں، تو اُس سے دُعا کریں کہ وہ آپ کو دکھائے کہ زندگی میں اِس سے بڑی کوئی ترجیح نہیں کہ اُس کے لیے وقت الگ کیا جائے۔ اُس سے مانگیں کہ وہ آپ کے دل میں یہ آمادگی پیدا کرے کہ آپ اُس کو اپنی ترجیح اور ضرورت بنا لیں۔

1. فضل سے بھرپور زندگی گزارنے سے خُداوند کے ساتھ وقت گزارنے کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔

جب خُداوند نے میری زندگی میں تبدیلی لانا شروع کی، تو اُس تبدیلی کی (معموری) کا نتیجہ یہ نکلا کہ میرا خاموش وقت محض ایک ذمہ داری یا سیمنری کی کلاس نہ رہا بلکہ وہ خُدا کے روح کے تجربے اور دلی خواہش میں بدل گیا۔ ایک اور طرح سے کہا جائے تو میرا خاموش وقت "کرنا پڑتا ہے" سے "کرنا چاہتا ہوں" میں تبدیل ہو گیا۔ فرق کیا تھا؟ جب میں نے یہ دریافت کیا کہ خُداوند کے ساتھ وقت گزارنے کا مقصد اُس کے بارے میں مطالعہ کرنا نہیں بلکہ اُسے "تجربے میں جاننا" ہے، تو ذمہ داری کی جگہ اُس کے ساتھ ہونے کی خواہش نے لے لی۔

اب، یہ فیصلہ میں خود نہیں کرتا کہ مجھے کیا پڑھنا ہے، بلکہ میں روح القدس سے دُعا کرتا ہوں کہ وہ مجھے دکھائے کہ وہ مجھے کلام مقدس یا کسی کتاب میں کیا پڑھانا چاہتا ہے۔ بعض اوقات وہ مجھے کسی مخصوص آیت کی طرف لے جاتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہو، تو میں کلامِ مقدس کا مطالعہ شروع کر دیتا ہوں، اور روح القدس مجھے کسی اور حوالے کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔

اس کے علاوہ، میں روح القدس سے یہ بھی دُعا کرتا ہوں کہ وہ مجھے اُس بات میں سے کچھ ذاتی طور پر ظاہر کرے جو میں پڑھ رہا ہوں۔ میں اُس سے یہ بھی مانگتا ہوں کہ وہ مجھے اُس کلام کی ذاتی اطلاق عطا کرے۔ میری تلاوت اور مطالعہ اب صرف ایک ذہنی مشق نہیں رہا، بلکہ یہ ایک ایسا تجربہ بن گیا ہے جس میں روح القدس میرے ذہن میں اور میرے وسیلے سے بہتا ہے، جب میں اُس کے ساتھ شراکت کرتا ہوں۔

خُدا سے بات چیت کریں : جب آپ بائبل کا مطالعہ کریں، تو دانستہ طور پر روح القدس سے دُعا کریں کہ وہ آپ کو اُس کلام کی گہری سمجھ اور ذاتی اطلاق عطا کرے جو آپ پڑھ رہے ہیں۔

2. خُداوند کے ساتھ وقت گزارنے کو اُس کے ساتھ شراکت کے طور پر دیکھیں۔

خاموش وقت کو بیان کرنے کا ایک اور طریقہ یہ ہے کہ یہ خُدا کے ساتھ شراکت کا وقت ہے۔ یاد رکھیں کہ میں نے کئی بار کہا ہے کہ مسیحی زندگی تقلید کی زندگی نہیں، بلکہ خُدا کے ساتھ شراکت کی زندگی ہے۔ **ذرا اِس بات پر غور کریں: اگر آپ محسوس کرتے ہیں کہ آپ کو خاموش وقت گزارنا چاہیے، تو اِس کا مطلب ہے کہ خُدا اُس وقت آپ پر کچھ ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ اِس لیے، اپنے خاموش وقت کو یوں دیکھیں کہ آپ خُداوند کے پاس اُس کی مرضی اور منصوبے میں شامل ہونے کے لیے جا رہے ہیں۔ اسے الفاظ میں یوں بیان کیا جا سکتا ہے:** "اَے خُداوند، میں تیرے پاس آ رہا ہوں تاکہ دیکھوں کہ تُو آج مجھ پر کیا ظاہر کرنا چاہتا ہے۔" **یہ سوچ آپ کے خُدا کے ساتھ وقت گزارنے کے پورے انداز کو بدل سکتی ہے۔**

2. خُدا کے ساتھ تنہائی میں ہونا خاموشی کو بھی شامل کرتا ہے۔

خاموش ہو جاؤ اور جان لو کہ مَیں خُدا ہُوں۔ زبور 10:46

جب میں یہ آیت دیکھتا ہوں تو سوال اُبھرتا ہے: "اگر ہم خاموش نہ ہوں، تو کیا ہم پھر بھی خُدا کو جان سکتے ہیں؟" میرا ماننا ہے کہ یہ حوالہ بالکل واضح کرتا ہے کہ خُدا کو جاننے کے لیے خاموشی ضروری ہے۔ ہم خُدا کو اُس کے کلام، دُعا وغیرہ کے ذریعے جان سکتے ہیں، لیکن اُسے گہرائی سے جاننے کے لیے ہمیں کسی نہ کسی مقام پر خاموش ہونا سیکھنا پڑتا ہے۔

ایک عورت جس کا نام جین گائین ہے، اُس کی ایک کتاب ہے جس کا عنوان ہے "Experiencing The Depths of Jesus Christ" ۔ اُس میں وہ خُدا کی حضوری میں وقت گزارنے پر زور دیتی ہے۔ خُدا کی حضوری میں کم از کم تین کام کیے جا سکتے ہیں: ہم دُعا کر سکتے ہیں، ہم سن سکتے ہیں، اور ہم اُس کی حضوری میں آرام کر سکتے ہیں۔ یہ موضوع آپ کے لیے نیا ہو سکتا ہے، لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ گہری قربت اور تبدیلی کے لیے ضروری ہے۔

جب میں کہتا ہوں کہ "خُدا کی حضوری میں آرام کرنا"، تو اس کا سادہ مطلب یہ ہے کہ کسی خاموش جگہ بیٹھ کر خُدا کی حضوری میں ٹھہرنا۔ خُدا کی حضوری میں آرام کرنے کا مطلب نہ بولنا ہے، نہ کچھ سننا، بلکہ خاموشی میں خُدا سے حاصل کرنا ہے۔ یہی بات زبور 10:46 میں ہے کہ "خاموش ہو جاؤ اور جان لو کہ میں خُدا ہوں"۔ ہم خُدا کو مختلف طریقوں سے جان سکتے ہیں: اُس کی سچائی کے ذریعے، معلّمین اور پاسبانوں کے ذریعے، دُعا اور سننے کے ذریعے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ایک اور گہرا طریقہ ہے خُدا کو جاننے کا، جو صرف خاموشی کے ذریعے حاصل ہوتا ہے۔ میں یہ اس لیے کہتا ہوں کیونکہ میں نے دوسروں کے تجربات پڑھے اور سنے ہیں، اُن سے بات کی ہے، اور خود بھی یہ تجربہ کیا ہے۔

یہ بیان کرنا مشکل ہے کہ میں نے کیا محسوس کیا، لیکن میں جانتا ہوں کہ خُدا نے خاموشی کے ذریعے مجھ میں ایک گہرا کام کیا ہے اور مجھے زیادہ آزادی عطا کی ہے۔ خُدا کی حضوری میں یہ خاموشی یا آرام بہت سے لوگوں کے لیے مشکل ہے کیونکہ ہم نہ کچھ بول رہے ہوتے ہیں اور نہ ہی خُدا سے کچھ سننے کی کوشش کر رہے ہوتے ہیں۔

چوتھا دِن

1. شروع میں خُدا کے حضور خاموشی میں آپ کو کیا سامنا ہو سکتا ہے:

الف۔ "ذہنی، اے ڈی ڈی(Soulical A.D.D) "

اگر آپ نے یہ عمل شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے، تو میں آپ کو مشورہ دوں گا کہ ابتدا میں صرف چند منٹ کسی پُر سکون جگہ پر گزاریں۔ شروع میں آپ کو یوں محسوس ہو گا جیسے دو منٹ ایک صدی کے برابر ہیں۔ آپ کے ذہن میں کئی خیالات ایک کے بعد ایک گردش کریں گے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اگرچہ آپ کا جسم پر سکون ہو تا ہے، مگر آپ کا ذہن نہیں۔ میں اسے "ذہنی، اے ڈی ڈی" کہتا ہوں۔ ہم ایک خیال سے دوسرے خیال کی طرف کودتے ہیں اور پھر محسوس کرتے ہیں کہ ہم خُدا پر توجہ مرکوز نہیں کر پا رہے۔ ہم مایوس ہو جاتے ہیں کیونکہ ہم چند لمحوں سے زیادہ اپنی توجہ مرکوز نہیں رکھ پاتے۔ یہ بالکل عام بات ہے جب آپ پہلی بار خُدا کے ساتھ وقت گزارنا شروع کرتے ہیں۔

ایک طریقہ جس سے آپ اپنا ذہن پر سکون کر سکتے ہیں، یہ ہے کہ کسی ایک لفظ یا آیت پر توجہ مرکوز کریں۔ جب بھی آپ کو لگے کہ آپ کا ذہن بھٹک رہا ہے، اُسی لفظ یا آیت کی طرف دوبارہ توجہ دیں۔ آپ زبور 10:46 سے شروعات کر سکتے ہیں۔ جیسے جیسے آپ کی جان (ذہن) پر سکون ہوتی جائے گی، آپ کو خُدا کی آواز زیادہ صاف سنائی دینے لگے گی۔ یہ ایک مشق ہے جس میں وقت لگے گا، لیکن جب یہ ایک "مقدس عادت" بن جائے گی تو خُدا کے حضور خاموشی میں وقت گزارنا آپ کی زندگی کی سب سے بڑی ترجیحات میں سے ایک ہو گا۔

<u>خُدا سے بات چیت کریں</u> :اگر خاموش وقت کے دوران آپ کا ذہن اِدھر اُدھر بھٹکنے لگے، تو خُدا سے دُعا کریں کہ وہ آپ کی توجہ دوبارہ اپنی طرف مرکوز کر دے۔

2. مایوسی۔

جب ہم خُدا پر اپنی توجہ مرکوز نہیں کر پاتے اور ہمارا ذہن اِدھر اُدھر بھٹکتا ہے، تو ہم مایوسی محسوس کرنے لگتے ہیں۔ اگر آپ کو محسوس ہو کہ مایوسی آپ پر حاوی ہو رہی ہے، تو بس اِس مایوسی کو خُدا کے سپرد کر دیں اور اُس سے اُس کا اطمینان مانگیں۔ ابتدا میں آپ کو اس میں جانا رادتاً کوشش کرنا پڑے گی کہ اپنی مایوسی کو خُدا کے حوالے کریں۔ لیکن ایک وقت ایسا آئے گا جب آپ خود کو زیادہ پائیداری سے خُدا پر مرکوز پائیں گے۔ یاد رکھیں، ہو سکتا ہے آپ خُدا کے ساتھ وقت گزارنے کے دوران اپنی توجہ کی کمی پر مایوس ہو جائیں، مگر خُدا آپ سے کبھی مایوس نہیں ہوتا۔ کیوں؟ کیونکہ آپ نے اُس کے ساتھ وقت گزارنے کا فیصلہ کیا ہے۔

آخری سوچ: کیا یہ ممکن ہے کہ خُدا آپ کے ساتھ وقت گزارنا چاہتا ہے، چاہے کچھ بھی ہو؟

کیا آپ نے کبھی اس بات پر غور کیا ہے کہ چاہے آپ کو خُدا پر توجہ مرکوز کرنے میں دشواری ہو، پھر بھی وہ خوش ہوتا ہے کہ آپ اُس کے ساتھ وقت گزارتے ہیں؟ وہ جانتا ہے کہ آپ مکمل توجہ نہیں دے پاتے، لیکن پھر بھی وہ آپ سے محبت کرتا ہے اور آپ کی ذہنی بے توجہی اور مایوسی کے باوجود، آپ کو خوشی سے دیکھتا ہے۔

<u>آخری سوال:</u>

کیا یہ ممکن ہے کہ خُدا کے ساتھ وقت گزارنے سے بڑھ کر کوئی اور ترجیح زندگی میں ہو ہی نہیں سکتی؟

کیونکہ صرف اُس کی حضوری میں وقت گزارنا خُدا کے ساتھ گہری قربت کا ایک نہایت گہرا اور بامعنی عمل ہے۔

ب: خُدا سے رفاقت رکھنے میں سُننا شامل ہے۔

3. کیا خُدا اب بھی کلام کرتا ہے؟

بہت سے مسیحی مجھ سے اعتراف کرتے ہیں کہ وہ خُدا کی سننے میں بہت کم وقت صرف کرتے ہیں۔ میں اس بات کو سمجھتا ہوں۔ لیکن کیا آپ یقین رکھتے ہیں کہ خُدا کو آپ سے زندگی کے ہر معاملے میں کچھ کہنا ہے؟ ان آیات کو دیکھیں اور خود نتیجہ اخذ کریں۔

مُجھے ہر صُبح جگاتا ہے اور میرا کان لگاتا ہے تا کہ شاگردوں کی طرح سنُوں۔ یسعیاہ 4:50

کیونکہ وہ ہمارا خُدا ہے اور ہم اُس کی چراگاہ کے لوگ اور اُس کے ہاتھ کی بھیڑیں ہیں۔ کاش کہ آج کے دِن تُم اُس کی آواز سُنتے! تُم اپنے دِل کو سخت نہ کرو جیسا مریبہ میں جیسا مسّاہ کے دِن بیابان میں کیا تھا۔ زبور باب 95 آیات 7 تا 8

اور میری اَور بھی بھیڑیں ہیں جو اِس بھیڑ خانہ کی نہیں۔ مجھے اُن کو بھی لانا ضرور ہے اور وہ میری آواز سُنیں گی۔ پھر ایک ہی گلّہ اور ایک ہی چرواہا ہو گا۔ یوحنا 16:10

دیکھ مَیں دروازہ پر کھڑا ہُوا کھٹکھٹاتا ہُوں۔ اگر کوئی میری آواز سُن کر دروازہ کھولے گا تو مَیں اُس کے پاس اندر جا کر اُس کے ساتھ کھانا کھاؤں گا اور وہ میرے ساتھ۔ مُکاشفہ 20:3

میرا یقین ہے کہ یہ کہنا بالکل درست ہو گا کہ خُدا ہم میں سے ہر ایک سے کلام کرنا چاہتا ہے۔ تاہم، خُدا کی آواز سننا سیکھنے کے لیے مشق درکار ہوتی ہے۔ اسے ایک ایسی گاڑی چلانے کی مثال سے سمجھیں جس میں اسٹینڈرڈ (گیئر اور کلچ) ٹرانسمیشن ہو۔ شروع میں یہ مشکل لگتا ہے، لیکن جلد ہی آپ کلچ اور گیئر کو آسانی اور مہارت سے استعمال کرنے لگتے ہیں۔ اسی طرح، جتنا زیادہ ہم خُدا کی سننے کی مشق کریں گے، اتنا ہی آسان ہو تا جائے گا کہ ہم اُس کی آواز کو سن سکیں۔ آیئے اُن مختلف طریقوں پر نظر ڈالیں جن کے ذریعے خُدا ہم سے کلام کرتا ہے۔

4. خُدا کے ہم سے بات کرنے کے مختلف طریقے:

الف۔ اپنے کلام کے ذریعے۔

خُدا ہم سے مختلف طریقوں سے کلام کرتا ہے۔ خُدا کے کلام کرنے کی بنیاد اُس کا کلام (بائبل) ہے۔ جب ہم بائبل کی سچائیوں کو پڑھتے اور اُن پر غور کرتے ہیں، تو خُدا ہم پر اپنی سچائی ظاہر کرتا ہے۔ جب میں خُدا کے کلام پر غور کرتا ہوں، تو میں روح القدس سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ مجھے اُس کے مطلب کی سمجھ دے جو میں پڑھ رہا ہوں۔ جب روح القدس مجھ پر کوئی بات ذاتی طور پر ظاہر کرتا ہے، تو مجھے وہ لمحہ یاد آتا ہے جسے میں "**اوہ، اب میں سمجھا**" کہتا ہوں۔ میں اس کی سادہ تعریف یوں کرتا ہوں کہ جب "خُداوند کسی آیت کو مافوق الفطرت طریقے سے میرے لیے ذاتی اور واضح کر دیتا ہے۔"

ب۔ آپ کے خیالات کے ذریعے۔

روح القدس مسلسل آپ کے خیالات کے ذریعے کام کر رہا ہے تا کہ آپ پر یہ ظاہر کرے کہ آپ کے خیالات کا سرچشمہ کون یا کیا ہے، اور یہ کہ وہ خیالات سچ ہیں یا جھوٹ۔ جب آپ کسی جسمانی (ذہنی) خیال کو قبول کرتے ہوئے اُس پر عمل کر کے گناہ کرتے ہیں، تو روح القدس آپ پر ظاہر کرتا ہے۔ وہ آپ کو وہ خیالات دکھاتا ہے جنہیں آپ کو اُس کے سپرد کرنا چاہیے تا کہ وہ اُنہیں قید کر لے۔ روح القدس ہر لمحہ آپ کی زندگی کی رہنمائی اور ہدایت کر رہا ہے۔ وہ آپ کے ذہن میں خیالات ڈالتا ہے تا کہ آپ پر اُس کی مرضی ظاہر ہو۔ یہی وہ طریقہ ہے جس کے ذریعے میں خُداوند کی آواز سب سے زیادہ سنتا ہوں۔

ج۔لوگوں کے ذریعے۔

یہ بات مجھے حیران کرتی ہے کہ کس طرح خُدا کسی اور شخص کے ذریعے بول رہا ہوتا ہے اور ایک لمحے میں مجھے احساس ہوتا ہے کہ اصل میں خُدا مجھ سے بات کر رہا ہے۔ کیا آپ کبھی چرچ میں بیٹھے ہیں اور محسوس کیا ہو کہ پاسٹر کا پیغام جیسے خاص آپ ہی کے لیے ہے؟ جیسے وہ آپ کے دل کی باتیں جانتا ہو۔

خُدا لوگوں کو استعمال کر سکتا ہے تا کہ اپنی مرضی یا سچائی آپ پر ظاہر کرے۔ کئی بار خُدا نے میری بیوی اور قریبی دوستوں کے ذریعے مجھ سے کلام کیا ہے تا کہ مجھے دکھائے کہ کیا میں اُس کی مرضی اور رہنمائی میں چل رہا ہوں یا جو کچھ میں سوچ رہا ہوں وہ واقعی خُدا کی طرف سے ہے یا نہیں۔ خُدا میاں بیوی، دوستوں، ساتھیوں، اور ہاں، یہاں تک کہ چھوٹے بچوں کے ذریعے بھی بول سکتا ہے۔

<u>خُدا سے بات چیت کریں</u>: جب آپ کسی کو سن رہے ہوں، تو خُداوند سے پوچھیں کہ کیا وہ اس شخص کے ذریعے آپ سے کلام کر رہا ہے؟ اُس سے دُعا کریں کہ وہ آپ کو سننے والے کان دے تا کہ آپ دوسرے شخص کے ذریعے اُس کی آواز کو پہچان سکیں۔

د۔حالات کے ذریعے

خُدا ہمارے ساتھ مثبت اور منفی حالات کے ذریعے بھی بات کرتا ہے۔ مثال کے طور پر، آپ ایک گھر خریدنے والے ہوتے ہیں، لیکن ادائیگی کرنے سے پہلے آپ کی نوکری چلی جاتی ہے۔ خُدا اس حالت کے ذریعے آپ سے یہ کہہ رہا ہو سکتا ہے کہ وہ گھر نہ خریدیں۔

4. کیا خُدا سنائی دینے والی آواز میں بات کر سکتا ہے؟

جی ہاں، خُدا سنائی دینے والی آواز میں بات کر سکتا ہے۔ میں ایسے لوگوں کو جانتا ہوں جنہوں نے خُدا کی آواز سنی ہے۔ مجھے یہ کہنا پڑے گا کہ میں نے کبھی خُدا کی آواز سنائی دینے والی صورت میں نہیں سنی، حالانکہ بعض اوقات مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے سنی ہو کیونکہ وہ خیال میرے ذہن میں اتنا "اونچا" تھا۔ اگر خُدا واقعی سنائی دینے والی آواز میں بات کرے تو شاید یہ ہمارے لیے بہت آسان ہوتا، لیکن ممکن ہے کہ آپ اپنی پوری زندگی گزار دیں اور کبھی بھی خُدا کی سنائی دینے والی آواز نہ سنیں۔

5. آپ شروع میں روحانی طور پر سننے میں کمزور ہو سکتے ہیں۔

جب میری روحانی زندگی کا آغاز ہوا تو میں خُدا کی آواز "سننے کے معاملے میں کمزور" تھا۔ یہ کچھ حد تک مایوس کن تھا کیونکہ مجھے محسوس ہوتا تھا کہ میں سننے کی کوشش تو کر رہا ہوں، لیکن روح القدس کی آواز کو پہچان نہیں پا رہا۔ تاہم، جتنی زیادہ دیر تک میں نے خُدا کے ساتھ چلتا رہا، میری "روحانی سماعت" بہتر ہوتی گئی۔ جوں جوں میری خُدا کے ساتھ رفاقت گہری ہوتی گئی، اُس کی آواز کو سننے کی شدت بھی بڑھتی گئی۔ خوشخبری یہ ہے کہ جیسے جیسے آپ خُدا کے ساتھ قریب ہوتے جائیں گے، اُس کی آواز آپ کے لیے مزید واضح ہوتی جائے گی۔ مسئلہ یہ ہے کہ بہت سے لوگ خُدا سے سننے کی امید تو رکھتے ہیں، لیکن وہ ایمان سے اُس کے ساتھ چل نہیں رہے ہوتے۔

خُدا کی آواز سننے کے معاملے میں کوئی شارٹ کٹ نہیں ہے۔
صرف جب آپ اُس کے ساتھ مسلسل چلتے رہیں گے، تب ہی اُس کی آواز بلند اور واضح ہوتی جائے گی۔

6. خُدا کی مرضی جاننے کے لیے اُس کی آواز سننا۔

مجھے کئی مسیحیوں کی کالز آتی ہیں جو مجھ سے یہ پوچھتے ہیں کہ اُن کے کسی فیصلے کے بارے میں خُدا کی مرضی کیا ہے۔ جتنا میں چاہتا ہوں کہ اُنہیں خُدا کی مرضی بتادوں، مگر زیادہ تر ایسا ہوتا ہے کہ مجھے خود معلوم نہیں ہوتا کہ اُن کے لیے خُدا کی کیا مرضی ہے۔ تاہم، میں ہمیشہ اُنہیں یہی ترغیب دیتا ہوں کہ وہ خود خُدا کے پاس جائیں اور اُس کی سنیں۔ میں چاہتا ہوں کہ اس موضوع پر چند منٹ بات کروں کیونکہ یہ ہمارے خُدا سے تعلق اور اُس کی مرضی کو جاننے کے لیے نہایت اہم ہے۔

پانچواں دِن

1. اگر میں خُدا سے سنے بغیر ہی چلتا رہوں تو اس کے کیا نتائج ہو سکتے ہیں؟

اکثر مسیحی میرے ساتھ یہ بات شیئر کرتے ہیں کہ وہ کسی خاص دُعا کے جواب کے لیے سچے دل سے خُدا کی تلاش میں ہیں۔ وہ خُدا کو مسلسل پکارتے رہتے ہیں اور اُس کے جواب کے منتظر ہوتے ہیں، لیکن یا تو وہ خُدا کی آواز سن نہیں پاتے، یا پھر خُدا نے اُن سے بات ہی نہیں کی۔ اس موقع پر سوال یہ پیدا ہوتا ہے: "جب میں نے خُدا سے کچھ نہیں سنا تو اب میں کیا کروں؟" یہی وہ مقام ہے جہاں آپ نے حقِ انتخاب کا استعمال کرنا ہوتا ہے۔ ایک حقِ انتخاب یہ ہے کہ آپ حالات کو اپنے **"جسمانی"** طریقے سے قابو میں لینے کا فیصلہ کریں اور خُدا سے الگ ہو کر خود ہی کچھ کر گزریں۔ دوسرا یہ ہے کہ آپ انتظار جاری رکھیں اور خُدا سے سننے کی کوشش کرتے رہیں۔ تیسرا یہ ہے کہ آپ ایمان کے ساتھ قدم بڑھائیں اور اُس سمت میں چلیں جسے آپ درست سمجھتے ہیں۔ اس حقِ انتخاب کی کنجی یہ ہے کہ جیسے ہی آپ ایمان سے قدم اٹھاتے ہیں، ویسے ہی خُدا کی آواز سننے کے لیے حساس اور کھلے دل کے ساتھ آگے بڑھتے رہیں، تاکہ اگر روح القدس آپ کو راستہ بدلنے کو کہے تو آپ تیار ہوں۔

ایک مثال یوں دی جا سکتی ہے کہ خود کو ایک بادبانی کشتی میں تصور کریں۔ روح القدس وہ ہوا ہے جو بادبانوں کو حرکت دیتی ہے اور وہی روحانی پتوار بھی ہے جو آپ کو اُس سمت میں لے جاتی ہے جو وہ چاہتا ہے۔ آپ کا کام یہ ہے کہ روح القدس کو اپنی **"الٰہی"** طاقت اور رہنمائی بننے دیں۔ آزمائش یہ ہوگی کہ آپ پتوار پر قابو پانے کی کوشش کریں۔ یہیں سے مسائل شروع ہوتے ہیں۔ آپ محسوس کرتے ہیں کہ خُدا جلدی جواب نہیں دے رہا یا اُس کو پرواہ نہیں، چنانچہ شیطان یا جسم کہتا ہے، "پتوار پکڑ لو اور اُس سمت لے جاؤ جہاں تم چاہتے ہو۔" لیکن اگر آپ پتوار سے ہاتھ دُور رکھیں اور ایمان سے چلتے رہیں، تو آپ روح القدس پر انحصار کر رہے ہوتے ہیں کہ وہی آپ کی رہنمائی کرے۔

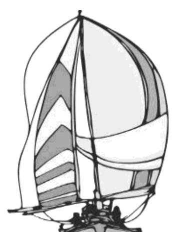

ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ ہمیں ہمیشہ خُدا کی آواز سننی چاہیے تاکہ ہم اُس کی سمت، مرضی اور مقصد کو جان سکیں۔ لیکن اکثر ایسا ہوتا ہے کہ آپ خُدا کی آواز نہیں سنتے کیونکہ وہ صرف یہ چاہتا ہے کہ آپ ایمان سے چلیں، اور ایمان ہی سے جان لیں کہ اگر ضروری ہوا تو وہ آپ کے قدموں کی سمت خود بدل دے گا۔ جب ہم خُدا کی طرف سے کچھ نہیں سنتے، تو وہ ہمیں ایمان سے چلنا سکھا رہا ہوتا ہے۔

میں آپ کو ایک مثال دینا چاہتا ہوں۔ مجھ سے اور میری بیوی سے ایک مشن ڈائریکٹر نے درخواست کی کہ ہم "ایکواڈور" جا کر وہاں کے مشنریوں کی خدمت کریں۔ ہم دونوں نے خُدا سے رہنمائی مانگنی شروع کی، مگر ہمیں کوئی واضح **"ہاں"** یا **"نہ"** کا جواب نہیں ملا۔ ہم ایمان کے ساتھ چلتے رہے، مگر پھر بھی خُدا کی طرف سے کوئی آواز نہیں آئی۔ سستے ہوائی ٹکٹ خریدنے کے آخری دن تک ہم نے خُدا سے کچھ نہیں سنا، لیکن ہم نے انحصاری کے رویے کے ساتھ ٹکٹیں خرید لیں۔

ہم نے خُدا سے کہا کہ اگرچہ ہم نے ٹکٹ خرید لیے ہیں، لیکن وہ پرواز روانہ ہونے سے پہلے ہمیں "نہ" بھی کہہ سکتا ہے، اور ایسی صورت میں ہم نہیں جائیں گے۔ سچ یہ ہے کہ ہمیں کبھی یہ واضح طور پر خُدا کی آواز سنائی نہیں دی کہ وہ چاہتا ہے کہ ہم جائیں یا نہیں۔ صرف جب ہم واپس گھر آئے تو خُدا نے ہمیں یہ ظاہر کیا کہ وہ ہمیں یہ سکھانا چاہتا تھا کہ ایمان سے فیصلہ لینا کسی مخصوص جواب کو سننے سے زیادہ اہم ہے۔

خُدا سے رفاقت میں (غور و فکر) شامل ہوتا ہے۔

1. **خُدا کے کلام پر غور و فکر۔**

میری آنکھیں رات کے ہر پہر سے پہلے کُھل گئیں تا کہ تیرے کلام پر دِھیان کرُوں۔ زبور 148:119

اس مطالعے کے دوران آپ نے دیکھا ہو گا کہ میں نے آپ سے کچھ آیات اور سچائیوں پر غور و فکر کرنے کے لیے کہا ہے۔ مجھے اُمید ہے کہ اس مرحلے تک آپ خُدا کے کلام پر غور کرنے کی اہمیت کو سمجھنے لگے ہوں گے۔ غور و فکر میں وقت گزارنے کی خواہش مسیح کی آپ میں بسنے والی (معموری) کا حصہ ہو گی۔ میرا ایمان ہے کہ غور و فکر کے ذریعے رُوح القدس آپ کو ذہنی علم سے نکال کر اپنے کلام کی مکاشفہ تک لے جائے گا۔ میں یہ بھی ایمان رکھتا ہوں کہ اسی غور و فکر کے ذریعے آپ کا اُس کے ساتھ تعلق مزید مضبوط اور قریبی ہو جائے گا۔

2۔ خُدا کی ذات پر غور و فکر:

جب مَیں بِستر پر تجھے یاد کرُوں گا اور رات کے ایک ایک پہر میں تجھ پر دِھیان کرُوں گا۔ زبور 6:63

غور و فکر سے مراد صرف خُدا کے کلام پر غور کرنے کے لیے نہیں ہے بلکہ اُس سے بھی زیادہ اہم بات یہ ہے کہ خُدا چاہتا ہے کہ آپ اُس کی ذات پر غور کریں۔ دیکھیں کہ داؤد نے زبور 1:8 میں کس طرح خُدا کی ذات پر دھیان کیا:

اَے خُداوند ہمارے ربّ! تیرا نام تمام زمین پر کیسا بزرگ ہے! تُو نے اپنا جلال آسمان پر قائم کیا ہے۔ زبور 1:8

جب آپ زبور کا مطالعہ کرتے ہیں، تو آپ دیکھیں گے کہ داؤد اور دیگر لوگ کس طرح خُدا کی جلالی شان و شوکت پر غور کرتے ہیں۔ جب آپ ان زبوروں کے ذریعے خُدا پر غور و فکر کرتے ہیں، تو اُس کا شکر ادا کریں اور اُس کی تعریف کریں کہ وہ کون ہے اور اُس نے آپ کی زندگی میں کیا کچھ کیا ہے۔

اختتامیہ۔

مجھے اُمید ہے کہ خُدا نے آپ کو یہ سمجھنے میں گہری بصیرت دی ہے کہ مسیح کی معموری سے جینے کے کیا معنی ہیں۔ چاہے وہ دوسروں کو مسیح کی آنکھوں سے دیکھنے کی معموری ہو، اُس معموری سے اُن کی خدمت کرنا ہو یا خُدا کے ساتھ ایک گہرا اور قریبی تعلق قائم کرنا ہو جو اس معموری کا نتیجہ ہو۔ میں اس چار کتابوں پر مشتمل شاگردی کے کورس کا اختتام دو اہم باتوں کے ساتھ کرنا چاہتا ہوں کو آپ کو یاد رکھنی چاہئیں۔

1۔ وہ ایک بات یاد رکھیں جو ضروری ہے۔

پھر جب جا رہے تھے تو وہ ایک گاؤں میں داخِل ہُؤا اور مرتھا نام ایک عَورت نے اُسے اپنے گھر میں اُتارا۔ اور مریم نام اُس کی ایک بہن تھی۔ وہ یِسُوع کے پاؤں کے پاس بیٹھ کر اُس کا کلام سُن رہی تھی، لیکن مرتھا خِدمت کرتے کرتے گھبرا گئی۔ پس اُس کے پاس آ کر کہنے لگی اَے خُداوند! کیا تجھے خیال نہیں کہ میری بہن نے خِدمت کرنے کو مُجھے اکیلا چھوڑ دیا ہے؟ پس اُسے فرما کہ میری مدد کرے۔ خُداوند نے جواب میں اُس سے کہا مرتھا! مرتھا! تُو تو بُہت سی چیِزوں کی فِکر و تردّد میں ہے۔ لیکن ایک چیِز ضرُور ہے اور مریم نے وہ اچھّا حِصّہ چُن لِیا ہے جو اُس سے چھینا نہ جائے گا۔ لُوقا باب 10 آیات 38 تا 42

جب یسوع فرماتا ہے کہ "**صرف ایک بات ضروری ہے**"، تو میرا ایمان ہے کہ ہمیں اس پر پوری توجہ دینی چاہیے۔ ہم پہلے مرتھا کو دیے گئے یسوع کے جواب سے سیکھتے ہیں کہ مرتھا بہت کچھ کر رہی تھی لیکن وہ "ایک بات" سے ناواقف تھی جو سب سے زیادہ ضروری اور یسوع کو پسند تھی۔ مرتھا مصروف اور پریشان تھی کیونکہ وہ اپنی ذات اور اس بات پر مرکوز تھی کہ وہ خُداوند کے لیے کیا کر رہی ہے۔ تو وہ ایک ضروری بات کیا ہے؟

وہ "ایک بات" جو واقعی ضروری ہے، یہ ہے کہ ہمیشہ یسوع پر اپنی توجہ مرکوز رکھیں۔

یہ کہنے کا ایک اور طریقہ یہ ہے کہ ہمیشہ یسوع کے قدموں میں بیٹھے رہیں۔ یسوع کے قدموں میں بیٹھنے کا مطلب کیا ہے؟ سب سے پہلے، اس کا مطلب ہے ہر لمحہ اُس پر انحصار کرتے ہوئے جینا۔ اس کے علاوہ، یہ ہے کہ ہم اُس کی سنیں، اُس سے حاصل کریں، اور اپنی زندگی کے لیے اُس کی مرضی کے مطابق جواب دینے کے لیے تیار رہیں۔ آخر کار، میں سمجھتا ہوں کہ ہم یسوع کے قدموں میں اس لیے بیٹھے رہتے ہیں تا کہ اُس کے ساتھ گہری قربت کا تجربہ کریں۔ مریم کی طرح، ہمیں بھی خُداوند کے ساتھ قربت کی خواہش ہر چیز سے زیادہ رکھنی چاہیے۔

2۔یسوع ہی کافی ہے۔

کیونکہ اُسی کی طرف سے اور اُسی کے وسیلہ سے اور اُسی کے لئے سب چیزیں ہیں۔رُومیوں 36:11

یہ اُس کا بدن ہے اور اُسی کی معمُوری جو ہر طرح سے سب کا معمُور کرنے والا ہے۔اِفسیوں 23:1

میرا فضل تیرے لئے کافی ہے۔2-کُرنتھِیوں 9:12

2 کرنتھیوں 9:12 پر غور کریں۔ چونکہ مسیح فضل کا سرچشمہ ہے، تو ہم اِس آیت کو یوں بھی کہہ سکتے ہیں: "یسوع تیرے لیے کافی ہے۔" دوسرے الفاظ میں، یسوع ہی سب کچھ ہے، کیونکہ وہی کافی ہے۔ میں ایک مشیر دوست سے اپنی ذاتی جدوجہد کے بارے میں بات کر رہا تھا۔ اُس نے صبر سے میری بات سنی اور جب میں بول چکا تو چند لمحے خاموشی رہی۔ پھر اُس نے بہت محبت سے کہا: "شاید یسوع آپ کے لیے کافی نہیں ہے۔"

ماننا پڑے گا کہ اُس کے الفاظ چند لمحوں کے لیے میرے دل میں خنجر کی طرح چبھے۔ اُس نے ایسا کیوں کہا؟ کیونکہ میں مسیح کے علاوہ کہیں اور زندگی ڈھونڈنے کی کوشش کر رہا تھا۔ روح نے ظاہر کیا کہ میں اپنی پہچان، قدر اور اہمیت خدمت میں ڈھونڈنے کی کوشش کر رہا تھا، نہ کہ مسیح میں۔ سچ کیا ہے؟ چونکہ میرے پاس یہ سب کچھ مسیح میں ہے، اِس لیے مجھے یہ کسی خدمت یا کسی اور جگہ پر تلاش کرنے کی ضرورت نہیں۔
مسیح ہم سب کو اپنے ساتھ اِس سفر میں وہاں لے جا رہا ہے جہاں وہی کافی ہو۔ وقتاً فوقتاً ہمارے "ذہن" میں مسیح کے علاوہ زندگی ڈھونڈنے کی آزمائش ہو گی، مگر خُداوند اتنا مہربان ہے کہ وہ ہمیں اپنے پاس واپس موڑ لاتا ہے۔

لہٰذا میری دُعا ہے کہ آپ نے اِن چار کتابوں سے جو کچھ سیکھا ہے وہ آپ کی مسیح پر انحصاری اور اُس سے قربت کو مزید گہرا کر رہا ہو۔ میری دُعا ہے کہ یہ سچائیاں آپ کی سوچ، ایمان، اور طرزِ عمل کو بدل رہی ہوں۔ اُمید ہے کہ جب آپ نے یہ سچائیاں سیکھنا شروع کی تھیں اُس وقت کے مقابلے میں اب آپ خود کو ایک مختلف شخص کے طور پر دیکھ سکتے ہوں۔ آپ ایک حیرت انگیز سفر پر ہیں جو کبھی کبھار رولر کوسٹر کی طرح محسوس ہو سکتا ہے، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آپ جانتے ہیں کہ یسوع، آپ کا "الٰہی "معیار، ہی وہ ہستی ہے جس کی طرف لوٹنا ہے۔ لہٰذا پولس کے الفاظ میں: **آگے بڑھتے رہو!**

آگے بڑھتے رہو کیونکہ مسیح میں سیکھنے اور تجربہ کرنے کے لیے بہت کچھ باقی ہے۔

ضمیمہ

خُدا آپ کو (تفصیلی نقشہ) نہیں دے گا!

کلامِ ربانی بادشاہ کے لبوں سے نِکلتا ہے اور اُس کا مُنہ عدالت کرنے میں خطا نہیں کرتا۔ امثال 10:16

میرا خیال ہے کہ آپ بھی میری طرح یہی چاہتے ہوں گے کہ ہماری مسیحی زندگی "تفصیلی نقشے" جیسی ہو۔ ہمیں معلوم ہے کہ روحانی منزل یہ ہے کہ ہم مسیح کی مانند بن جائیں۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمیں ایک روحانی "تفصیلی نقشے" مل جائے جو ہمیں یہ بتائے کہ ہمیں کون سا راستہ اختیار کرنا ہے اور وہاں پہنچنے میں کتنا وقت لگے گا۔

سچ تو یہ ہے کہ ہماری مسیحی زندگی "تفصیلی نقشے" سے زیادہ "GPS" جیسی ہے، کیونکہ GPS صرف اگلا موڑ بتاتا ہے، پوری راہ نہیں۔ خُدا ہمارا "Devine GPS" ہے جو ہمارے قدموں کی رہنمائی کرتا ہے۔ ہمیں ایک وقت میں صرف اگلا قدم معلوم ہوتا ہے، نہ کہ اگلے تین یا چار قدم۔ شروع میں ہمیں یہ بات پریشان کرے گی کہ ہمیں آئندہ کے تمام مراحل کیوں معلوم نہیں ہو رہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہم خود سب کچھ کنٹرول کرنا چاہتے ہیں۔ مگر وقت گزرنے کے ساتھ ہم یہ سیکھ جائیں گے کہ صرف اگلا قدم جان لینا ہی کافی ہے۔

سفر ہی اصل منزل ہے۔

ہماری مسیحی زندگی کے سفر میں یہ رجحان پایا جاتا ہے کہ ہم ایک مقام پر پہنچ کر سمجھتے ہیں کہ ہم مکمل طور پر تبدیل ہو چکے ہیں۔ لیکن یہ ایک غلط فہمی ہے، کیونکہ تبدیلی ایک عمر بھر جاری رہنے والا عمل ہے۔ تاہم، اگر ہم یہ سمجھ لیں کہ یہ سفر ہی اصل منزل ہے، تو ہماری زندگی میں ایک عظیم تبدیلی آسکتی ہے۔

میرا مطلب یہ ہے کہ ایمان کا ہر قدم جو آپ اٹھاتے ہیں، آپ کو تبدیلی کی ایک نئی سطح تک **"پہنچا"** دیتا ہے۔ پچھلے قدم ایمان سے لے کر اس قدم تک، آپ کی سوچ زیادہ تازہ ہو چکی ہوتی ہے، آپ کے زخموں کی شفا میں اضافہ ہو چکا ہوتا ہے، اور آپ پہلے سے زیادہ آزاد ہو چکے ہوتے ہیں۔ یہ ایک مشکل تصور ہے کیونکہ ہم سب روحانی طور پر مکمل طور پر آزاد، مکمل طور پر فاتح اور مکمل طور پر تبدیل ہونے کا ہدف حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن مسیحی زندگی روحانی اہداف کو حاصل کرنے کے بارے میں نہیں ہے، بلکہ یہ مسلسل انحصار، تبدیلی، اور خُدا کے ساتھ قربت کے سفر کا نام ہے۔ لہٰذا کھڑکی کھول دیں، پھولوں کی خوشبو محسوس کریں، اور اس سفر سے لطف اندوز ہوں۔ یہ مفروضہ ہے کہ ہمارے پاس اگلا لمحہ موجود ہے۔ یسوع فرماتا ہے: **"میں ہوں"**۔

ایمان کی راہ اُلجھانے والی ہوتی ہے۔ اپنی اُلجھن میں آرام کرنا سیکھیں۔

میں تقریباً نو سال سے خدمت میں تھا، اور میں نے یہ دریافت کیا کہ جتنا زیادہ میں مسیحی زندگی کی سچائیوں کی خدمت کرتا تھا، اُتنا ہی زیادہ میں اس بات پر اُلجھن میں پڑتا تھا کہ لوگ اور پادری ان سچائیوں کو قبول کیوں نہیں کرتے۔ میں یہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ وہ شادی شدہ جوڑے جو طلاق کے دہانے پر کھڑے تھے، وہ اُن سچائیوں کو کیوں نہیں تھامتے جو انہیں آزاد کر سکتی تھیں۔ میں یہ سمجھنے سے قاصر تھا کہ مسیحی اپنی **"مسرف بیٹے"** جیسی حالت میں کیوں رہنا چاہتے ہیں بجائے اس کے کہ مکمل طور پر تبدیل ہو جائیں۔

آپ کو اپنی مسیحی زندگی کے بارے میں بھی ایسا ہی محسوس ہو گا۔ آپ اس بات پر اُلجھن میں ہوں گے کہ خُدا کیا کر رہا ہے یا کیا نہیں کر رہا۔ آپ یہ جاننا چاہیں گے کہ "**کیوں**" کچھ ہوا یا کیوں نہیں ہوا۔ آپ اس بات پر بھی حیران ہوں گے کہ آپ کی زندگی کے کسی حصے میں تبدیلی آنے میں اتنا وقت کیوں لگ رہا ہے۔ لیکن آپ اکیلے نہیں ہیں، کیونکہ پولس رسول بھی یہی اُلجھن محسوس کرتا تھا جب اُس نے 2 کرنتھیوں 4:8-9 میں کہا:

ہم ہر طرف سے مُصِیبت تو اُٹھاتے ہیں لیکن لاچار نہیں ہوتے۔ حَیران تو ہوتے ہیں مگر نااُمّید نہیں ہوتے۔ ستائے تو جاتے ہیں مگر اکیلے نہیں چھوڑے جاتے۔ گرائے تو جاتے ہیں لیکن ہلاک نہیں ہوتے۔ 2-کُرِنتھِیوں باب 4 آیات 8 تا 9

اپنی اُلجھن میں، میں خُداوند کے پاس گیا اور اُس سے پوچھا کہ میری اِس اُلجھن کا مقصد کیا ہے۔ اُس نے مجھ سے فرمایا کہ میں اپنی پوری زندگی اُلجھن میں رہوں گا۔ اُس نے کہا کہ اُلجھن انسان میں اُس پر انحصار کی ضرورت پیدا کرتی ہے، اور اِس کا نتیجہ یہ ہے کہ میں اپنی الجھن میں بھی آرام پا سکتا ہوں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب بات خُدا کے ہماری زندگیوں میں کام کرنے کی ہو، تو ہم اکثر اُلجھن میں رہیں گے۔ ہم یہ جاننے کی کوشش کریں گے کہ خُدا کیا کر رہا ہے، لیکن یہ ہمیں اور زیادہ اُلجھن میں ڈالے گا۔ لہٰذا، آپ کی ایمان کی راہ میں آنے والی اُلجھن آپ کو اُس پر زیادہ انحصار کرنے کی طرف لے جائے۔ جب آپ ایسا کریں گے، تو آپ اپنی اُلجھن میں آرام پانا سیکھیں گے اور یہ جان لیں گے کہ خُدا ہی کنٹرول میں ہے اور وہ جانتا ہے کہ اُس نے آپ کی زندگی کے لیے کیا مقصد مقرر کیا ہے۔

اُلجھن ایک ایسے انحصار کی ضرورت پیدا کرتی ہے، جو بالآخر آرام کا باعث بنتی ہے۔

اس موضوع پر ایک آخری بات: فوج میں ایک اصطلاح استعمال ہوتی ہے جسے "جاننے کی ضرورت (Need to Know)" کہتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اگر آپ کو کسی بات کا جاننا ضروری ہو تو آپ کو بتایا جائے گا، ورنہ نہیں۔ خُدا کے ساتھ بھی یہی اصول ہے۔ اگر آپ کو خُدا سے کچھ جاننے کی ضرورت ہو تو وہ آپ کو بتا دے گا۔ بصورت دیگر، بس اُس پر بھروسا کریں کہ وہ جانتا ہے، اور آپ کے لیے اُس بات کو جاننا ضروری نہیں۔

خُدا سے بات چیت کریں: اگر آپ اپنی مسیحی زندگی میں اُلجھن کا سامنا کریں، تو خُدا پر زیادہ انحصار کے ساتھ اُس سے دُعا کریں تا کہ آپ اپنی اُلجھن میں زیادہ آرام اور سکون کا تجربہ کر سکیں۔

آپ کو ایک جسمانی "لا-زی-بوائے" پر بیٹھنے کی آزمائش کا سامنا ہو سکتا ہے۔

La-Z-Boy ایک مشہور امریکی فرنیچر برانڈ ہے جو خاص طور پر آرام دہ ریکلائنر کرسیوں (recliner chairs) کے لیے جانا جاتا ہے۔ یہ ایسی کرسیاں ہوتی ہیں جنہیں پیچھے جھکا کر اور پاؤں کے حصے کو اوپر کر کے مکمل آرام کی حالت میں لایا جا سکتا ہے۔

نشان کی طرف دَوڑا ہُوا جاتا ہُوں تا کہ اُس انعام کو حاصل کروں جس کے لیے خُدا نے مجھے مسیح یسوع میں اوپر بُلایا ہے۔ فلپیوں 14:3

جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں، سچائی کا علم اہم ہے، لیکن علم بغیر مکاشفہ کے کبھی تبدیلی تک نہیں لے جاتا۔ تاہم، آپ کے سفر کے دوران ایک اور آزمائش بھی ہو گی۔ جیسے جیسے آپ مسیح کے آپ میں بسنے کے بارے میں زیادہ سیکھیں گے اور تجربہ کریں گے، ایک آزمائش یہ ہو گی کہ آپ اپنی جسمانی "**لا-زی-بوائے**" کرسی پر بیٹھ جائیں اور اپنی مسیحی زندگی میں جہاں ہیں، وہیں مطمئن ہو جائیں۔

مسئلہ یہ ہے کہ جس لمحے آپ اُس **لا-زی-بوائے** کرسی پر بیٹھتے ہیں، وہی لمحہ آپ کی روحانی رفتار کے کھو جانے کا آغاز ہوتا ہے۔ جب ایسا ہوتا ہے تو آپ اپنے جسم، گناہ کی طاقت، اور شیطان / بدروحوں کے لیے آسان ہدف بن جاتے ہیں۔ جب آپ اس پہلو میں آزمائش کا سامنا کریں، تو فلپیوں 14:3 میں پولس کے الفاظ کو یاد رکھیں جب وہ کہتا ہے، "**<u>میں نشان کی طرف دوڑے جاتا ہوں</u>**۔" یہ بہت ضروری ہے کہ ہمیشہ آگے بڑھتے رہیں اور کبھی بھی جسمانی **لا-زی-بوائے** کا شکار نہ ہوں۔

<u>خُدا سے بات چیت کریں</u>: خُدا سے دُعا کریں کہ وہ آپ پر ظاہر کرے کہ کب آپ جسمانی **لا-زی-بوائے** کرسی پر بیٹھے ہوئے ہیں، اور اُس سے یہ بھی مانگیں کہ وہ آپ کو اُس کے ساتھ اپنی رفاقت میں آگے بڑھنے کی خواہش دے۔

<u>خُدا سے بات چیت کریں</u>: خُدا سے دُعا کریں کہ جب آپ دُکھ، تکلیف، ٹکراؤ یا ٹوٹ پھوٹ میں ہوں تو وہ آپ کو یاد دلاتا رہے کہ وہ ان حالات میں سے کوئی "**الٰہی بھلائی**" پیدا کر رہا ہے۔

آپ اُن "کانٹوں" کو قبول کرنا سیکھ جائیں گے، جنھیں آپ ہٹوانا چاہتے ہیں۔

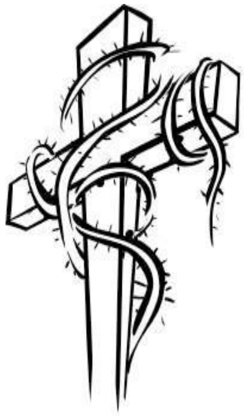

جیسا کہ میں آپ سے پہلے بھی شیئر کر چکا ہوں، مجھے ایک دائمی بیماری ہے جسے "**دائمی تھکن (chronic fatigue)** " کہتے ہیں۔ یہ بیماری کئی گھنٹوں کی ایسی تھکن پیدا کر دیتی تھی کہ میں نہ ہل سکتا تھا، نہ سوچ سکتا تھا، اور نہ ہی کچھ کر سکتا تھا۔ میں خُدا سے فریاد کرتا کہ وہ یہ کانٹا مجھ سے دُور کر دے۔ میرے لیے دُعا کی گئی، مجھے تیل سے مسح کیا گیا، اور شفا کے لیے ہر ممکن طریقہ اپنایا گیا۔ یہاں تک کہ میں نے خُدا سے کہا، "خُداوند ہم ایک سمجھوتہ کرتے ہیں؛ تُو مجھے شفا دینا، اور میں تیری خدمت کروں گا۔" میرے عزیزو، مجھے یہ بات کہے ہوئے تیس سال سے زائد ہو چکے ہیں، اور ابھی تک مجھے شفا نہیں ملی۔

کیا خُدا مجھے اس "**کانٹے**" کے ذریعے سزا دے رہا تھا؟ اُس وقت تو ایسا ہی محسوس ہوتا تھا۔ لیکن جب میں ان سالوں کو پیچھے مڑ کر دیکھتا ہوں، تو میں اُس الٰہی بھلائی کو دیکھتا ہوں جو اس میں سے نکلی ہے۔ یہ بیان کرنے میں بہت وقت لگے گا کہ خُدا نے نہ صرف میرے فائدے کے لیے اس کانٹے کو کیسے استعمال کیا بلکہ کیسے دوسروں کی حوصلہ افزائی اور اُن کی زندگیوں کی تبدیلی کا وسیلہ بنایا۔

ہو سکتا ہے آپ کی زندگی میں بھی کوئی "**کانٹا**" ہو۔ وہ کوئی شخص ہو سکتا ہے، کوئی صورتِ حال یا کوئی بیماری۔ یہ بات پورے یقین کے ساتھ جان لیں کہ اگر وہ کانٹا نہیں ہٹایا جا رہا تو خُدا اُسے کسی الٰہی بھلائی کے لیے استعمال کر رہا ہے۔ لہٰذا:

خُدا سے مانگیں کہ وہ آپ پر آپ کے "کانٹے" کا مقصد ظاہر کرے۔ اگر وہ آپ پر یہ مقصد ظاہر نہ کرے، تو اُس سے یہ خواہش مانگیں کہ آپ اس کانٹے کو ہٹوانے کے بجائے اُسے قبول کرنے کی تمنا رکھیں۔

اُس کانٹے کو قبول کرنا سیکھیں جسے آپ چاہتے ہیں کہ خُدا دُور کر دے۔

خُدا مسیح کا ایک وسیع تر "ماحول" پیدا کرے گا۔

جب ہم مسیح کے ساتھ اپنے تعلق میں بڑھتے ہیں، تو خُدا ہمارے اندر اور ہمارے ارد گرد مسیح کا ایک "ماحول" پیدا کر رہا ہوتا ہے۔ اس تصور کو سمجھانے کے لیے میں ایک مثال دیتا ہوں: جب میں اپنی ہونے والی بیوی سے محبت میں تھا، تو میں اُسے ذہن سے نکال نہیں سکتا تھا۔ میں کھاتا، پیتا، سوتا اور کام کرتا لیکن وہ ہمیشہ میرے خیالوں میں رہتی۔ وہ میرے دل و دماغ سے کبھی دُور نہ تھی۔

ایمان کی راہ میں مسیح ہمیں اسی مقام تک لے جانا چاہتا ہے۔ وہ نہ صرف ہمیں تبدیل کر رہا ہے، بلکہ ایسا ماحول بھی پیدا کر رہا ہے جہاں جیسے جیسے ہم ایمان میں بڑھتے ہیں، وہ ہماری سوچوں اور دلوں میں زیادہ جگہ لے لیتا ہے۔

میں "امتیازی لکیر" کی مثال سے وضاحت پیش کرتا ہوں:

آپ کی انسانی روح، خُدا کے ساتھ ایک ہے۔ آپ خُدا کے اس سے زیادہ قریب نہیں ہو سکتے جتنا آپ ابھی ہیں۔ تاہم، جیسے جیسے آپ ایمان کے ساتھ چلتے ہیں، خُدا کی حضوری کا شعور بڑھتا جاتا ہے۔ آپ اُس کی حضوری کو زیادہ محسوس کریں گے، اُس کے بارے میں سوچنے کی خواہش بڑھے گی، اور اُس کی مرضی اور مقصد پر لبیک کہنے کا جذبہ بھی بڑھتا جائے گا۔

خُدا کی حضوری کا بڑھتا ہُوا شعور

ہم خُدا کے ساتھ ایک ہیں

جتنا طویل آپ کے ایمان کا سفر ہو گا، مسیح کا ماحول اُتنا ہی زیادہ ہو گا۔

"امتیازی لکیر سے اُوپر" جینا آپ کے لیے ایک بڑی حقیقت بنتا جائے گا۔

جیسا کہ آپ نیچے دیے گئے خاکے میں دیکھیں گے، ایمان کے سفر کے آغاز میں ہم زیادہ تر وقت "امتیازی لکیر سے نیچے "یعنی اپنی جان (ذہن) میں گزارتے ہیں۔ لیکن جیسے جیسے ہم ایمان میں چلتے رہتے ہیں، ہم خود کو زیادہ وقت "امتیازی لکیر سے اُوپر "یعنی روحانی دائرے میں پاتے ہیں۔ آخر کار ہم اس مقام پر پہنچ جاتے ہیں جہاں ایمان کا روحانی دائرہ ہمارے لیے ہمارے ذہنی تجربات کی دنیا سے زیادہ حقیقی بن جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمیں بیک وقت اپنی جان اور روح دونوں میں جینا ہوتا ہے۔ لیکن جب ہم ایمان میں پختہ ہوتے جاتے ہیں تو نظر نہ آنے والا ایمان کا دائرہ ہمارے احساسات اور تجربات کی نظر آنے والی دنیا سے زیادہ حقیقی محسوس ہونے لگتا ہے۔

اپنی رُوح سے جینا ایک بڑی حقیقت بنتا جائے گا۔

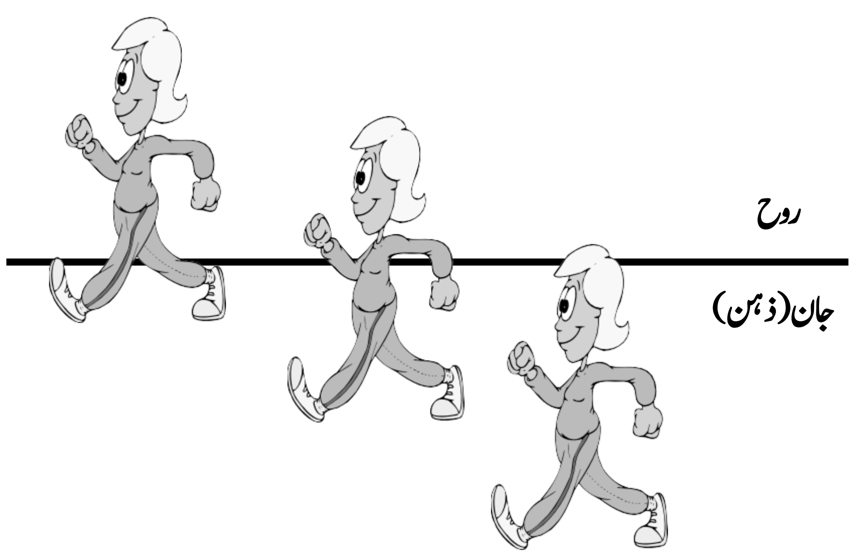

آیئے ایک مثال سے سمجھتے ہیں۔ فرض کریں کہ آپ یہ یقین رکھتے ہیں اور محسوس کرتے ہیں کہ آپ ایک نامعاف کرنے والے شخص ہیں کیونکہ آپ خود کو یا کسی اور کو معاف نہیں کر پاتے۔ جب آپ ایمان کے ساتھ چلتے ہیں تو خُدا آپ کے ذہن کو اِس سچائی کے مطابق نیا بنانا شروع کرتا ہے کہ آپ کی حقیقی پہچان میں، آپ ایک معاف کرنے والے شخص ہیں۔ ایمان کی ابتدائی راہ میں آپ کے ناقابلِ معافی کے خیالات اور احساسات، خُدا کی سچائی سے زیادہ طاقتور محسوس ہوتے ہیں۔ تاہم، جیسے جیسے آپ ایمان سے چلتے رہتے ہیں اور خُدا آپ کا ذہن نیا کرتا ہے، آپ خود کو معافی کا انتخاب کرتے ہوئے پائیں گے۔ ایک وقت آئے گا کہ آپ سفر کے دوران، سچائی پر اتنے قائل ہو جائیں گے کہ آپ کی خواہش یہ ہو گی کہ فوری اور مکمل معاف کیا جائے۔

ایمان کی راہ میں کسی مرحلے پر آپ یہ پائیں گے کہ آپ کی رُوح میں نظر نہ آنے والی، ایمان کی حقیقت، آپ کی جان (ذہن) کے دکھائی دینے والے تجرباتی دائرے سے کہیں زیادہ حقیقی ہو جائے گی۔

خُدا ہمیں ایک "**خود پر مرکوز**" نقطۂ نظر سے ہٹا کر "**مسیح پر مرکوز**" نقطۂ نظر کی طرف لے جا رہا ہے۔ خُدا آپ کو "**خود پر مرکوز**" سوچ سے نکال کر "**مسیح پر مرکوز**" زندگی کی طرف لے جا رہا ہے۔ آئیں، ہم دیکھتے ہیں کہ خود پر مرکوز اور مسیح پر مرکوز نقطہ نظر کے درمیان کیا فرق ہے:

مسیح پر مرکوز سوچ	**خود پر مرکوز سوچ**
میں مکمل طور پر مسیح پر انحصار کرتا ہوں کہ وہ اپنی زندگی میرے اندر اور میرے ذریعے گزارے۔	میں مسیح کے بغیر مسیحی زندگی گزار سکتا ہوں۔
صرف روح القدس ہی مجھے تبدیل کر سکتا ہے۔	میں خود کو بدل سکتا ہوں۔
اس جدوجہد میں، میرا واحد راستہ یہ ہے کہ میں مسیح کی حکمت، سلامتی، صبر وغیرہ سے فائدہ اٹھاؤں۔	اس جدوجہد میں، میرا واحد راستہ یہ ہے کہ میں خود اسے حل کرنے کی کوشش کروں یا بس گزارا کروں۔
میری امید (مسیح پر بھروسا) مسیح میں ہے۔	یہ صورتِ حال نااُمید ہے۔
میں انہیں معاف کر سکتا ہوں کیونکہ میری اصل پہچان ایک معاف کرنے والے شخص کی ہے۔	میں ہرگز اس شخص کو معاف نہیں کر سکتا جس نے یہ کیا۔
میرے حالات میں ایک الٰہی مقصد شامل ہے۔	میرے ساتھ ایسا کیوں ہو رہا ہے؟

جب آپ ایمان کی راہ میں آگے بڑھتے جائیں گے تو آپ دیکھیں گے کہ آپ اپنی زندگی کو زیادہ سے زیادہ مسیح کی نظر سے دیکھنے لگیں گے۔ آپ خود کو مشکل بلکہ ناممکن حالات میں پائیں گے، لیکن اپنے ذہن یا جسمانیت سے جواب ڈھونڈنے کے بجائے، آپ کے اندر خُدا کی سچائی کام کرے گی۔ آپ "مسیح کی عقل" کا انتخاب کرتے ہوئے سوچیں گے اور فیصلے اُس کی سچائی کی بنیاد پر کریں گے۔